# عمرو

## اور شہنشاہ افراسیاب

خاص نمبر

PDFBOOKSFREE.PK

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# معزز قارئین توجہ فرمائیں!

پاکستان ورچوئل لائبریری پر موجود تمام کتابیں قارئین کے مطالعے اور دعوتی و اصلاحی مقاصد کے لئے اپلوڈ کی جاتی ہیں۔

## تنبیہ

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی سخت ممانعت ہے، اور ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ----- اشرف قریشی
------- یوسف قریشی
تزئین ----- محمد بلال قریشی
طابع ----- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ----- -/50 روپے

شہنشاہ افراسیاب اپنے شاہی کمرے میں مسند پر بیٹھا کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ اچانک وہاں ایک جھماکا ہوا اور اس کے سامنے اس کی چہیتی بیوی ملکہ حیرت جادو آ نمودار ہوئی۔ ملکہ حیرت جادو نے نہایت خوبصورت اور قیمتی لباس پہن رکھا تھا اس کے سر پر چمکدار ہیروں کا تاج بھی تھا۔

"ملکہ حیرت جادو شہنشاہ جادوگراں کی خدمت میں سلام بجا لاتی ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے شہنشاہ افراسیاب کے سامنے رکوع کے بل جھکتے ہوئے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کی آواز سن کر شہنشاہ افراسیاب یوں چونک پڑا جیسے گہری نیند سے جاگا ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"آپ نے مجھے یاد فرمایا تھا شہنشاہ جادوگراں"۔ ملکہ حیرت جادو نے اسی طرح مؤدب لہجے میں کہا۔

"ہاں ملکہ حیرت جادو۔ آؤ ہمیں تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ملکہ حیرت جادو چند لمحے حیرت سے شہنشاہ افراسیاب کا سنجیدہ چہرہ دیکھتی رہی پھر سر جھٹک کر وہ شہنشاہ افراسیاب کے قریب موجود ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ملکہ حیرت جادو ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیسا فیصلہ شہنشاہ"۔ ملکہ حیرت جادو نے پوچھا۔

"ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس بار ہم اپنے دشمن کا خاتمہ کرنے خود جائیں گے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"دشمن"۔ ملکہ حیرت جادو نے چونک کر حیرت سے کہا۔

"ہاں۔ وہ دشمن جس نے برسوں سے ہماری زندگی



اجیرن کر رکھی ہے۔ وہ دشمن جس سے طلسم ہوشربا کا ہر جادوگر ہر وقت خوفزدہ رہتا ہے۔ وہ جب چاہے جیسے چاہے ہماری ہزار ہا حفاظتی حصاروں کو بھی آسانی سے توڑ کر طلسم ہوشربا میں آ گھستا ہے۔ جادوگر اور جادوگرنیوں کو مار کر انہیں لوٹتا ہے اور ہمارے محل میں بھی آ کر اپنی من مانیاں کرتا پھرتا ہے۔ ہماری قید اور خاص طور پر تمہاری گرفت میں بھی آنے کے باوجود وہ آسانی سے ہمارے ہاتھوں بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ محل کے خزانے لوٹتا، ہمیں بے وقوف بناتا اور ہماری جادوئی طاقتوں کو آئے دن نقصان پہنچاتا رہتا ہے۔ اس ایک اکیلے انسان کی وجہ سے ہم نے بے انتہا اور ناقابل تلافی نقصان اٹھایا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی چالاکیوں اور عیاریوں سے ہماری اکلوتی بیٹی ساسان جادو بھی محفوظ نہ رہ سکی تھی۔ اس نے عمرو عیار کو مارنے کے لئے جو طلسم قائم کئے تھے۔ عمرو عیار نے اس طلسم کو نہ صرف مکمل طور پر فنا کر دیا بلکہ ہماری پھول جیسی بیٹی پر نجانے ایسا کون سا جادو کر دیا ہے کہ وہ ہر وقت عمرو عیار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کے گن گاتی رہتی ہے۔ عمروعیار سے شادی کرنے کے لئے وہ ہم سے نافرمانی پر آمادہ ہو گئی ہے۔ اگر ہم نے اسے زبردستی واپس اس کی نانی کے پاس جادونگری میں نہ بھیج دیا ہوتا تو وہ ہمیں اور طلسم ہوشربا کو چھوڑ کر عمروعیار کے پاس چلی گئی ہوتی۔

عمروعیار کی شرانگیزیاں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں۔ اتنا نقصان ہم سردار امیرحمزہ اور اس کی فوج سے جنگ لڑ کے نہیں اٹھاتے جتنا اکیلا عمروعیار ہمیں پہنچا جاتا ہے۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ہم سب سے پہلے عمروعیار کا خاتمہ کریں گے۔ اس کے بعد ہم کوئی دوسرا کام کریں گے"۔ شہنشاہ افراسیاب کہتا چلا گیا۔

"لیکن شہنشاہ"۔ ملکہ حیرت جادو نے کچھ کہنا چاہا تو شہنشاہ افراسیاب نے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روک دیا۔

"ابھی ہم نے اپنی بات مکمل نہیں کی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کرخت لہجے میں کہا۔ اس کا کرخت انداز سن کر ملکہ حیرت جادو سہم گئی۔



"ہم نے عمروعیار کے خاتمے کے لئے بڑے بڑے، طاقتور اور انتہائی زیرک جادوگروں کو استعمال کیا۔ طاقتور سے طاقتور طلسماتی حربے بھی استعمال کر کے دیکھ لئے ہیں۔ یہاں تک کہ تم جیسی زیرک اور جادوئی دنیا کی سب سے بڑی ساحرہ بھی عمروعیار کے مقابلے اور اس کے خاتمے کے لئے گئی مگر نتیجہ سوائے ناکامی کے اور کچھ حاصل نہ ہوا۔ عمروعیار ہمارے سینکڑوں نامور اور بہترین جادوگر سرداروں کا خاتمہ کر چکا ہے اور طلسم ہوشربا کے کئی بڑے بڑے خزانے لوٹ کر لے جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ ہم اگر اسی طرح عمروعیار کے ہاتھوں لٹتے رہے تو وہ ایک دن طلسم ہوشربا کے سارے خزانے لوٹ کر ہمیں کنگال کر دے گا اور ہماری بچے کھچے نامور اور طاقتور سرداروں کا بھی خاتمہ کر دے گا۔ اب بس ہم عمروعیار کے خاتمے کے لئے خود جائیں گے اور اپنی تمام طاقتیں استعمال کر کے اسے ہر صورت میں ہلاک کر دیں گے۔ اگر ہم عمروعیار کو ہلاک کرنے میں ناکام رہے یا کسی بھی وجہ سے عمروعیار ہمارے ہاتھوں بچ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



نکلنے میں کامیاب ہو گیا تو ہم نہ صرف طلسم ہوشربا کی شہنشاہیت چھوڑ دیں گے بلکہ خود اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو فنا کر لیں گے۔

ہم نے عمروعیار کے خاتمے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اس لئے ہم طلسم ہوشربا کی باگ ڈور آج سے تمہارے حوالے کر رہے ہیں۔ اس کا اعلان آج ہم بھرے دربار میں کر دیں گے۔ تم اس وقت تک طلسم ہوشربا کا تخت و تاج سنبھالے رہو گی جب تک ہم عمروعیار کو مار کر کامیاب و کامران واپس نہیں آ جاتے"۔ یہ سب کہہ کر شہنشاہ افراسیاب خاموش ہو گیا۔ اس کی بلند و بانگ باتیں سن کر ملکہ حیرت جادو پریشان ہو گئی۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا۔

" تم اس سلسلے میں اب کچھ کہنا چاہو تو کہہ سکتی ہو"۔ اسے پریشان اور الجھن زدہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

" آقا، آپ کے ارادوں اور آپ کے فیصلوں کے سامنے مجھ میں دم مارنے کی جسارت تو نہیں ہے



لیکن"۔ ملکہ حیرت جادو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" لیکن، لیکن کیا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے چونک کر پوچھا۔

" آقا آپ شہنشاہ جادوگراں ہیں۔ آپ کا مرتبہ تمام جادوگروں سے بڑا ہے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا اور نامور سے نامور جادوگر آپ کے قدموں میں سر جھکانا اپنی شان سمجھتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے حال ہی میں سامری جادوگروں کا سب سے بڑا کاشانا جادو حاصل کرکے اس سے سینکڑوں جنات اور دیوؤں کو اپنے تابع کر لیا ہے۔ جس سے آپ کی شان اور مرتبے میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔ عمروعیار جو جادوگر بھی نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کسی بڑے جادوگر سے کوئی تعلق ہے۔ وہ صرف ایک ذہین اور انتہائی عیار انسان ہے جو اپنے دماغ کی عیاریوں سے ہر کسی کو بے وقوف بنا لیتا ہے اور دھوکے اور فریب سے کام لے کر ہمیشہ ہمارے ہاتھوں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اپنی عیاریوں اور چند کراماتی چیزوں کی وجہ سے اس کی کچھ اہمیت ہے ورنہ میری نظر میں وہ ایک انتہائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معمولی اور کمزور سا انسان ہے۔ جسے ہمارے طلسم ہوشربا کا ایک معمولی اور عام سا جادوگر بھی ہلاک کر سکتا ہے۔ میں مانتی ہوں مجھ سے بھی کچھ غلطیاں، کچھ کوتاہیاں سرزد ہوئی ہیں۔ عمروعیار مجھے بھی کئی بار دھوکہ دے کر میرے ہاتھوں بچ نکلنے میں کامیاب ہو چکا ہے مگر اب میں نے اپنی تمام غلطیوں اور کوتاہیوں پر غلبہ پا لیا ہے۔ اب اگر آپ مجھے حکم دیں تو میں چند دنوں میں عمروعیار کا سر کاٹ کر آپ کے قدموں میں لا کر پھینک سکتی ہوں۔ میں آپ کی ملکہ آپ کی کنیز ہوں۔ میں بھلا کیسے برداشت کر سکتی ہوں کہ شہنشاہوں کا شہنشاہ، میرا سرتاج، طلسم ہوشربا کا عظیم الشان جادوگر ایک معمولی سے انسان کے مقابلے کے لئے جائے ۔ آپ ایک آخری مرتبہ عمروعیار کی ہلاکت کا بیڑا میرے سپرد کر دیں۔ آپ کی کنیز اس وقت تک واپس نہیں آئے گی جب تک عمروعیار کا سر میرے ہاتھوں میں نہ ہوگا۔ عمروعیار کا کٹا ہوا سر جو میں حقیر نذرانے کی صورت میں آپ کے قدموں میں رکھوں گی"۔ ملکہ حیرت جادو نے



جذباتی لہجے میں کہا۔

" ہم تمہارے جذبات کی قدر کرتے ہیں ملکہ حیرت جادو۔ مگر اس بار عمروعیار کو ہلاک کرنے کا ہم نے حتمی فیصلہ کر لیا ہے اور اس کے لئے ہم نے سامری جادوگر کی روح سے باقاعدہ اجازت بھی لے لی ہے۔ اس لئے ہم نے اپنی سلامتی کے طلسماتی کڑے بھی سامری جادوگر کے حوالے کر دیئے ہیں اور ہم نے سامری جادوگر کی روح کے سامنے قسم کھائی ہے کہ اس سے ہم وہ کڑے تب واپس لیں گے جب ہم عمروعیار کو ہلاک کرکے اس کے بت کے قدموں میں عمروعیار کا سر رکھیں گے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

" اوہ، یہ آپ نے کیا کیا آقا۔ زندگی کے طلسماتی کڑے آپ نے سامری جادوگر کی روح کے حوالے کرکے بہت بڑی غلطی کی ہے۔ میرے منہ میں خاک اگر آپ عمروعیار کو ہلاک کرنے میں ناکام ہو گئے تو سامری جادوگر کی روح طلسماتی کڑوں سے آپ کی زندگی کے سو سال کم کر دے گی اور آپ سے طلسم ہوشربا کی شہنشاہیت بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



جائے گی۔ آپ نے ایسا کیوں کیا آقا"۔ ملکہ حیرت جادو نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔

" تم کیا کہنا چاہتی ہو۔ کیا ہم شہنشاہ جادوگراں ایک معمولی عمروعیار کو ہلاک کرنے میں ناکام ہو جائیں گے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کو غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

" وہ انتہائی چالاک اور عیار انسان ہے آقا"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

" اور ہم انتہائی طاقتور اور خوفناک جادوگر ہیں۔ اس کی عیاری اور ذہانت کے سامنے ہماری طاقتیں بہت زیادہ ہیں"۔ شہنشاہ افراسیاب غرایا۔

" آپ درست کہہ رہے ہیں آقا۔ مگر مجھے ڈر لگ رہا ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے واقعی ڈرے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ڈر، کیسا ڈر"۔ شہنشاہ افراسیاب نے چونک کر پوچھا۔

" آپ نے عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے خود پر سخت شرائط عائد کر لی ہیں۔ یہ درست ہے کہ عمروعیار



آپ کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ ایک تو آپ نے اپنی جان اس دنیا کے انتہائی تاریک اور گمنام علاقے میں چھپا رکھی ہے" جہاں عمروعیار تو کیا سامری جادوگر کی روح بھی نہیں جا سکتی۔ دوسرے آپ نے زندگی کے طلسماتی کڑے سامری جادوگر کی روح کے حوالے کر دیئے ہیں اور تیسرے یہ کہ سامری جادوگر نے خود آپ کے جسم کی حفاظت کی ذمہ داری لے رکھی ہے۔ کوئی آپ کو یا مجھے اگر ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا تو ہمارے جسم دھواں بن کر دشمن کے سامنے سے غائب ہو جاتے ہیں مگر آقا آپ بھی ایک دو بار اس کے سامنے آ چکے ہیں اور عمروعیار آپ کو بھی چکمہ دے کر نکل چکا ہے۔ اگر آپ اس بار بھی کامیاب نہ ہو سکے اور عمروعیار آپ کے ہاتھوں زندہ بچ گیا تو آپ سخت مشکلوں کا شکار ہو جائیں گے۔ ایک تو آپ کی زندگی کے کڑوں سے آپ کی سوسال کی زندگی کم کر دی جائے گی۔ دوسرے قسم کھانے کی وجہ سے آپ سے طلسم ہوشربا کا تخت و تاج چھین لیا جائے گا اور پھر آپ نے کہا ہے کہ ناکامی کی صورت میں آپ خود

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیں گے۔ یہ سب خوفزدہ کر دینے والی باتیں نہیں تو اور کیا ہیں۔ آپ کے بغیر میں کیا کروں گی۔ آپ کے بغیر یہ تخت و تاج بلکہ سارا طلسم ہوشربا ختم ہو جائے گا"۔ ملکہ حیرت جادو کہتی چلی گئی۔

" کچھ بھی ہو ہم یہ فیصلہ کر چکے ہیں۔ اب اس فیصلے کو بدلنا ہمارے اختیار میں بھی نہیں ہے۔ تمہیں ہم نے اپنے فیصلے سے آگاہ کرنا تھا سو کر دیا ہے۔ ہم آج دربار میں عمروعیار کے خاتمے کا اعلان کر کے طلسم ہوشربا سے روانہ ہو جائیں گے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ملکہ حیرت جادو نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا پھر بند کر لیا۔ جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کہے اور کیا نہ کہے۔

" آقا عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے سامری جادوگر کی روح سے آپ نے کتنے حربے استعمال کرنے کی اجازت مانگی ہے"۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ملکہ حیرت جادو نے پوچھا۔

" ایک ہزار حربے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے جواب



دیا۔

" اوہ۔ یہ تو بہت زیادہ ہیں۔ اس کا مطلب ہے اس بار واقعی عمروعیار کی موت کا وقت آ گیا ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

" ہاں، اب عمروعیار کو میرے ہاتھوں مرنے سے کوئی نہیں بچا سکتا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" آقا، کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے آپ کے ساتھ میں بھی شریک ہو جاؤں۔ کہتے ہیں ایک سے بھلے دو ہوتے ہیں۔ کچھ بھی ہو آقا میں کم از کم آپ کو کسی بھی صورت میں شکست سے دوچار ہوتے نہیں دیکھ سکتی"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

" ہونہہ، تمہاری باتوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ تم ہم سے زیادہ عمروعیار کو فوقیت دے رہی ہو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔

" نہیں آقا، یہ بات نہیں ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے جلدی سے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"تو پھر کیا بات ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے سن رکھا ہے کہ عمروعیار کی موت کسی جادوگر کے ہاتھ میں نہیں ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے آخر اپنے دل کی بات زبان پر لا ہی دی۔

"ہم عام جادوگر نہیں، جادوگروں کے شہنشاہ ہیں۔ سامری جادوگر کی روح نے ہمیں یقین دلا دیا ہے کہ اگر ہم خود کوشش کریں تو ہم عمروعیار کو ہلاک کر سکتے ہیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ملکہ حیرت جادو اچھل پڑی۔

"اوہ کیا، کیا واقعی سامری جادوگر نے کہا ہے کہ آپ عمروعیار کو ہلاک کر سکتے ہیں"۔ ملکہ حیرت جادو نے جلدی سے کہا۔

"ہاں، عمروعیار کو پہلے ہم اپنی طاقتوں سے ہلاک کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر وہ اپنی خوش قسمتی سے بچتا رہا تو پھر ہم اس پر ایک ایسا خوفناک حربہ استعمال کریں گے جس سے وہ کسی بھی صورت میں نہیں بچ سکے گا۔ اس حربے سے عمروعیار کی موت



یقینی ہوگی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غرور بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ، اگر آقا کو ناگوار نہ گزرے تو کیا میں اس آخری حربے کے متعلق جان سکتی ہوں"۔ ملکہ حیرت جادو نے بے چینی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم ہماری ملکہ ہو۔ ہم تمہیں ضرور بتائیں گے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو ملکہ حیرت جادو کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ پھر شہنشاہ افراسیاب ملکہ حیرت جادو کو عمروعیار کو ہلاک کرنے کے آخری حربے کے متعلق بتانے لگا جسے سن کر ملکہ حیرت جادو کا چہرہ خوشی اور مسرت سے گلنار ہو گیا۔

"اوہ، اوہ اس طرح تو عمروعیار کو واقعی آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ آقا آپ اس حربے کو سب سے آخر میں کیوں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے اس حربے کو ہی کیوں نہیں آزما لیتے۔ آخر آپ کا مقصد عمروعیار کو ہلاک کرنا ہی ہے۔ پھر حربے کا استعمال آخر میں کیوں"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"نہیں یہ شیطانی حربہ ہم پہلے استعمال نہیں کریں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



گے۔ ہم اپنی طاقتوں سے پہلے عمروعیار کو ہلاک کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر عمروعیار ہلاک ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ ہم اسے اس حد تک کمزور اور بے بس کر دیں گے کہ وہ آخرکار شیطانی حربے کے تحت آسانی سے ہمارا شکار ہو جائے اور ہم کامیاب و کامران ہو کر طلسم ہوشربا واپس آئیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور ملکہ حیرت جادو سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلانے لگی اور پھر شہنشاہ افراسیاب ملکہ حیرت جادو کو آخری شیطانی حربے کا استعمال اور اس کے طریق کار کے متعلق بتانا شروع ہو گیا۔ ملکہ حیرت جادو کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی تھی جیسے اسے سوفیصد یقین ہو گیا ہو کہ اس شیطانی حربے سے عمروعیار کی موت یقینی ہو جائے گی۔ اسے شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھوں مرنے سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔



" ابوسفیان۔ ابوسفیان کہاں ہو تم"۔ عمروعیار نے اپنے ملازم ابوسفیان کو زور سے آواز دیتے ہوئے کہا۔ وہ ان دنوں سردار امیرحمزہ سے رخصت لے کر اپنے گھر آیا ہوا تھا۔

ان دنوں عمروعیار کی بیوی چاندتارا اپنے ماں باپ کے پاس ملک یمن گئی ہوئی تھی جس کی وجہ سے عمروعیار کو گھر میں بے پناہ سکون مل رہا تھا۔

ان دنوں اس گھر میں پوری طرح عمروعیار کی حکمرانی تھی۔ تمام ملازم اور ملازمائیں عمروعیار کے حکم سے اس کے آگے پیچھے گھومتے رہتے تھے ۔ جو ملازمین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



خاص طور پر چاندتارا کے تھے عمروعیار ان سے خوب گن گن کر بدلے لے رہا تھا جو چاندتارا کی موجودگی میں عمروعیار کو گھاس تک نہیں ڈالتے تھے۔

چاندتارا کا باپ جو ملک یمن کا بادشاہ تھا اپنی بیٹی کو ہر سال، سال بھر کا راشن بھجواتا تھا۔ عمروعیار اس راشن سے اب خوب عیش کر رہا تھا۔ اپنے لئے اچھے سے اچھا کھانا پکواتا۔ ہنستا کھیلتا اور سارے گھر میں خوب شور شرابا کرتا۔ چاندتارا کے ملازمین اور ملازماؤں کو جب کرنے کے لئے کوئی کام نہ ہوتا تو وہ ملازموں کو اپنے سامنے مرغا بنائے رکھتا اور ملازماؤں کو دھوپ میں کھڑا کر دیتا۔ دھوپ کی تیز گرمی اور تپش سے ان کا برا حال ہو جاتا اور مرغا بنے ملازمین کی تھکن سے ٹانگیں کانپنا شروع ہو جاتیں۔

اس وقت عمروعیار چاندتارا کے کمرے میں تھا اور اس کے زرنگار اور آرام دہ پلنگ پر آرام کر رہا تھا۔ اس کے سامنے تقریباً چھ ملازم جو ظاہر ہے چاندتارا کے ملازم تھے مرغا بنے کھڑے تھے۔

چاندتارا نے گھر میں چند مرغیاں پال رکھی تھیں جو



روزانہ انڈے دیتی تھیں وہ سارے انڈے خود کھاتی تھی اگر عمروعیار گھر پر بھی ہوتا تو اس کے مانگنے پر بھی اسے انڈہ کھانے کے لئے نہیں دیتی تھی۔ جس پر عمروعیار جل بھن کر رہ جاتا تھا۔ اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ جس روز چاندتارا گھر پر نہیں ہوگی وہ اس کی ساری مرغیوں کو ذبح کرکے کھا جائے گا اور اب جبکہ اسے یہ موقع میسر آ گیا تھا پھر بھلا وہ اس پر کیوں عمل نہ کرتا۔ اس نے چاندتارا کے خاص ملازم ابوسفیان سے زبردستی مرغیاں ذبح کرائیں اور ان مرغیوں کو اسے ہی خشک بھوننے کا حکم دے دیا۔ ابوسفیان مرغیوں کو ذبح کرنے اور انہیں بھوننے پر بالکل تیار نہ تھا۔ جس پر عمروعیار نے اسے پکڑ لیا اور مار مار کر اس کا بھرکس نکال دیا اور اسے مرغا بنا کر جب اس کی کمر پر دس وزنی اینٹیں رکھیں تو ابوسفیان بلبلا اٹھا اور اس نے عمروعیار کا کہا ماننے کی حامی بھر لی۔ عمروعیار نے اپنے سامنے ان مرغیوں کو ذبح کرایا تھا اور گوشت صاف کرکے ابوسفیان کو انہیں بھون کر لانے کا حکم دیا تھا۔ بے چارہ ابوسفیان اب اس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے باورچی خانے میں گوشت بھون رہا تھا۔ اسے گوشت بھونتے ہوئے خاصی دیر ہو گئی تھی اس لئے عمرو عیار نے اسے آواز دے کر پکارا تھا۔

" جی آقا، حکم"۔ ابوسفیان جو ایک دبلا پتلا نوجوان ملازم تھا، نے کمرے میں داخل ہو کر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" مرغیوں کا کیا ہوا۔ گوشت بھنا نہیں ابتک"۔ عمرو عیار نے اسے ڈپٹ کر پوچھا۔

" میں معافی چاہتا ہوں آقا۔ مجھ سے ایک غلطی ہو گئی ہے"۔ ابوسفیان نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" غلطی۔ کیا مطلب کیسی غلطی"۔ عمرو اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

" آقا وہ مرغیاں میں نے سیخوں میں پرو کر دہکتے ہوئے کوئلوں پر رکھی تھیں۔ میں انہیں کھلی فضا میں بھون رہا تھا کہ مجھے یاد آیا کہ میں نے ان پر نمک مرچ نہیں لگایا۔ میں باورچی خانے میں نمک مرچ لینے گیا جب واپس آیا۔ تو ....." ابوسفیان یہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔



" تو، تو کیا اتنی دیر میں مرغیاں سیخوں سے نکل کر بھاگ گئیں"۔ عمرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" نن نہیں آقا وہ بھاگیں نہیں۔ جس وقت میں مرغیوں کا گوشت کھلی فضا میں لایا تھا اس وقت آسمان پر چند چیلیں منڈلا رہی تھیں۔ میری موجودگی میں تو وہ نیچے نہیں آئیں لیکن میں نمک مرچ لینے جیسے ہی باورچی خانے میں گیا انہیں موقع مل گیا اور وہ سارے کا سارا گوشت مع سیخوں کے لے کر اڑ گئیں"۔ ابوسفیان نے جلدی جلدی سے کہا۔

" کیا، سارے کا سارا گوشت چیلیں لے گئیں اور وہ بھی سیخوں سمیت"۔ عمرو نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" ج ج، جی آقا"۔ ابوسفیان نے گھگھیا کر کہا۔

" جی آقا کے بچے۔ میں کچھ نہیں جانتا ان چیلوں سے ساری مرغیوں کا گوشت چھین کر لاؤ سیخوں سمیت۔ نہیں تو میں بڑی بڑی سلاخوں میں تمہیں پرو کر آگ میں بھون کر کھا جاؤں گا"۔ عمرو نے غصے سے گرجتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"آقا مم، میں"۔ ابوسفیان ہکلایا۔

"ابوسفیان"۔ عمرو حلق کے بل غرایا۔

"آقا"۔ ابوسفیان نے خوف سے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"سچ سچ بتاؤ۔ مرغیاں میرا مطلب ہے گوشت کہاں ہے"۔ عمرو نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں آقا۔ گوشت چیلیں لے گئی ہیں"۔ ابوسفیان نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"چیلیں گوشت لے گئی ہیں تو تمہیں کیوں نہیں لے گئیں۔ تم بھی تو مرغیوں کی طرح دبلے پتلے ہو"۔ عمرو نے طنز بھرے لہجے میں کہا۔

"مم، میں باورچی خانے میں گیا ہوا تھا"۔ ابوسفیان نے جواب دیا۔

"دیکھو ابوسفیان میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں۔ اب بھی وقت ہے بتا دو گوشت کہاں ہے۔ اگر مجھے غصہ آ گیا تو میں مرغیوں کے بجائے تمہیں بھون کر کھا جاؤں گا"۔ عمرو نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

"اور میں تمہیں کھا جاؤں گی عمروعیار اور وہ بھی اچانک عمروعیار کو ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی اور عمروعیار اس بری طرح سے اچھل پڑا جیسے اچانک ابوسفیان نے اس کے سر پر ہتھوڑا دے مارا ہو۔ اسی لمحے ابوسفیان کے پیچھے سے گوشت کا پہاڑ نکل کر سامنے آ گیا اور عمروعیار کی آنکھوں کے سامنے یکلخت اندھیرا سا آ گیا۔

"بب بیگم۔ تت، تم"۔ عمروعیار کے حلق سے ڈری ڈری آواز نکلی۔ دوسرے ہی لمحے وہ لہرایا اور اس سے پہلے کہ وہ گر پڑتا گوشت کا پہاڑ جو عمروعیار کی بیوی چاندتارا تھی ابوسفیان کو دھکا دے کر بجلی کی سی تیزی سے عمرو پر جھپٹی اور اس نے عمروعیار کی بانس جیسی پتلی گردن دونوں ہاتھوں میں دبوچ لی اور عمروعیار کے حلق سے بے اختیار گھٹی گھٹی چیخ نکل گئی۔ اسے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے اس کی گردن کسی آہنی شکنجے میں پھنس گئی ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہنشاہ افراسیاب نے واقعی دربار میں جب اس بات کا اعلان کیا کہ وہ خود عمروعیار کی سرکوبی کے لئے جا رہا ہے اور عمروعیار کی ہلاکت تک وہ اپنا تخت و تاج چھوڑ رہا ہے تو تمام درباری حیران رہ گئے ۔ وزیروں، مشیروں اور بڑے بڑے جادوگروں نے شہنشاہ افراسیاب کو بہت سمجھانے کی کوشش کی مگر شہنشاہ افراسیاب نے کسی کی کوئی بات نہ سنی اور اپنا فیصلہ صادر کرکے اس نے وہاں باقاعدہ ملکہ حیرت جادو کی تاج پوشی کی رسم کی اور تخت پر اسے بٹھا کر دربار سے نکل آیا۔

ملکہ حیرت جادو کو تخت پر بٹھا کر وہ اس سے دوبارہ نہیں ملا تھا اور دربار سے نکلتے ہی وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔ غائب ہوتے وقت اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ اس وقت بھی اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ خود کو ہوا کے دوش میں اڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ اس کے پیر زمین سے اٹھے ہوئے تھے ۔ مسلسل اور کافی دیر تک وہ اسی طرح خود کو اڑتا ہوا محسوس کرتا رہا پھر اس کے قدم ٹھوس زمین سے آ لگے۔

جیسے ہی شہنشاہ افراسیاب کے پیر زمین سے لگے اس نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔ خود کو اس نے ایک خالی اور چٹیل میدان میں کھڑا پا کر مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔ دور دور تک میدان ہی میدان نظر آ رہا تھا جس کا سمندر کی طرح کسی طرف کوئی کنارہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

شہنشاہ افراسیاب کے بدن پر اس وقت شہنشاہوں والا لباس تھا۔ اس نے منتر پڑھ کر اپنے لباس پر ہاتھ پھیرا۔ ایک جھماکا ہوا اور دوسرے ہی لمحے اس کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لباس بدل گیا۔ اب اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لبادے نما لباس تھا۔ سر پر سیاہ پگڑی بندھ گئی تھی۔ پگڑی پر سامنے کی جانب نیلے رنگ کی ایک انسانی کھوپڑی بنی ہوئی تھی۔ لباس کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے کے بھی خدوخال بدل گئے تھے ۔ پہلے اس کا چہرہ بے حد بڑا، گال پھولے ہوئے، ناک پتلی اور ہونٹ موٹے موٹے تھے، داڑھی مونچھیں پہلے اس کے چہرے پر نہیں تھیں مگر اب اس کے چہرے پر گھنی مونچھیں ابھر آئی تھیں۔ دانت بڑے بڑے اور آری کے دندانوں کی طرح نوکیلے ہو گئے تھے ۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی مگر انگاروں کی طرح سرخ ہو گئی تھیں۔ چہرے کا گوشت سمٹ گیا تھا اور ناک کافی لمبی ہو گئی تھی۔

" شاگون میں آ گیا ہوں۔ کہاں ہو تم سامنے آؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے چہرہ اور لباس بدل کر آسمان کی جانب سر اٹھا کر چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے آسمان پر ایک جھماکا ہوا اور فضا میں ایک نہایت خوبصورت طوطا نمودار ہوا جس کا رنگ گہرا سبز اور چونچ سرخ



تھی۔ طوطا پر مارتا ہوا تیزی سے نیچے آیا اور زمین پر گر گیا۔ زمین پر گر کر وہ بری طرح تڑپنے لگا جیسے بلندی سے گرنے کی وجہ سے اسے شدید چوٹ لگی ہو۔ اسی وقت ایک زوردار دھماکہ ہوا اور طوطے کے گرد سبز رنگ کا دھواں چھا گیا۔ دھواں دائرے کی شکل میں اٹھا اور دوسرے ہی لمحے شہنشاہ افراسیاب کے سامنے ایک سبز رنگ کا بہت بڑا اور جسیم جن آ نمودار ہوا۔ اس جن کا سر گنجا اور چہرہ انتہائی خوفناک تھا۔ اس کے جسم کے زیریں حصے پر سرخ رنگ کا لنگوٹ تھا۔ اس جن کے ہونٹ بھی سرخ تھے ۔ کان بڑے بڑے، ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں بھی لمبی اور موٹی تھیں۔

" میں آ گیا ہوں آقا۔ کہو میرے لئے کیا حکم ہے"۔ طوطے سے جن بننے والے سبز جن نے شہنشاہ افراسیاب کو نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

" شاگون جن تمہیں خاص طور پر سامری جادوگر کی روح نے میرا محافظ بنایا ہے۔ میں نے سامری جادوگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کی روح اور تمہارے کہنے پر طلسم ہوشربا چھوڑ دیا ہے۔ اب میں شہنشاہ نہیں رہا۔ میں نے اپنا روپ بھی بدل لیا ہے۔ سامری جادوگر کی روح نے کہا تھا کہ میں عمروعیار کو ہلاک کرنے کا جو بھی طریقہ اپناؤں اس کے لئے تم سے مشورہ ضرور کر لوں۔ کیونکہ تم دنیا کے سب سے طاقتور اور دانا جن ہو۔ میں عمروعیار کو کم سے کم وقت میں ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ آقا سامری جادوگر کی روح نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ اگر میں چالیس روز تک عمروعیار کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گیا تو وہ دیوتاؤں کی سب سے بڑی طاقت سرخ شیطانی کھوپڑی مجھے بخش دیں گے۔ جس کی طاقتیں دنیا کے تمام انسانوں، جادوگروں، جنوں، دیوؤں، پریوں اور پریزادوں سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اس شیطانی سرخ کھوپڑی کو حاصل کرکے میں اس کی مدد سے سردار امیرحمزہ کے لشکر کو تو کیا اس جیسے ہزاروں لشکروں کو ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں ختم کر سکتا ہوں۔

سردار امیرحمزہ جس طرح میری فوج کو شکست پر



شکست دیتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے اور میرے طلسموں کا خاتمہ کر رہا ہے۔ اس سے مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ وہ اور اس کے بیٹے ایک نہ ایک روز سارے طلسم ہوشربا کو فنا کر دیں گے۔ طلسم ہوشربا کے ساتھ ساتھ وہ مجھے اور ملکہ حیرت جادو کو بھی ہلاک کر دیں گے۔ ان سے بچنے اور ان کو لشکر سمیت فنا کرنے کے لئے مجھے ہر صورت میں سرخ شیطانی کھوپڑی حاصل کرنا ہوگی اور آقا سامری جادوگر کی روح نے مجھ پر یہ شرط عائد کر دی ہے کہ میں طلسم ہوشربا سے نکل کر اور اپنا تخت و تاج چھوڑ کر سب سے پہلے عمروعیار کا خاتمہ کروں۔ عمروعیار کا سر کاٹ کر ان کے بت کے قدموں میں لے جا کر رکھ دوں۔ آقا سامری جادوگر عمروعیار کے کٹے ہوئے سر کے بدلے میں مجھے سرخ شیطانی کھوپڑی دیں گے۔ اس کے علاوہ میں نے بھی ملکہ حیرت جادو اور درباریوں کے سامنے عمروعیار کو ہلاک کرنے کے بڑے بڑے دعوے کئے ہیں۔ اس لئے اب چاہے کچھ بھی ہو جائے مجھے ہر صورت میں اور ہر حال میں عمروعیار کا خاتمہ کرنا ہے۔ ورنہ نہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



صرف میرے ہاتھوں طلسم ہوشربا کا تخت و تاج چھن جائے گا بلکہ میری زندگی کے پورے سو سال کم کر دیئے جائیں گے اور مجھ سے میری جادوگری کی تمام طاقتیں چھین کر ایک عام سی بدروح بنا دیا جائے گا"۔ شہنشاہ افراسیاب کہتا چلا گیا پھر چند لمحے رک کر وہ دوبارہ کہنے لگا۔

" سامری جادوگر کی روح سے میں نے تمہاری بے پناہ تعریفیں سنی ہیں اور تم سے باتیں کرکے میں نے بھی اندازہ لگایا ہے کہ تم واقعی انتہائی طاقتور اور خوفناک جن ہو اگر تم میرا ساتھ دو تو میں واقعی عمروعیار کا خاتمہ کر سکتا ہوں۔ میں نے آقا سامری جادوگر کی روح سے عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے ایک ہزار حربے استعمال کرنے کی اجازت لے لی ہے۔ اگر ایک ہزار حربوں کے باوجود عمروعیار میرے ہاتھوں بچ نکلنے میں کسی بھی طرح کامیاب ہو گیا تو میں نے ملکہ حیرت جادو سے کہا تھا کہ میں اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کر لوں گا۔ ظاہر ہے ناکامی کی صورت میں میری زندگی کے سو سال اور میری



جادوئی طاقتوں کے ساتھ میرا تخت و تاج بھی چھن جائے گا"۔ شہنشاہ افراسیاب تیز تیز لہجے میں کہتا چلا گیا۔

" میں تمہارے ساتھ ہوں آقا۔ عمروعیار ایک معمولی آدم زاد ہے۔ اس کے لئے تم نے سامری جادوگر کی روح سے یونہی ایک ہزار طلسمات لے لئے آپ مجھے اجازت دیں میں ابھی جاتا ہوں اور عمروعیار کا سر کاٹ کر آپ کے پاس لے آتا ہوں"۔ شاگون جن نے کہا۔

" نہیں شاگون جن، عمروعیار کو اب صرف اور صرف میں ہلاک کروں گا۔ عمروعیار کیا ہے اس کے بارے میں، میں تم سے بہتر اور زیادہ جانتا ہوں۔ اسی لئے میں نے آقا سامری جادوگر سے ایک ہزار طلسماتی حربے حاصل کئے ہیں۔ بہرحال تم میرے محافظ اور مشیر ہو۔ میں عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے سب سے پہلے شعلہ جادو استعمال کروں گا۔ اگر میرا حملہ کامیاب ہو گیا تو شعلہ جادو عمروعیار کا سر اور گردن چھوڑ کر اسے جلا کر راکھ کر دے گا۔ میں عمروعیار پر شعلہ جادو کا وار کرنے لگا ہوں تم اپنی طاقتوں کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



استعمال کرو اور دیکھو شعلہ جادو کا عمروعیار پر کیا اثر ہوتا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔ شاگون جن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ شہنشاہ افراسیاب نے جلدی جلدی ایک منتر پڑھا اور اپنے ایک ہاتھ کو ایک دائرے کی صورت میں گھمانے لگا پھر اس نے اسی ہاتھ کو زور سے زمین پر جھٹک دیا۔ ایک زوردار کڑاکا ہوا اور زمین پر جلتا ہوا ایک شعلہ نمودار ہوا۔

" شعلہ جادو، جاؤ اور عمروعیار کے سر اور گردن کو چھوڑ کر اسے ہلاک کرکے راکھ کر دو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے تحکمانہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ شعلے میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ زمین سے اٹھا اور نہایت تیزی سے آسمان کی جانب بلند ہوتا چلا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو گیا۔

" شاگون جن تم مسلسل عمروعیار کو اپنی نظروں میں رکھو۔ میں راگو جادو سے یہاں رہنے کے لئے محل تیار کرتا ہوں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور اسی میدان میں اپنے لئے محل تیار کرنے کے لئے منتر



پڑھنا شروع ہو گیا۔ شاگون جن نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے اس سمت دیکھتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں جس طرف شعلہ گیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



چاندتارا نے عمروعیار کو گردن سے پکڑ کر اسے کسی کھلونے کی طرح اوپر اٹھا لیا تھا اور عمروعیار کا جسم اس کے ہاتھوں میں بری طرح تڑپ رہا تھا۔

" تم نے میری غیرموجودگی میں میری ساری مرغیوں کو ذبح کرا دیا۔ ان مرغیوں کے دیئے ہوئے سارے انڈے کھا گئے اور میرے خاص ملازموں کے ساتھ انتہائی بدتر سلوک کرتے رہے۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔ تمہیں مرغیوں کی طرح ذبح کرکے تمہاری ساری کھال گرا دوں گی اور تمہاری چھوٹی چھوٹی بوٹیاں کرکے تکے کباب بنا کر کھا جاؤں گی"۔ چاندتارا نے



عمروعیار کے وجود کو بری طرح سے ہلاتے ہوئے کہا اور اسے اٹھا کر پورے زور سے نیچے پٹخ دیا۔ عمروعیار کے حلق سے درد بھری چیخ نکل گئی تھی۔ اس نے تکلیف برداشت کرتے ہوئے بڑی مشکلوں سے خود کو سنبھالا اور اٹھ کر وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی مگر چاندتارا شکاری بلی کی طرح اس پر جھپٹی اور عمرو کے پہلو میں اس زور سے لات ماری کہ عمرو چیختا ہوا ایک بار پھر لڑھکنیاں کھاتا ہوا دور جا گرا۔

" میری مرغیاں کھاتے ہو۔ انہیں ذبح کروا کر کوئلوں پر بھنوا رہے تھے ۔ اب میں تمہیں بھونوں گی۔ تمہارے ٹکڑے کروں گی۔ ایک ایک مرغی کے بدلے تم سے سو سو مرغیاں نہ وصول کیں تو میرا نام چاندتارا نہیں"۔ چاندتارا نے غضبناک انداز میں غراتے ہوئے کہا اور عمرو پر پل پڑی۔ عمرو کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں۔ ابوسفیان اب ہوش میں آ کر اٹھ بیٹھا اور دوسرے ملازم جو مرغے بنے ہوئے تھے اٹھ کر ایک طرف ہو گئے تھے اور اب عمرو کی درگت بنتے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"بتاؤ، کیوں ذبح کرایا تھا میری مرغیوں کو۔ بتاؤ کیوں کھائے ہیں انڈے"۔ چاندتارا نے عمرو کو بری طرح سے لتاڑتے ہوئے کہا۔

"بب، بیگم۔ میری بات سنو۔ مم، میری بات سنو"۔ عمرو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا سنوں، کیوں سنوں میں تمہاری بات۔ تم نے میری مرغیوں کو مارا ہے، میں تمہیں مار دوں گی"۔ چاندتارا نے کہا اور ہاتھ مار کر عمرو کے سر سے پگڑی اتار کر دور پھینک دی۔ عمرو کا انڈے کی طرح چمکتا ہوا سر دیکھ کر اس کی آنکھوں میں بھی چمک آ گئی۔ اس نے عمرو کو پلٹایا اور اس کی کمر پر سوار ہو گئی۔ عمروعیار کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخیں نکلنے لگیں۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی کمر پر ہزاروں من وزن آ پڑا ہو۔

"رک، رک جاؤ بیگم۔ خدا کے لئے رک جاؤ۔ مم، میں مر جاؤں گا۔ بیگم، بیگم"۔ عمرو نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا اور پھر اس کے منہ سے اور بری طرح چیخیں نکلنے لگیں جب چاندتارا نے اس کے سر پر زور زور



سے ہاتھ مار کر باقاعدہ طبلہ بجانا شروع کر دیا۔ ملازم یہ دیکھ کر کھی کھی کرنے لگے۔

"کوئلے لاؤ۔ باہر سے سلگتے ہوئے کوئلے لاؤ۔ سب سے پہلے میں عمروعیار کا انڈے جیسا سر کوئلوں سے جلاؤں گی۔ جب یہ ابلے ہوئے انڈے کی طرح سے اندر سے پک جائے گا تب میں اسے توڑ کر کھا جاؤں گی۔ لاؤ ابوسفیان جلدی سے کوئلے لاؤ"۔ چاندتارا نے چیختے ہوئے ابوسفیان سے کہا۔ اسی لمحے عمروعیار کو اور تو کچھ نہ سوجھا اس نے چاندتارا کی پسلیوں میں زور زور سے گدگدیاں کرنا شروع کر دیں۔ الٹا ہونے کی وجہ سے اسے دشواری تو ہو رہی تھی مگر اس کے پاس اپنے اوپر سے گوشت کے پہاڑ کو ہٹانے کا اور کوئی راستہ نہ تھا۔ چاندتارا کے منہ سے پہلے کھی کھی کی آواز نکلی پھر اس نے باقاعدہ ہل ہل کر ہنسنا شروع کر دیا۔ اور پھر وہ جیسے ہی بلی عمروعیار چکنی مچھلی کی طرح پھسلتا ہوا اس کے نیچے سے نکل گیا۔ تکلیف کی وجہ سے اس کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا لیکن اس کے باوجود وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور پھر وہ اپنی ساری ہمت جمع کر کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باہر کی طرف لپک پڑا۔ چاندتارا نے جھپٹ کر اسے پھر پکڑنے کی کوشش کی مگر اس بار عمرو اسے چکر دینے میں کامیاب ہو گیا اور ابوسفیان کو ایک طرف دھکیلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

" پکڑو، پکڑو اس نامراد کو جانے نہ پائے ۔ اگر آج یہ نکل گیا تو چھ مہینے شکل نہیں دکھائے گا۔ پکڑو ورنہ اس کی جگہ میں تم سب کے ٹکڑے کرکے بھون کر کھا جاؤں گی"۔ چاندتارا نے عمرو کو بھاگتے دیکھ کر ملازموں سے چیختے ہوئے کہا اور ملازم تیزی سے عمرو کے پیچھے دوڑ پڑے۔ عمرو کمرے سے نکلا اور بھاگتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ ملازم اس تک پہنچتے اس نے جلدی سے دروازہ بند کیا اور اسے کنڈی لگا کر دروازے سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا اور انتہائی گہرے گہرے سانس لینے لگا۔

" خدا کی پناہ، بیوی ہے یا جناتی مخلوق۔ اپنا پہاڑ جتنا وزن مجھ پر ڈال کر اس نے میری پسلیاں توڑ کر رکھ دی ہیں۔ آخر میں نے اس قدر موٹی بھینس جیسی عورت سے شادی کیوں کی۔ ہونہہ شاید میری عقل



ماری گئی تھی"۔ عمروعیار بڑبڑاتے ہوئے خود کو کوسنے لگا۔

" عمرو دروازہ کھول کر شرافت سے باہر آ جاؤ۔ ورنہ میں دروازہ توڑ دوں گی۔ آج تم میرے ہاتھوں سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ تم نے میری مرغیوں کے جتنے انڈے کھائے ہیں۔ میرے باپ کا بھیجا ہوا جتنا راشن کھایا ہے اور میری جتنی مرغیوں کو ذبح کیا ہے ان کے بدلے دس لاکھ سرخ مہر والی سونے کی اشرفیاں مجھے دے دو ورنہ میں سچ مچ آج تمہیں جان سے مار دوں گی"۔ چاندتارا نے باہر سے دروازے کو زور زور سے دھڑدھڑاتے ہوئے کہا۔

" دس لاکھ سونے کی اشرفیاں"۔ چاندتارا کے منہ سے دس لاکھ سونے کی اشرفیاں کا سن کر عمروعیار کا دل دھک سے رہ گیا۔ چاندتارا اسے برا بھلا کہتے ہوئے زور زور سے دروازہ دھڑ دھڑا رہی تھی۔ اب وہاں سے عمروعیار بھاگ جانے کی راہ تلاش کر رہا تھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس نے ملازموں اور چاندتارا کے راشن کا جو حال کیا ہے چاندتارا حد سے زیادہ بپھری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہوئی ہے۔ ملازموں نے اسے غالباً سب کچھ بتا دیا تھا
جس کی وجہ سے وہ اس انداز میں کمرے میں آئی تھی۔
اب اگر وہ ایک بار پھر اس کے ہاتھ آ گیا تو وہ اسے
یا تو سچ مچ جان سے مار دے گی یا پھر دس لاکھ
اشرفیاں لے کر جان چھوڑے گی۔ دس لاکھ اشرفیاں
لے کر بھی وہ عمروعیار کو اس وقت چھوڑے گی جب
اس کی ایک ایک ہڈی نہ توڑ دیتی۔ یہ سوچ کر عمرو
تیزی سے کمرے میں موجود ایک کھڑکی کی طرف بڑھا
اور اس کے پٹ کھول کر باہر جھانکنے لگا۔ اس طرف
ابھی غالباً کسی کا دھیان نہیں گیا تھا۔ وہ اچکا اور کھڑکی
سے باہر نکل کر دوسری طرف کودنے ہی لگا تھا کہ
اسی وقت اسے ایک زوردار دھکا لگا اور وہ تقریباً اڑتا
ہوا کمرے میں آ گرا۔ اس کے حلق سے دلدوز چیخ نکل
گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اچانک کھڑکی سے آگ کا
ایک شعلہ اڑتا ہوا آیا اور عمروعیار پر آ گرا۔ بھک کی
آواز آئی اور عمروعیار کے جسم میں یکلخت آگ بھڑک
اٹھی اور کمرہ عمروعیار کے حلق سے نکلنے والی فلک
شگاف چیخوں سے گونج اٹھا۔



شہزادی ساسان جادو نے ایک زوردار جھرجھری لی
اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔
" اوہ، یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔
عمروعیار نہیں مر سکتا۔ میرا عمروعیار کبھی نہیں مر
سکتا"۔ اس کے منہ سے تیز مگر ڈری ڈری آواز نکلی۔
وہ جلدی سے بستر سے اٹھی اور اس نے زمین پر
کھڑے ہو کر ایک منتر پڑھتے ہوئے زور سے زمین پر
پیر مارا۔ ایک دھماکا ہوا اور زمین میں شگاف پڑ گیا۔
" جادو پتلے باہر آؤ جلدی"۔ اس نے چیختے ہوئے کہا
اسی لمحے پھٹی ہوئی زمین سے ایک طلسمی پتلا اچھل کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باہر آ گیا۔

" حکم شہزادی ساسان جادو"۔ جادو پتلے نے شہزادی ساسان جادو کو جھک کر نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

" یہ رات کا کون سا پہر ہے جادو پتلے"۔ شہزادی ساسان جادو نے جادو پتلے سے پوچھا۔

" اس وقت رات کا تیسرا پہر ہے شہزادی صاحبہ"۔ جادو پتلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تیسرا پہر۔ اوہ، اوہ اس کا مطلب ہے میں نے جو خواب دیکھا ہے وہ خواب نہیں حقیقت ہے۔ اوہ اس کا مطلب ہے عمرو عیار کی زندگی شدید خطرے میں ہے۔ اوہ، اوہ جاؤ جلدی سے پاتال سے اندھے جادوگر کو بھیجو۔ اسے کہو کہ اسے ہم یعنی طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب کی بیٹی ساسان جادو نے بلایا ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

" اندھے جادوگر کو، لیکن شہزادی صاحبہ اندھا جادوگر پاتال سے باہر آنے کے لئے بھینٹ مانگتا



ہے"۔ جادو پتلے نے کہا۔

" کیا بھینٹ مانگتا ہے وہ"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔

" سات سنہری ہرنوں کا خون"۔ جادو پتلے نے جواب دیا۔

" اس سے کہو کہ ہم اسے ایک سو سنہری ہرنوں کا خون پلائیں گے۔ پہلے وہ ہمارے پاس آئے"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔ جادو پتلے نے اثبات میں سر ہلایا اور زمین میں سما گیا۔ اس کے جانے کے بعد شہزادی ساسان جادو انتہائی پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہلنے لگی۔ اس کی فراخ پیشانی پر لاتعداد شکنیں پھیلی ہوئی تھیں اور آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تیر رہی تھیں۔

" ہونہہ، میں نے جو خواب دیکھا ہے اگر وہ سچ ہو گیا اور سچ مچ عمرو عیار ہلاک ہو گیا تو میں بھی زندہ نہیں رہوں گی"۔ اس نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پھٹی ہوئی زمین سے سیاہ دھواں تیز شور کی آواز کے ساتھ نکلا اور اس میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اچانک تیز چمک پیدا ہوئی۔ دوسرے ہی لمحے دھویں کی جگہ وہاں ایک سیاہ رنگ کا انتہائی خوفناک جادوگر نمووار ہوا۔ اس جادوگر نے سیاہ رنگ کا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا۔ اس جادوگر کی داڑھیں مونچھیں بے تحاشہ بڑھی ہوئی تھیں اور اس کی آنکھیں بالکل سفید تھیں جن میں پتلیاں نہیں تھیں۔

" اندھا جادوگر حاضر ہے شہزادی ساسان جادو"۔ سیاہ لباس والے جادوگر نے اپنا چہرہ شہزادی ساسان جادو کی جانب گھماتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سن کر شہزادی ساسان جادو چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔

" شہزادی صاحبہ، جادو پتلے نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے مجھے ایک سو سنہری ہرنوں کا خون پلانے کا وعدہ کیا ہے"۔ اندھے جادوگر نے جلدی سے کہا۔

" ہاں اندھے جادوگر، میں شہنشاہ افراسیاب کی بیٹی ہوں جو وعدہ کرتی ہوں اسے ہر صورت پورا کرتی ہوں۔ تمہیں میں نے ایک ضروری کام کے لئے بلایا ہے۔ میرا کام کر دو پھر میں دس جادو پتلوں کو بھیج



کر تمہیں تمہارے لئے سو سنہری ہرنوں کا خون منگوا لوں گی"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔

" اوہ، اوہ بتایئے شہزادی صاحبہ۔ مجھے کام بتایئے سو سنہری ہرنوں کا خون حاصل کرنے کے لئے میں آپ کا ہر کام کرنے کو تیار ہوں"۔ اندھے جادوگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" اندھے جادوگر میں نے ابھی کچھ دیر پہلے ایک خواب دیکھا تھا۔ جب میری آنکھ کھلی تو اس وقت رات کا تیسرا پہر تھا۔ جادونگری میں تیسرے پہر خواب دیکھتے ہوئے اگر آنکھ کھل جائے تو وہ خواب حقیقت کا روپ دھار لیتا ہے یعنی سچا ہو جاتا ہے۔ میں تمہیں بتاتی ہوں کہ میں نے کیا خواب دیکھا ہے تم مجھے اس خواب کی تعبیر بتاؤ کیونکہ تمہیں جادوگر اور جادوگرنیوں کے خوابوں کی تعبیر بتانے والا سب سے بڑا جادوگر سمجھا جاتا ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔

" بتایئے شہزادی صاحبہ۔ آپ نے کیا خواب دیکھا ہے۔ میں آپ کو اس خواب کی ساری حقیقت بتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوں گا"۔ اندھے جادوگر نے کہا۔

" خواب میں، میں نے عمروعیار کو دیکھا تھا جو ایک گھنے اور تاریک جنگل میں بھاگتا پھر رہا تھا۔ وہ بے حد زخمی تھا اس کے پیچھے تین سیاہ فام جلاد ہاتھوں میں تلواریں لئے بھاگ رہے تھے ۔ ان کے انداز بے حد خوفناک تھے ۔ عمروعیار ان جلادوں سے اپنی جان بچانے کے لئے اندھا دھند بھاگ رہا تھا کہ ایک جھاڑی میں اس کا پیر الجھ گیا اور وہ الٹ کر گر گیا اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جلاد اس کے سر پر پہنچ گئے اور انہوں نے تلوار مار کر سب سے پہلے عمروعیار کا سر قلم کیا اور پھر ان تینوں نے تلواروں سے عمروعیار کے ٹکڑے اڑا دیئے اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی"۔ شہزادی ساسان جادو نے اندھے جادوگر کو اپنا خواب بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ، کیا آپ مجھے ان جلادوں کے حلیئے بتا سکتی ہیں شہزادی صاحبہ"۔ اندھے جادوگر نے کہا۔

" دو جلاد تو دبلے پتلے تھے ۔ ان کے رنگ سیاہ اور شکلیں بے حد خوفناک تھیں جبکہ تیسرا جلاد خاصا



بھاری بھر کم اور بڑے چہرے والا تھا۔ اس کا رنگ بھی سیاہ تھا لیکن اس نے چہرے پر سفید رنگ کی لکیریں بنا رکھی تھیں۔ ان تینوں نے پیلے رنگ کی شلواریں پہن رکھی تھیں"۔ شہزادی ساسان جادو نے خواب میں دیکھے ہوئے جلادوں کے حلیئے یاد کرتے ہوئے کہا۔

" زمبوشا کے پجاری۔ اوہ کیا ان تینوں نے اپنے سروں پر سرخ رنگ کی پٹیاں باندھ رکھی تھیں"۔ اندھے جادوگر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" سرخ رنگ کی پٹیاں۔ ہاں ان تینوں کے ماتھوں پر سرخ رنگ کی پٹیاں بھی تھیں"۔ شہزادی ساسان جادو نے چند لمحے سوچنے کے بعد سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ، وہ جلاد زمبوشا کے پجاری تھے ۔ زمبوشا جو شیطانوں کا شیطان ہے جسے عام طور پر موت کا شیطان کہا جاتا ہے۔ زمبوشا کے پجاری یا جلاد اگر موت بن کر کسی کے پیچھے لگ جائیں تو وہ ہر صورت میں اس شخص کو موت کے گھاٹ اتار کر دم لیتے ہیں اور ان جلادوں کے ہاتھوں مرنے والے عمروعیار کا خواب آپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے رات کے تیسرے پہر میں دیکھا ہے اس لئے یہ خواب بالکل سچا ہے۔ زمبوشا کے جلاد ضرور آئیں گے اور ان کے ہاتھوں عمروعیار بھی ہلاک ہوگا۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں"۔ اندھا جادوگر کہتا چلا گیا۔

" اوہ، اس کا مطلب ہے کہ اس بار عمروعیار حقیقت میں مارا جائے گا۔ مگر وہ کون ہے جو عمروعیار کو ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ کیا تم مجھے اس کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہو"۔ شہزادی ساسان جادو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" زمبوشا کے پجاریوں کو دنیا میں دو طاقتور انسان بلا سکتے ہیں۔ ایک خود سامری جادوگر اور دوسرا طلسم ہوشربا کا شہنشاہ افراسیاب۔ سامری جادوگر تو اس دنیا میں موجود نہیں ہے اس لئے ان جلادوں کو ظاہر ہے شہنشاہ افراسیاب کے سوا کون بلا سکتا ہے"۔ اندھے جادوگر نے جواب دیا تو شہزادی ساسان جادو کے چہرے پر جیسے زلزلے کے آثار پیدا ہو گئے۔

" عمروعیار کو میرا باپ ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ اوہ،



اوہ یہ تم کیا کہہ رہے ہو اندھے جادوگر۔ نہیں، نہیں میرا باپ عمروعیار کو ہلاک نہیں کرا سکتا۔ وہ جانتا ہے کہ میں عمروعیار کو کتنا پسند کرتی ہوں۔ میں عمروعیار سے شادی کرنا چاہتی ہوں اور میرا باپ۔ نہیں، یہ نہیں ہو سکتا کبھی نہیں ہو سکتا"۔ شہزادی ساسان جادو نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں پاتال کا بھیدی ہوں شہزادی صاحبہ۔ مجھ سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ میں نے آپ کو جو بتایا ہے وہ بالکل سچ ہے"۔ اندھے جادوگر نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ شہزادی ساسان جادو نے غصے اور پریشانی کے عالم میں اپنے ہونٹ بھینچ لئے اس کا چہرہ اور آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئی تھیں۔

" میں عمروعیار کو نہیں مرنے دوں گی۔ اگر میرا باپ عمروعیار کی جان کا دشمن ہو رہا ہے تو اس کے ہاتھوں عمروعیار کو مرنے سے میں بچاؤں گی۔ چاہے اس کے لئے میرے ماں باپ سزا کے طور پر مجھے فنا ہی کیوں نہ کر دیں۔ ٹھیک ہے اندھے جادوگر تم جاؤ میں جادو پتلوں کو بھیج کر تمہارے لئے سو سنہری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہرنوں کا خون منگواتی ہوں۔ تم پاتال میں جا کر
ہرنوں کا خون پی لینا۔ میں اپنے باپ کے ہاتھوں
عمروعیار کو بچانے کا انتظام کرتی ہوں"۔ شہزادی
ساسان جادو نے کہا تو اندھا جادوگر سر ہلا کر زمین میں
سما گیا اس کے زمین میں جاتے ہی زمین دوبارہ برابر
ہو گئی۔

اندھے جادوگر کے جانے کے بعد شہزادی ساسان
جادو کافی دیر پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہلتی رہی
پھر اس نے دس طلسمی پتلوں کو بلا کر اندھے جادوگر
کے لئے سو سنہری ہرنوں کا خون لینے بھیج دیا اور خود
کچھ دیر سوچتے رہنے کے بعد اپنے کمرے سے نکل گئی۔
عمروعیار کو اپنے باپ شہنشاہ افراسیاب سے بچانے کے
لئے وہ جادوگری کی ملکہ یعنی اپنی نانی سے مل کر
صلاح و مشورے کرنا چاہتی تھی جو اس سے بے پناہ
پیار کرتی تھی اور اس کی ہر بات مانتی تھی۔



شہزادی چاندتارا مسلسل دروازہ پیٹ کر عمروعیار ک
پکار رہی تھی اور عمروعیار کمرے میں پڑا بری طرح
تڑپ اور چیخ رہا تھا۔ اس کے سارے جسم پر آگ لگ
ہوئی تھی جسے وہ ہاتھ مار مار کر بجھانے کی ناکا
کوشش کر رہا تھا۔ مگر آگ کسی طرح بجھنے کا نام ہ
نہیں لے رہی تھی۔ عمروعیار نے گو طلسم شکن انگوٹھ
پہن رکھی تھی جس سے اس پر کسی قسم کا جادو
جادوئی وار اثر انداز نہیں ہو سکتا تھا مگر یہ نجا
کیسی آگ تھی جو عمروعیار کا جسم اور لباس تو نہیں ج
رہی تھی مگر اس کی تپش اور جلن اس قدر شدید تھ
کہ عمروعیار کسی بھی طرح اپنی چیخیں نہ روک پا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔

اسی وقت چاندتارا اور اس کے ملازموں نے مل کر عمروعیار کے کمرے کا دروازہ توڑ دیا۔ چاندتارا کے ہاتھ میں ایک موٹا سا ڈنڈا تھا۔ وہ شدید غصے میں تھی۔ وہ نہایت غضبناک انداز میں دندناتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی تھی اور پھر اس کی نظر جب عمروعیار اور اس پر لگی ہوئی آگ پر پڑی تو وہ اپنی جگہ ٹھٹھک کر رک گئی۔ ملازم بھی رک گئے اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے جلتے ہوئے عمروعیار کو دیکھنے لگے۔

" ارے آگ، عمروعیار میرے سرتاج کو آگ لگ گئی۔ ارے عمروعیار نے میرے خوف سے خودکشی کرنے کے لئے خود کو آگ لگا لی ہے۔ بچاؤ میرے سرتاج کو بچاؤ"۔ اس نے ڈنڈا پھینک کر بری طرح سے چیخنا شروع کر دیا۔ ملازموں کو بھی جیسے ہوش آ گیا وہ تیزی سے آگے بڑھے۔ کمرے میں پڑی ہوئی چادریں اور کمبل اٹھا کر عمروعیار کے قریب آ گئے ۔ انہوں نے عمروعیار پر کمبل اور چادریں ڈال کر اس پر لگی ہوئی آگ بجھانے کی کوشش کی مگر کمبل اور چادریں



جیسے ہی عمروعیار پر پڑیں ایک لمحے میں جل کر راکھ بن گئیں اور ملازموں کے ہاتھ بھی بری طرح سے جھلس گئے تھے ۔ جس کی وجہ سے وہ بری طرح سے چیخنے لگے تھے ۔

" ارے کیا کر رہے ہو احمقو۔ پانی لاؤ، گھڑوں اور بالٹیوں میں پانی بھر کر لاؤ۔ جلدی کرو عمروعیار پر پانی لا کر ڈالو ورنہ یہ جل کر راکھ ہو جائے گا"۔ چاندتارا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور ملازم تیزی سے باہر بھاگ گئے ۔

عمروعیار کی آنکھوں کے سامنے آگ کی سرخی چھائی ہوئی تھی اور وہ اسی طرح تڑپ اور چیخ رہا تھا۔

" عمرو، خواجہ عمرو میرے سرتاج۔ کیوں جلا رہے ہو خود کو۔ تم مجھ سے اتنا کیوں ڈرتے ہو۔ تم میری مرغیوں کو بھون کر کھانا چاہتے تھے ناں کھا جاؤ۔ میں اور مرغیاں لے آؤں گی۔ انہیں بھی کھا جاؤ۔ ان مرغیوں کے انڈے بھی کھا جانا۔ تم جو کہو گے میں تمہاری ہر بات مانوں گی تمہیں ماروں پیٹوں گی بھی نہیں۔ تمہارے ساتھ ایک اچھی بیوی بن کر رہوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گی۔ مگر خدا کے لئے یہ آگ بجھا دو۔ اگر تم مر گئے تو میں بیوہ ہو جاؤں گی۔ میں بیوہ نہیں ہونا چاہتی عمروعیار۔ بیوہ ہونے سے مجھے شرم آتی ہے۔ عمرو عمروعیار خواجہ عمرو"۔ چاندتارا نے بری طرح سے رونا شروع کر دیا تھا مگر عمروعیار جیسے اس کی بات سن ہی نہیں رہا تھا وہ مسلسل چیخے جا رہا تھا۔ اسی وقت چاندتارا کے ملازم بالٹیاں اور پانی سے بھرے ہوئے گھڑے لئے ہوئے اندر آ گئے ۔ انہوں نے بالٹیوں اور گھڑوں سے عمروعیار پر پانی پھینکنا شروع کر دیا۔ مگر یہ دیکھ کر ان کی حیرت اور پریشانی کی انتہا نہ رہی کہ پانی سے آگ بجھنے کی بجائے اور زیادہ بھڑک اٹھی تھی۔ بلکہ آگ کے شعلے اس قدر تیز ہو گئے تھے کہ اب کمرے میں موجود چیزوں نے بھی آگ پکڑنا شروع کر دی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے سارے کمرے میں آگ پھیل گئی جس پر چاندتارا اور اس کے ملازم خوفزدہ ہو کر وہاں سے بھاگ گئے ۔

" جل گیا میرا شوہر۔ میرا سرتاج میرا سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا۔ میں بیوہ ہو گئی۔ ہائے ہائے ۔ میں



بیوہ ہو گئی۔ اندھو، بہرو دنیا والو کان کھول کر سن لو میں ملک یمن کی شہزادی چاندتارا خواجہ عمروعیار کی بیوی بیوہ ہو گئی۔ ہائے میرا سب کچھ لٹ گیا۔ اب میں کیا کروں گی کسے شوہر کہوں گی۔ کس پر دھونس جماؤں گی میں اور کسے اپنے ہاتھوں پیروں سے پیٹوں گی۔ عمروعیار، میرے عمروعیار، خواجہ عمروعیار "۔ چاندتارا نے کمرے سے نکل کر چیخیں کھانا شروع کر دیں۔ عمروعیار کو اس طرح کمرے میں زندہ جلتے دیکھ کر ملازموں کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھیگ گئی تھیں۔ گو چاندتارا کی غیرموجودگی میں عمروعیار نے ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا تھا مگر پھر بھی وہ چاندتارا اور عمروعیار کے ملازم تھے ۔ اس کی اس طرح ناگہانی کی موت پر دکھ نہ کرتے تو اور کیا کرتے۔

کمرے میں ہر طرف آگ ہی آگ لگی ہوئی تھی اور عمروعیار کا جسم اس آگ میں چھپ گیا تھا۔ جلن اور تکلیف کی وجہ سے وہ بری طرح سے چیخے جا رہا تھا پھر تکلیف کی شدت اس قدر بڑھ گئی کہ اس کی آنکھوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کے سامنے چھائی ہوئی آگ کی سرخی سیاہی میں بدل گئی اور وہ سیاہی اس کے دل و دماغ پر چھانے لگی اور پھر وہ مکمل طور پر بے ہوش ہو گیا۔

جیسے ہی وہ بے ہوش ہوا اسی وقت آگ میں ایک خوبصورت لڑکی نمودار ہوئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ اس لڑکی کا انداز ایسا تھا جیسے آگ اسے ذرا بھی نقصان نہ پہنچا رہی ہو۔ اس لڑکی نے نہایت خوبصورت لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں عمروعیار کی زنبیل کی طرح کا تھیلا تھا۔ اس لڑکی کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کو تلاش کر رہی ہو اور پھر اس کی نظریں جونہی زمین پر گرے ہوئے عمروعیار پر پڑیں وہ تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے پاس چلی گئی۔

"عمروعیار یہی ہے عمروعیار"۔ لڑکی نے تیز لہجے میں کہا۔ اس نے جلدی سے اپنے تھیلے کا منہ کھول کر اس کا رخ عمروعیار کی جانب کر دیا۔

"چل زنبیل ثانی میں"۔ لڑکی نے تیز لہجے میں کہا۔ اسی وقت بے ہوش پڑے ہوئے عمروعیار کو زوردار



جھٹکا لگا۔ وہ یکلخت اپنی جگہ سے اچھلا اور اڑتا ہوا لڑکی کے ہاتھ میں موجود کھلے ہوئے تھیلے میں جا پڑا اور غائب ہو گیا۔ جیسے ہی عمروعیار تھیلے میں غائب ہوا لڑکی نے تھیلے کا منہ بند کر لیا اور تھیلے کو اپنے کندھے سے لٹکا لیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس نے ادھر ادھر ہاتھ لہرائے دوسرے ہی لمحے وہ وہاں سے غائب ہو گئی۔ جبکہ عمروعیار کا کمرہ اسی طرح جل رہا تھا اور کمرے میں موجود ہر چیز جل جل کر راکھ ہوتی جا رہی تھی۔

شاگون جن نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔ آنکھوں اور چہرے پر بے پناہ خوشی اور جوش تھا۔

"عمروعیار مر گیا۔ عمروعیار جل کر راکھ عمروعیار جل کر فنا ہو گیا ہے آقا"۔ شاگون جن خوشی سے چیختے ہوئے کہا اور پلٹ کر تیزی سے افراسیاب کی طرف بھاگ پڑا جو ایک جگہ ٹانگ پر کھڑے ہو کر اور دونوں ہاتھ آسمان جانب اٹھائے اونچی آواز میں کوئی منتر پڑھ رہا

"آقا، آقا عمروعیار جل کر ہلاک ہو گیا ہے۔



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کے کمرے میں موجود ہر چیز کے ساتھ جل رہا ہوتے دیکھا ہے"۔ شاگون جن نے شہنشاہ سیاب کے قریب جا کر خوشی سے چیختے ہوئے کہا شہنشاہ افراسیاب کے انداز میں کوئی فرق نہیں وہ جیسے شاگون جن کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب کو اس طرح منتر پڑھتے دیکھ کر جن خاموش ہو گیا۔ شہنشاہ افراسیاب کچھ دیر طرح منتر پڑھتا رہا پھر اس نے اوپر اٹھے ہوئے ں سے زوردار تالی بجائی۔ آسمان پر یکلخت ایک کڑاکا ہوا اور پھر ہر طرف جیسے رنگ برنگی چمکنے لگیں۔ بجلیوں کی لہریں چمک چمک کر نیچے تھیں اور پھر رنگ برنگی بجلیوں کے سرے ہی میدان پر پڑے وہاں یکلخت گھپ اندھیرا چھا

چند لمحے وہاں اسی طرح گھپ اندھیرا چھایا رہا پھر طرح اچانک اندھیرا چھایا تھا اسی طرح اچانک وہاں ہر طرف روشنی پھیل گئی۔ روشنی ہوتے ہی جن حیرت سے اچھل پڑا۔ وہ جس چٹیل میدان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں کھڑا تھا اب وہاں سے وہ میدان غائب ہو گیا
تھا۔ اس میدان میں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ اگ آ
تھا۔ جگہ جگہ اونچے اونچے درخت، بیل بوٹے اور رنگ
رنگ کے پھول کھلے ہوئے نظر آ رہے تھے ۔ سامنے
ایک نہایت عالیشان اور بہت بڑا محل موجود تھا۔
جس کے گرد خوبصورت باغات، حوض اور پانی اچھلتے
ہوئے فوارے دکھائی دے رہے تھے ۔ یوں لگتا تھ
جیسے شہنشاہ افراسیاب اندھیرے میں شاگون جن
اٹھا کر کسی عظیم الشان بادشاہ کی سلطنت میں لے آ
ہو۔

شہنشاہ افراسیاب نے آنکھیں کھول دی تھیں ا
بڑے مغرورانہ انداز میں شاگون جن کی جانب دیکھ
تھا۔

" دیکھا شاگون جن میری طاقت کا کرشمہ۔ ا
جادوئی طاقتوں سے میں نے ویران اور چٹیل میدان
کس طرح عظیم الشان سلطنت میں بدل دیا ہے
شہنشاہ افراسیاب نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" میں آپ کی عظمت کا قائل ہو گیا ہوں آقا۔ آ

واقعی عظیم جادوگر ہیں"۔ شاگون جن نے واقعی شہنشاہ
افراسیاب سے مرعوب ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں ہم عظیم ہیں۔ ہمارا مرتبہ دنیا کے تمام
جادوگروں سے بڑا ہے۔ آؤ محل میں چلیں"۔ شہنشاہ
افراسیاب نے پرغرور لہجے میں کہا۔ اس نے دائیں ہاتھ
کی ایک انگلی شاگون جن کی جانب کرکے چھوٹے سے
دائرے کی شکل میں گھمائی۔ شاگون جن کی آنکھوں
کے سامنے ایک لمحے کے لئے اندھیرا آیا اور دور ہو گیا
اور شاگون جن جو پہلے افراسیاب کے ساتھ سنگ مرمر
کے بنے ہوئے خوبصورت محل کے باہر کھڑا تھا اب
شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ ایک نہایت خوبصورت
اور قیمتی اشیاء سے آراستہ ایک بہت بڑے شاہی
کمرے میں موجود تھا جہاں ایک چبوترے پر خوبصورت
زرنگار تخت بچھا ہوا تھا۔

" ہاں اب بتاؤ کیا کہہ رہے تھے تم"۔ شہنشاہ
افراسیاب نے بڑے کروفر کے ساتھ تخت پر بیٹھتے
ہوئے کہا۔

" شعلہ جادو نے عمروعیار کو جلا کر راکھ بنا دیا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



آقا"۔ شاگون جن نے جلدی سے کہا۔

" کیا، کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا تم نے اسے راکھ بنتے دیکھا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے چونک کر تخت سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں آقا۔ عمروعیار ایک کمرے میں تھا جب شعلہ جادو نے اس پر حملہ کیا تھا۔ میں نے عمروعیار کو اس شعلے میں بری طرح جلتے دیکھا تھا۔ وہ بری طرح تڑپ اور چیخ رہا تھا اور پھر اس کے کمرے میں بھی آگ لگ گئی اور کمرے میں موجود ہر چیز جل کر راکھ ہو گئی۔ عمروعیار کمرے میں ہی تھا ظاہر ہے وہ بھی اس آگ میں جل کر راکھ بن گیا ہوگا"۔ شاگون جن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ، بہت خوب۔ اگر عمروعیار ہلاک ہو گیا ہے تو پھر اس کا کٹا ہوا سر میرے پاس کیوں نہیں پہنچا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

" اوہ، ہاں آپ نے شعلہ جادو کو میرے سامنے حکم دیا تھا کہ وہ عمروعیار کے سر اور گردن کو چھوڑ کر جلائے ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمروعیار اگر ہلاک ہو



گیا ہوتا تو اس کا سر گردن سمیت یہاں پہنچ گیا ہوتا"۔ شاگون جن نے چونکتے ہوئے کہا۔

" دیکھو، غور سے دیکھو۔ عمروعیار اگر شعلہ جادو سے ہلاک ہو گیا ہے تو اس کا سر کہاں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو شاگون جن نے آنکھیں بند کر لیں۔

" اوہ، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ شاگون جن نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

" کیوں، کیا ہوا۔ کیا کیسے ممکن ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے جلدی سے پوچھا لیکن شاگون جن نے کوئی جواب نہ دیا اور اسی طرح آنکھیں بند کئے کھڑا رہا پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں گہری سرخ ہو رہی تھیں اور اس کے چہرے پر شدید حیرت طاری ہو گئی تھی۔

" عمروعیار زندہ ہے آقا"۔ شاگون جن نے بے حد تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

" عمروعیار زندہ ہے کیا مطلب۔ ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ تم نے اسے شعلہ جادو سے جل کر راکھ ہوتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمروعیار جل کر راکھ ہونے ہی والا تھا کہ اسے عین آخری لمحات میں بچا لیا گیا تھا"۔ شاگون جن نے کہا۔

"بچا لیا گیا تھا، کیا مطلب۔ کس نے بچایا ہے عمروعیار کو۔ کس میں اتنی جرأت ہے جو شہنشاہ افراسیاب کے وار کو روکنے کی کوشش کرے۔ بتاؤ کون ہے وہ۔ بتاؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

"اسے شعلہ جادو سے بچانے والی آپ کی بیٹی شہزادی ساسان جادو ہے آقا"۔ شاگون جن نے ایک ایک لفظ رک رک کر کہا۔ پہلے تو شہنشاہ افراسیاب حیرت سے اس کا چہرہ تکتا رہا پھر جیسے ہی اسے شاگون جن کی بات سمجھ میں آئی وہ بری طرح سے اچھل پڑا اور پھر اس کی آنکھیں حیرت اور غصے کی شدت سے انگاروں کی طرح دہک اٹھیں۔



"تم عمروعیار کو بچا کر بہت بڑی غلطی کر رہی ہو ساسان بیٹی۔ یہ مت بھولو کہ عمروعیار کو ہلاک کرنے والا تمہارا باپ شہنشاہ افراسیاب ہے۔ عمروعیار کو اس بار تمہارے باپ نے ہلاک کرنے کا پکا ارادہ کر لیا ہے اور اس مقصد کے لئے اس نے نہ صرف طلسم ہوشربا چھوڑ دیا ہے بلکہ خود اپنی زندگی بھی داؤ پر لگا دی ہے"۔ ایک انتہائی دبلی پتلی بوڑھیا جس کے بال بکھرے ہوئے اور برف کی طرح سفید تھے شہزادی ساسان جادو سے کہہ رہی تھی۔

یہ بوڑھیا ملکہ حیرت جادو کی ماں اور جادونگری کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملکہ اشماکا جادو تھی۔ جو تقریباً پانچ سو سالوں سے زندہ تھی اور انتہائی بوڑھی ہو چکی تھی۔ اس کی کھال اور چہرے کا گوشت اس کی ہڈیوں سے چپک گیا تھا۔ آنکھیں اندر کو دھنس گئی تھیں صرف ناک ہی تھی جو اس کے چہرے پر واضح نظر آ رہی تھی اور طوطے کی چونچ کی طرح آگے سے مڑی ہوئی تھی۔

" مگر کیوں۔ بابا نے یکلخت بیٹھے بٹھائے خود عمروعیار کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کیوں کر لیا اور صرف عمروعیار کو مارنے کے لئے انہوں نے اپنی زندگی داؤ پر لگا دی اور طلسم ہوشربا کو چھوڑ کر باہر آ گئے ۔ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی"۔ شہزادی ساسان جادو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" افراسیاب کا عمروعیار کو مارنے کا کیا مقصد ہے میں یہ تو نہیں جانتی لیکن البتہ تمہیں میں یہ ضرور بتا سکتی ہوں کہ اس بار عمروعیار کو ہلاک کرنا افراسیاب کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اس بار سامری جادوگر کی روح بھی افراسیاب کے اس مقصد میں ساتھ دے رہی ہے۔ اس لئے میرا تم سے مخلصانہ مشورہ ہے کہ



تم اپنے باپ اور سامری جادوگر کی روح کے مقصد کے بیچ میں نہ پڑو اور عمروعیار کو بھول جاؤ۔ کیونکہ میری بوڑھی آنکھوں میں اس بار عمروعیار کا انجام صاف دکھائی دے رہا ہے"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے شہزادی ساسان جادو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

" آپ کا مطلب ہے کہ اس بار عمروعیار ہلاک ہو جائے گا"۔ شہزادی ساسان جادو نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

" یقینی طور پر"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو شہزادی ساسان جادو کی پیشانی پر لاتعداد بل پڑ گئے ۔

" نانی اماں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ بابا عمروعیار کی بجائے کسی اور کو ہلاک کرکے اپنا مقصد پورا کر لیں۔ آخر اپنے کسی مقصد کے لئے وہ عمروعیار کو ہی کیوں مارنا چاہتے ہیں"۔ شہزادی ساسان جادو نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

" عمروعیار ہزاروں جادوگر، جادوگرنیوں، جنوں، بھوتوں اور آسیبوں کو ہلاک کر چکا ہے۔ اس پر ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سب کے خون کے چھینٹے پڑ چکے ہیں جس کی وجہ سے اس کی اہمیت عام انسانوں سے کہیں زیادہ ہے۔ جس مقصد کے لئے افراسیاب عمروعیار کو ہلاک کرنا چاہتا ہے وہ صرف اسے ہلاک کرکے ہی وہ حاصل کر سکتا ہے بیٹی۔ اس کے علاوہ سامری جادوگر کی روح نے بھی شہنشاہ افراسیاب کو حکم دیا ہے کہ وہ عمروعیار کا سر کاٹ کر پاتال میں موجود اس کے بت کے قدموں میں رکھے ۔ افراسیاب سامری جادوگر کا شاگرد خاص ہے وہ بھلا اس کے حکم کی سرتابی کیسے کر سکتا ہے"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر بابا کسی بھی طرح عمروعیار کو ہلاک کرنے میں ناکام ہو گئے تو"۔ شہزادی ساسان جادو نے کسی خدشے کے تحت پریشانی کے عالم میں کہا۔

"تو افراسیاب انتہائی مشکلوں میں آ جائے گا۔ شاید اسے اپنی جان سے ہی ہاتھ دھونا پڑ جائیں"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے جواب دیا تو شہزادی ساسان جادو کا رنگ زرد پڑ گیا۔

"کیا بات ہے بیٹی۔ تم عمروعیار کی اتنی خیرخواہی



کیوں کر رہی ہو۔ کیوں بچانا چاہتی ہو اسے"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے غور سے شہزادی ساسان جادو کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ شہزادی ساسان جادو نے سر اٹھایا تو اس کی آنکھوں میں آنسو جھلملا رہے تھے ۔ اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر بوڑھی ملکہ اشماکا جادو چونک پڑی۔

"تمہاری آنکھوں میں آنسو۔ اوہ یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں بیٹی۔ کیا بات ہے مجھے بتاؤ۔ سچ سچ بتاؤ"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے انتہائی پریشانی کے عالم میں پوچھا۔ شہزادی ساسان جادو چند لمحے خاموش رہی پھر اس نے بوڑھی ملکہ اشماکا جادو کو جہنمی جلادوں والی ساری کہانی بتا دی کہ اس نے عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے پانچ انتہائی طاقتور اور خوفناک طلسم بنائے تھے جن سے عمروعیار کا بچنا ناممکنات میں سے تھا مگر اس کے باوجود عمروعیار نے اپنی عقلمندی، طاقت اور جس بہادری سے اس کے طلسمات کا خاتمہ کیا تھا اور اسے زندہ چھوڑ دیا تھا وہ اس سے بے حد مرعوب ہوئی تھی۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس دنیا میں عمروعیار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے بڑھ کر عقلمند، بہادر اور شہ زور اور کوئی نہیں ہے۔ عمروعیار چاہتا تو وہ اسے بھی آسانی سے ہلاک کر سکتا تھا مگر وہ انتہائی رحمدل اور عظیم انسان تھا جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اسی وجہ سے وہ عمروعیار کو پسند کرنے لگی تھی اور اس نے اسی وقت فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ شادی کرے گی تو صرف عمروعیار سے۔ اس نے اپنے فیصلے سے اپنے ماں باپ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کو بھی آگاہ کر دیا تھا جس پر انہوں نے شدید غم و غصے کا اظہار کیا تھا۔ وہ تو طلسم ہوشربا سے واپس جادونگری میں نہیں آنا چاہتی تھی مگر عمروعیار کی وجہ سے انہوں نے دوبارہ اسے یہاں بھیج دیا تھا۔ یہاں آنے کے باوجود شہزادی ساسان جادو عمروعیار کو نہیں بھول پائی تھی۔

شہزادی ساسان جادو سے یہ سب کچھ سن کر ملکہ اشماکا جادو بری طرح سے پریشان ہو گئی تھی۔ اس نے شہزادی ساسان جادو کو سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر شہزادی ساسان جادو نہ مانی۔

" اس کا مطلب ہے عمروعیار کو بچانے تم ضرور جاؤ



گی"۔ آخر ملکہ اشماکا جادو نے شہزادی ساسان جادو سے ہار مانتے ہوئے پوچھا۔

" ہاں نانی اماں۔ میں عمروعیار کو مرنے نہیں دوں گی"۔ شہزادی ساسان جادو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" چاہے تمہارے باپ کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" نہیں، میں عمروعیار کو بھی بچاؤں گی اور بابا کو بھی"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔

" دونوں میں سے تم کسی ایک کو بچا سکتی ہو بیٹی چاہے عمروعیار کو بچا لو یا اپنے باپ کو۔ فیصلہ تمہارے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ان دونوں میں سے ایک کی ہلاکت بہرحال یقینی ہے"۔ ملکہ اشماکا جادو نے جواب دیا۔

" میرے پاس ایک طریقہ ہے نانی اماں کہ میں عمروعیار کو بھی مرنے سے بچا لوں گی اور اپنے بابا کی شرائط بھی پوری کرا دوں گی۔ بابا نہ صرف سامری جادوگر کے سامنے سرخرو ہوں گے بلکہ وہ اپنے منصب یعنی طلسم ہوشربا کے دوبارہ شہنشاہ بھی بن جائیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



گے۔ شہزادی ساسان جادو نے جلدی سے کہا۔

" اوہ، ایسا کون سا طریقہ اپناؤں گی تم۔ مجھے بتاؤ شاید میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں"۔ ملکہ اشماکا جادو نے چونکتے ہوئے کہا تو شہزادی ساسان جادو ملکہ اشماکا جادو کو اپنا طریقہ بتانے لگی جسے سن کر ملکہ اشماکا جادو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ، اوہ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ بالکل ہو سکتا ہے۔ تم بہت عقلمند ہو میری بچی، انتہائی ذہین۔ تم نے جو ترکیب سوچی ہے اس سے واقعی تم عمروعیار کی جان بھی بچا سکتی ہو اور اپنے باپ کی عزت بھی۔ لیکن اس کے لئے تمہیں عمروعیار کے ساتھ ساتھ رہنا ہوگا اور عمرو کے ساتھ سخت مشکلوں کا سامنا کرنا ہوگا"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے شہزادی ساسان جادو کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

" میں جانتی ہوں نانی اماں۔ آپ بے فکر رہیں میں عمروعیار اور بابا کا پورا پورا ساتھ دوں گی۔ آپ بتائیں آپ اس سلسلے میں میری کیا مدد کر سکتی ہیں"۔ شہزادی ساسان جادو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔



" لیکن مدد سے پہلے میں تمہیں ایک بات بتا دوں۔ تمہارے باپ نے مجھے سختی سے ہدایات کر رکھی ہیں کہ میں کسی بھی صورت میں تمہیں جادونگری سے باہر نہ جانے دوں۔ اگر اسے معلوم ہو گیا کہ میں نے تمہیں نہ صرف جادونگری سے باہر بھیج دیا ہے بلکہ تم اس کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کر رہی ہو تو میں اسے کیا جواب دوں گی"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" میں اپنا روپ بدل کر جاؤں گی نانی اماں۔ بابا کو کبھی پتہ نہیں چل سکے گا کہ ان کے طلسماتی حملوں سے عمروعیار کو بچانے والی ان کی بیٹی شہزادی ساسان جادو ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔

" پھر بھی وہ تمہارا باپ ہے بیٹی اور جادوئی طاقتوں میں تم اس کی ہم پلہ نہیں ہو۔ اسے یقیناً معلوم ہو جائے گا"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے کہا۔

" تو پھر اس کا بھی ایک طریقہ ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے کچھ سوچ کر کہا۔

" وہ کیا"۔ ملکہ اشماکا جادو نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



" میں اپنے جادو پتلے کو حکم دیتی ہوں کہ وہ میرا ہمشکل بن کر یہاں رہے۔ میں اس پر ساڑن جادو کرکے بیمار کر دیتی ہوں۔ بیمار ہونے کی وجہ سے بابا اپنے جادو سے بھی یہ پتہ نہیں چلا سکیں گے کہ میرا پتلا یعنی میں نقلی ہوں"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔

" تمہیں ہر کام انتہائی احتیاط سے سرانجام دینے ہوں گے بیٹی۔ عمروعیار کی مدد، اپنے باپ کی اور میری عزت کرنا بھی تمہاری ذمہ داری ہے۔ تم میری بیٹی حیرت جادو کی بیٹی ہو اور میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں اسی لئے میں تمہیں کسی کام سے منع نہیں کروں گی۔ تمہیں میں نے جادونگری میں سب سے بڑی ساحرہ بنا رکھا ہے۔ اس وقت تم جادونگری کی ہی نہیں بلکہ پورے طلسم ہوشربا کی بھی سب سے بڑی اور زبردست ساحرہ ہو۔ تمہارا نقصان میرا نقصان ہے۔ اس لئے میں ایک بار پھر تم سے یہی کہوں گی کہ خوب اچھی طرح سے سوچ لو کہ کیا اچھا ہے اور کیا برا اور تم جو کرنے جا رہی ہو وہ صحیح ہوگا



یا غلط "۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" میں جو کچھ کرنے جا رہی ہوں اس کے متعلق میں نے اچھی طرح سے سوچ لیا ہے نانی اماں۔ بس آپ میرے حق میں دعا کریں کہ کامیابی میرا مقدر بنے۔ میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں سب سے پہلے بابا کی عزت و آبرو کا تحفظ کروں گی۔ اگر بابا کو ذرا بھی نقصان کا اندیشہ ہوا تو میں اپنے ہاتھوں عمروعیار کا خاتمہ کر دوں گی"۔ شہزادی ساسان جادو نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے بیٹی۔ میرا فرض تھا تمہیں سمجھانا۔ اب تم کیا کرتی ہو کیا نہیں تم جانو"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے کہا۔

شہزادی ساسان جادو نے جلدی جلدی ایک منتر پڑھ کر زمین پر پاؤں مارا تو زمین پھٹی اور اس میں سے ایک سیاہ پتلا اچھل کر باہر آ گیا۔ ساسان جادو نے اس پر کچھ منتر پڑھ کر پھونک دیئے تو اس کا طلسمی پتلا ہو بہو اس کی شکل میں آ گیا۔ اس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہزادی ساسان جادو جیسا ہی لباس پہن رکھا تھا۔ اس کا رنگ روپ، ناک، منہ بالکل شہزادی ساسان جادو جیسے تھے ۔ یوں لگتا تھا جیسے شہزادی ساسان جادو آئینے کے سامنے کھڑی ہو جہاں اس کا اپنا ہی عکس نظر آ رہا ہو۔ پھر شہزادی ساسان جادو نے اس پر جادوئی عمل کرکے اسے بے حد بیمار اور لاغر کر دیا اور اسے اپنے کمرے میں جا کر آرام کرنے کی ہدایات دیں۔ شہزادی ساسان جادو کا پتلا وہاں سے غائب ہو کر اس کے کمرے میں چلا گیا۔

" اب ٹھیک ہے ناں نانی اماں"۔ تمام عمل کرکے شہزادی ساسان جادو نے بوڑھی ملکہ اشماکا جادو سے پوچھا جو اس دوران بالکل خاموش رہی تھی۔

" ہاں ٹھیک ہے"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تو پھر اپنا وعدہ پورا کریں"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔

" کیسا وعدہ"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے چونک کر پوچھا۔



" آپ نے کہا تھا کہ آپ میری مدد کریں گی"۔ شہزادی ساسان جادو نے جلدی سے کہا۔

" ہاں، میں اپنی بیٹی کی مدد ضرور کروں گی ۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے منتر پڑھ کر فضا میں ہاتھ مارا تو اس کے ہاتھ میں ایک تھیلا آ گیا۔ اس تھیلے کو دیکھ شہزادی ساسان جادو چونک اٹھی۔

" یہ، یہ تھیلا تو عمروعیار کا ہے جسے وہ ہر وقت اپنے کاندھے سے لٹکائے رکھتا ہے۔ یہ آپ کے پاس کہاں سے آ گیا نانی اماں"۔ شہزادی ساسان جادو نے چونکتے ہوئے کہا۔

" یہ عمروعیار کے تھیلے جیسا ضرور ہے بیٹی مگر عمروعیار کا تھیلا نہیں ہے۔ عمروعیار اپنے تھیلے کو زنبیل کہتا ہے۔ یہ زنبیل ثانی ہے۔ تم اسے جادو تھیلا کہہ سکتی ہو۔ اس جادو تھیلے کو اپنے پاس رکھ لو۔ اس تھیلے میں بے شمار طلسماتی چیزیں ہیں۔ جو تمہارے کام آئیں گی"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے کہا اور شہزادی ساسان جادو کو جادو تھیلے کی خوبیوں کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بارے میں بتانے لگی جو تقریباً عمروعیار کی زنبیل جیسی ہی تھیں۔ زنبیل ثانی یا جادو تھیلے کی خوبیوں کا سن کر شہزادی ساسان جادو دنگ رہ گئی۔

" انتہائی حیرت انگیز۔ یہ بظاہر معمولی نظر آنے والا تھیلا اس قدر خوبیاں رکھتا ہے۔ اوہ نانی اماں آپ مجھے واقعی دنیا کا یہ بہت بڑا اور انتہائی قیمتی تحفہ دے رہی ہیں۔ میں اس کے لئے آپ کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہوگا"۔ شہزادی ساسان جادو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب جاؤ۔ عمروعیار کے پاس جاؤ اور اسے جادو تھیلے میں بند کرکے وادی کاغار میں لے جاؤ۔ اپنا روپ بدل لو اور عمروعیار پر اس وقت تک اپنے آپ کو ظاہر نہ ہونے دینا جب تک تمہارا باپ کامیاب ہو کر واپس طلسم ہوشربا نہ پہنچ جائے اور اسے اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ اس نے واقعی عمروعیار کو ہلاک کر دیا ہے"۔ بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے شہزادی ساسان جادو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے شہزادی ساسان جادو کو



جادو تھیلے اور اس میں موجود چیزوں کے استعمال کا طریقہ بتایا اور اسے مزید ہدایات دے کر وہاں سے رخصت کر دیا۔ شہزادی ساسان جادو، جادو تھیلا پا کر بہت خوش تھی۔ جادو تھیلے کو اس نے اپنے کاندھے پر لٹکا لیا اور محل کی چھت پر آ گئی۔ چھت بہت بڑی اور وسیع تھی۔ شہزادی ساسان جادو نے جادو تھیلے میں ہاتھ ڈال کر ایک سرخ رنگ کا قالین نکالا اور اسے کھول کر چھت پر بچھا دیا اور اس پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔

" سرخ قالین مجھے اس جگہ لے چلو جہاں عمروعیار موجود ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے سرخ قالین کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ اس کا اتنا کہنا تھا کہ اسی لمحے قالین میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ ساسان جادو کو لئے اوپر اٹھتا چلا گیا۔

جادونگری یا عمروعیار کے علاقے کے لوگ اسے قالین پر اس طرح اڑتے نہ دیکھ لیں اسی لئے شہزادی ساسان جادو نے اپنے اور قالین کے گرد ایک حصار کھینچ لیا تھا جس کی وجہ سے وہ اور قالین غائب ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



گئے تھے ۔ غیبی حالت میں قالین اسے لئے ہوئے کافی
بلندی پر آ گیا اور پھر اس نے رخ موڑا اور شہزادی
ساسان جادو کو لئے ہوئے نہایت تیزی سے بغداد کی
طرف اڑتا چلا گیا۔



"کیا تم صحیح کہہ رہے ہو۔ شعلہ جادو سے عمرو عیار کو
بچانے والی کیا واقعی میری بیٹی شہزادی ساسان جادو
ہی ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصے اور نفرت زدہ
انداز میں شاگون جن کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"شہزادی صاحبہ نے اپنا روپ بدل رکھا ہے آقا۔
لیکن میں نے انہیں پہچان لیا ہے وہ شہزادی ساسان
جادو ہی ہیں"۔ شاگون جن نے بڑے اعتماد بھرے
لہجے میں جواب دیا۔

"ہونہہ، مگر شہزادی ساسان جادو تو جادو نگری میں
ہے اور میں نے ملکہ اشماکا جادو کو سختی سے حرمات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



دے رکھے ہیں کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے ساسان جادو وہیں رہے گی پھر وہ جادونگری سے باہر کیسے آ گئی۔ ملکہ اشماکا جادو نے اسے جادونگری سے باہر کیسے جانے دیا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

" میں کیا بتا سکتا ہوں آقا"۔ شاگون جن نے کندھے اچکائے۔

" ہونہہ، ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔ اگر بوڑھی ملکہ اشماکا جادو نے شہزادی ساسان جادو کو جادونگری سے باہر جانے میں اس کی مدد کی ہے اور ساسان جادو عمروعیار کو بچانے کے لئے میری راہ میں آ رہی ہے تو میں ان دونوں کی غداری پر انہیں ہرگز معاف نہیں کروں گا۔ ان دونوں کو میں ایسی بھیانک سزائیں دوں گا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس نے جلدی سے ایک منتر پڑھ کر اپنے ہاتھ کی ایک انگلی کو دائرے کی طرح گھماتے ہوئے سامنے جھٹکا تو ایک کڑاکا ہوا اور اس کے سامنے ایک سرخ رنگ کی



کھوپڑی آ نمودار ہوئی جو بے حد لمبی تھی۔ اس کے ناک اور منہ کے سوراخوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور اس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں جیسے ان میں انگارے جل رہے ہوں۔

" سرخ کھوپڑی جادونگری میں جاؤ اور پتہ لگا شہزادی ساسان جادو کہاں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" جو حکم آقا"۔ سرخ کھوپڑی نے کڑکڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔ ایک بار پھر کڑاکا ہوا اور سرخ کھوپڑی جس طرح وہاں نمودار ہوئی تھی اسی طرح وہاں سے غائب ہو گئی۔

" عمروعیار کہاں ہے۔ اس کا پتہ لگاؤ"۔ سرخ کھوپڑی کے جانے کے بعد شہنشاہ افراسیاب نے شاگون جن سے مخاطب ہو کر کہا۔ شاگون جن نے آنکھیں بند کیں پھر کھول دیں۔

" حیرت ہے"۔ اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

" کیا مطلب"۔ شہنشاہ افراسیاب نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ابھی چند لمحے قبل میں نے دیکھا تھا کہ شہزادی ساسان جادو عمرو عیار کو لے کر کہیں غائب ہو گئی ہے۔ عمرو عیار مجھے کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر اب ....." شاگون جن نے حیران لہجے میں کہا۔

"مگر اب۔ اب کیا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے پوچھا۔

"میں عمرو عیار کو دیکھ رہا ہوں آقا وہ بغداد کے بازاروں میں گھومتا پھر رہا ہے"۔ شاگون جن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے خود ہی یقین نہ آ رہا ہو کہ اس نے جسے دیکھا ہے وہ عمرو عیار ہی ہے۔

"بغداد کے بازاروں میں گھوم رہا ہے۔ اوہ ٹھہرو میں اس پر وار کرتا ہوں۔ تم عمرو عیار کو دیکھو اور دیکھو اس پر میرے وار کا کیا اثر ہوتا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو شاگون جن نے اثبات میں سر ہلا کر آنکھیں بند کر لیں۔

"مجھے ساتھ ساتھ بتاتے رہو وہ کیا کر رہا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اسے حکم دیا۔

"عمرو عیار اس وقت ایک پھل فروش کے پاس کھڑا اس سے پھل خرید رہا ہے آقا"۔ شاگون جن نے



بتایا تو شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے جلدی سے اپنے سر کے چند بال توڑے اور اس پر منتر پڑھ کر پھونکا اور انہیں زمین پر پھینک دیا۔ بال جیسے ہی زمین پر گرے ایک جھماکا ہوا اور افراسیاب کے بال یکلخت سات بڑے بڑے سیاہ ناگ بن گئے اور کنڈلی مار کر اپنے پھن اٹھا کر کھڑے ہو گئے اور سرخ سرخ زبانیں نکال کر زور زور پھنکارنے لگے۔

شہنشاہ افراسیاب نے زمین پر زور سے پاؤں مارا تو زمین پھٹ گئی اور اس میں شگاف پڑ گیا۔

"عمرو عیار اس وقت بغداد کے ایک بازار میں موجود ہے۔ جاؤ اور جا کر اسے ہلاک کر دو۔ جاؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے ناگوں کی طرف دیکھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ ناگوں نے سر جھکا کر شہنشاہ افراسیاب کو سلام کیا اور پھن زمین پر ڈال کر ایک لیک کرتے ہوئے زمین کے شگاف میں اترتے چلے گئے جیسے ہی آخری ناگ شگاف میں داخل ہوا شگاف برابر ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" آقا عمروعیار پھلوں کی ٹوکری لئے اب اپنے گھر کی طرف جا رہا ہے"۔ شاگون جن نے کہا۔

" دیکھتے رہو۔ دیکھتے رہو میں نے پاتال کے سب سے زہریلے اور خوفناک ناگ اس کی ہلاکت کے لئے بھیج دیئے ہیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔ اس نے کچھ سوچ کر ایک بار پھر منتر پڑھ کر زمین کی طرف پھونک ماری تو زمین پھٹ گئی اور اس میں سے ایک فولادی ہاتھ نکل کر باہر آ گیا۔ اس فولادی ہاتھ میں سرخ رنگ کے شیشے کا ایک بہت بڑا گولا تھا جس میں نیلے رنگ کی روشنیاں چمک رہی تھیں۔ فولادی ہاتھ سرخ گولے کو شہنشاہ افراسیاب کے نزدیک لے آیا۔ شہنشاہ افراسیاب نے گولے پر اپنا ایک ہاتھ رکھ دیا۔ اسی لمحے گولے میں بجلیاں تڑپیں اور گولا اچانک آئینہ سامری کی طرح روشن ہو گیا۔

" عمروعیار کہاں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے سرخ گولے پر نظریں مرکوز کرتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ گولے میں تڑپتی ہوئی بجلیوں کا رنگ بدل گیا اور اس میں سے سفید روشنی خارج ہونے لگی۔



" آقا عمروعیار کے سامنے سے اچانک زمین پھٹی ہے۔ اس میں سے سات زہریلے سیاہ ناگوں نے نکل کر عمروعیار پر حملہ کر دیا ہے اور عمروعیار بری طرح سے چیختا ہوا نیچے گر پڑا ہے۔ ناگ اسے بری طرح سے کاٹ رہے ہیں۔ عمروعیار بری طرح تڑپ اور چیخ رہا ہے۔ اس کی چیخیں سن کر اس کے گرد لوگ اکٹھے ہونا شروع ہو گئے ہیں اور ناگوں کو دیکھ کر خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ ناگ عمروعیار کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔ عمروعیار کا سارا جسم لہولہان ہو چکا ہے اور اس کے جسم سے نیلے رنگ کا دھواں اٹھ رہا ہے۔ ناگوں کے زہر نے عمروعیار کے جسم کو موم کی طرح گلانا شروع کر دیا ہے۔ عمروعیار کی ہڈیاں تک گلتی جا رہی ہیں۔ آقا عمروعیار کا سارا جسم نیلا ہوتا جا رہا ہے۔ ناگ پھر بھی اس کا گوشت اور ہڈیاں کھانے میں مصروف ہیں اور اب عمروعیار ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کا جسم ساکت ہو گیا ہے۔ ناگ مسلسل اس کا گوشت نوچ رہے ہیں اور اب وہاں عمروعیار کی لاش تک کا نام نہیں رہا۔ ناگوں نے عمروعیار کو ہڈیوں سمیت نوچ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نوچ کر کھا لیا ہے۔ جس جگہ عمروعیار پر ان ناگوں نے حملہ کیا تھا وہاں نیلے رنگ کا خون بکھرا ہوا ہے۔ جس میں سے نیلا دھواں اٹھ رہا ہے"۔ اچانک شاگون جن نے کہنا شروع کر دیا جس پر شہنشاہ افراسیاب چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگا تھا اس کی توجہ سرخ گولے سے ہٹ گئی تھی۔ پھر جیسے ہی شاگون جن نے اپنی بات ختم کی شہنشاہ افراسیاب سرخ گولے کی طرف متوجہ ہو گیا اور پھر وہ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس کے سر پر محل کی چھت آ گری ہو۔

" شاگون جن"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بری طرح دھاڑتے ہوئے کہا۔

" آقا"۔ شہنشاہ افراسیاب کی دھاڑ سن کر شاگون جن نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔

" تم کہہ رہے ہو میرے جادوئی ناگوں نے عمروعیار کو ہلاک کر دیا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غضبناک انداز میں کہا۔

" جی آقا"۔ شاگون جن نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔



" تو پھر یہ کون ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے انتہائی غصیلے اور نفرت بھرے انداز میں کہا۔ شاگون جن نے آگے بڑھ کر سرخ گولے میں دیکھا تو وہ بھی بے اختیار اچھل پڑا۔ سرخ گولے میں عمروعیار نظر آ رہا تھا جو ایک جنگل میں ایک درخت سے ٹیک لگائے گہری نیند سو رہا تھا۔

" عمروعیار، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ مم، میں نے خود عمروعیار کو ناگوں کے کاٹنے سے ہلاک ہوتے دیکھا ہے آقا۔ پھر ....." شاگون جن نے سرخ گولے میں نظر آنے والے عمروعیار کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ شہنشاہ افراسیاب نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اسی لمحے وہاں جھماکا ہوا اور افراسیاب کی جادونگری میں بھیجی ہوئی سرخ کھوپڑی وہاں آ نمودار ہوئی۔ اس نے نہایت مؤدبانہ انداز میں شہنشاہ افراسیاب کو سلام کیا۔

" شہزادی ساسان جادو جادونگری میں موجود ہے آقا۔ وہ سخت بیمار ہے اور اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہے"۔ سرخ کھوپڑی نے اپنے مخصوص کڑکڑاتے ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر شہنشاہ افراسیاب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور قہر بھری نظروں سے شاگون جن کی جانب دیکھنے لگا جو سرخ کھوپڑی کی بات سن کر اور زیادہ پریشان اور حیران ہو گیا تھا۔ جیسے سرخ کھوپڑی نے کوئی انتہائی حیران کن اور انوکھی بات بتا دی ہو۔



عمرو عیار کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے بری طرح سے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھوں کے سامنے کافی دیر تک دھند چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ وہ پوری طرح سے شعور میں آتا چلا گیا۔ شعور میں آتے ہی وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو بری طرح سے چونک اٹھا کیونکہ اس وقت وہ ایک بہت بڑے میدانی علاقے میں ایک بڑی سی ہموار چٹان پر تھا۔ میدان دور دور تک بالکل خالی نظر آ رہا تھا۔ دور چاروں اطراف البتہ اونچے اونچے پہاڑ ضرور نظر آ رہے تھے جیسے یہ سارا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میدان ان پہاڑوں میں گھرا ہو۔

عمروعیار جس چٹان پر تھا اس چٹان پر آڑھی ترچھی نیلی روشنیوں کا ایک گول پنجرہ بنا ہوا تھا جو اوپر سے بھی گول تھا۔ روشنی کی لکیروں کا بنا ہوا پنجرہ اس قدر تنگ تھا کہ اس میں سے چڑیا کا بچہ بھی گزر نہیں سکتا تھا۔ عمروعیار مکمل طور پر اس عجیب و غریب پنجرے میں قید تھا۔

" یہ کون سی جگہ ہے اور یہ روشنی کی لکیروں کا پنجرہ کیا ہے، مجھے اس پنجرے میں کس نے قید کیا ہے اور میں یہاں کیسے آ گیا"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر اسے یاد آ گیا کہ وہ اپنی بیگم چاند تارا کے خوف سے بھاگ کر اپنے کمرے میں گیا تھا۔ کمرے کو اندر سے بند کر کے وہ کھڑکی کے راستے گھر سے باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ اسے ایک زوردار جھٹکا لگا تھا اور وہ دوبارہ کمرے میں آ گرا تھا اور پھر اس پر کھڑکی سے ایک جلتا ہوا شعلہ آ پڑا تھا۔ جس نے آن واحد میں اسے اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔ آگ اس کا جسم اور لباس تو نہیں جلا رہی تھی مگر



اس آگ میں اس قدر جلن اور تپش تھی جو اس کے برداشت سے باہر تھی۔ آگ کی سرخ روشنی اس کی آنکھوں کے سامنے بھی چھا گئی تھی اور پھر وہ شاید بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس دوران کیا ہوا تھا اسے کچھ معلوم نہیں تھا۔ اب اسے ہوش آیا تو وہ نہ صرف ایک وادی میں پہنچ چکا تھا بلکہ اس وقت نیلی لکیروں جیسی روشنی کے بنے ہوئے ایک پنجرے میں بھی قید تھا جو اس کے لئے واقعی حیرت ناک تھا۔

" تمہیں ہوش آ گیا عمروعیار۔ اوہ، بہت خوب۔ بہت خوب"۔ اچانک عمروعیار کو اپنے عقب میں ایک انتہائی مترنم آواز سنائی دی تو عمرو بے اختیار چونک پڑا اس نے پلٹ کر دیکھا، پنجرے کے باہر ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی کھڑی مسکرا رہی تھی۔ اس لڑکی نے شہزادیوں جیسا نہایت خوبصورت لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے سر پر ایک عجیب و غریب سنہری رنگ کا لمبوترا تاج تھا جو بڑے بڑے سنہری موتیوں کا بنا ہوا تھا۔ عمروعیار لڑکی کو دیکھ کر جس بات سے چونکا تھا وہ اس لڑکی کی بغل میں موجود تھیلا تھا جو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوبہو عمروعیار کی زنبیل جیسا نظر آ رہا تھا۔ اس کا رنگ بھی بالکل عمرو کی زنبیل کی طرح کا تھا۔

" تم، کون ہو تم"۔ عمرو نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" ایک لڑکی"۔ خوبصورت لڑکی نے جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" وہ تو مجھے بھی دکھائی دے رہی ہو۔ مگر تمہارا نام کیا ہے"۔ عمرو نے جلدی سے پوچھا۔

" تمہارا کیا خیال ہے میرا کیا نام ہونا چاہیئے "۔ خوبصورت لڑکی نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے تو تم کسی ملک کی شہزادی دکھائی دیتی ہو۔ مگر شہزادی ان ویران اور بے آباد پہاڑی وادی میں یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی"۔ عمرو نے کہا۔

" سب سمجھ میں آ جائے گا عمروعیار"۔ خوبصورت لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ، تم میرا نام بھی جانتی ہو"۔ عمرو نے اس کے منہ سے اپنا نام سن کر چونکتے ہوئے کہا۔

" نہ صرف میں تمہارا نام جانتی ہوں بلکہ تمہارے



کام بھی جانتی ہوں عمروعیار"۔ خوبصورت لڑکی جو شہزادی ساسان جادو تھی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ہوں، تو پھر تم یہ بھی جانتی ہو گی کہ مجھے یہاں کون لایا ہے اور روشنی والے اس پنجرے میں مجھے قید کس نے اود کیوں کیا ہے"۔ عمرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تمہیں یہاں میں لائی ہوں اور اس پنجرے میں بھی میں نے ہی تمہیں قید کیا ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا تو عمروعیار اثبات میں سر ہلانے لگا۔

" کیا میں اس کی وجہ جان سکتا ہوں"۔ عمرو نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

" ابھی نہیں"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔

" کیوں، ابھی کیوں نہیں"۔ عمرو نے حیرانی سے پوچھا۔

" ابھی کچھ بتانے کا وقت نہیں آیا۔ جب وقت آئے گا تو میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی"۔ شہزادی ساسان جادو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" اور وقت کب آئے گا"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اپنے وقت پر"۔ شہزادی ساسان جادو پھر مسکرائی۔

"اچھا کم از کم اپنا نام تو بتا دو"۔ عمرو نے تنگ آ کر کہا۔

"میں پہاڑوں کی شہزادی ہوں۔ اسی مناسبت سے تم مجھے پہاڑی شہزادی کہہ سکتے ہو"۔ شہزادی ساسان جادو نے بدستور مسکراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"پہاڑی شہزادی۔ یہ کیا نام ہوا"۔ عمرو نے حیران ہو کر کہا اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"کیا دیکھ رہے ہو عمرو عیار"۔ شہزادی ساسان جادو نے عمرو عیار کی جانب محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھ رہا ہوں کہ اگر آپ پہاڑی شہزادی ہیں تو آپ کے والد بزرگوار پہاڑ بادشاہ ہوں گے۔ پہاڑی ملکہ اور پتھر، مٹی اور یہاں موجود چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں یقیناً آپ کی رعایا ہوں گی"۔ عمرو نے کہا تو شہزادی ساسان جادو کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ایسا ہی سمجھ لو۔ اچھا یہ بتاؤ تمہیں اس وقت کس



چیز کی ضرورت تو نہیں ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔

"کیا آپ میری ضرورت پوری کر سکتی ہیں"۔ عمرو نے غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں، کیوں نہیں"۔ شہزادی ساسان جادو نے سر ہلا کر جواب دیا۔

"تو پھر پہلے مجھے اس پنجرے سے آزاد کر دیں۔ آپ نے تو مجھے یوں قید کر رکھا ہے جیسے میں کسی جنگل کا دم کٹا لنگور ہوں"۔ عمرو نے کہا تو شہزادی ساسان جادو ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"ابھی تمہارا اس پنجرے میں بند رہنا بہت ضروری ہے عمرو عیار۔ اگر میں نے تمہیں پنجرے سے آزاد کر دیا تو تم سخت مشکل میں آ جاؤ گے۔ میں نہیں چاہتی کہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچے۔ اس لئے فی الحال خود کو لنگور سمجھ کر ہی اس پنجرے میں قید رہو"۔ شہزادی ساسان جادو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"بہت خوب۔ آپ تو مجھے سچ مچ لنگور بنانے پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تل گئی ہیں اچھی شہزادی۔ کم از کم یہ ہی بتا دیں کہ آپ کن مشکلات کا ذکر کر رہی ہیں اور آپ کے کاندھے پر یہ جو تھیلا لٹکا ہوا ہے یہ کیا ہے"۔ عمرو نے کہا۔

" تمہارے ہر سوال کا میں تمہیں جواب دوں گی عمروعیار مگر ابھی نہیں۔ ابھی میں نے ایک نہایت ضروری کام سے جانا ہے۔ تم آرام کرو۔ میں تمہارے پاس ایک خادمہ چھوڑے جا رہی ہوں اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو اس سے طلب کر لینا۔ وہ تمہیں اس پنجرے اور وادی سے آزادی دلانے کے سوا تمہارے ہر کام آئے گی"۔ شہزادی ساسان جادو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ عمروعیار کچھ کہتا شہزادی ساسان جادو نے چٹکی بجائی تو اس کے قریب ایک نہایت خوبصورت کنیز آ نمودار ہوئی۔

" اس کا نام کاچنی ہے اور کاچنی یہ عمروعیار ہے۔ میں تمہیں اس کی خدمت پر مامور کر رہی ہوں۔ عمروعیار کے ہر حکم کی تعمیل کرنا تمہاری ذمہ داری



ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے پہلے عمروعیار سے اور پھر کنیز کاچنی کو عمروعیار کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔ جواب میں کنیز کاچنی نے مؤدبانہ انداز میں سر ہلا دیا۔ شہزادی ساسان جادو نے اپنے ہاتھ دائیں بائیں لہرائے اور اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔ یہ دیکھ کر عمروعیار نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ نجانے یہ پہاڑی شہزادی کون تھی۔ اس نے عمرو کو آگ کے شعلوں میں کیوں جلانے کی کوشش کی تھی۔ یہ کون سی جگہ تھی جہاں اسے روشنی کی لکیروں والے پنجرے میں قید کیا گیا تھا۔ شہزادی اسے اپنے بارے میں بھی کچھ نہیں بتا رہی تھی۔ اس کا مقصد کیا تھا وہ اس سے کیا چاہتی تھی اور اب ایک کنیز کاچنی کو چھوڑ کر کہاں غائب ہو گئی تھی۔ اس کے انداز اور اس کی باتوں سے عمروعیار کو کم از کم یہ اندازہ ضرور ہو گیا تھا کہ وہ کوئی عام شہزادی نہیں ہے اور وہ یقیناً کوئی جادوگرنی بھی ہے۔ کنیز کو جس طرح اس نے چٹکی بجا کر حاضر کیا تھا اور خود جس انداز میں ہاتھ لہرا کر غائب ہوئی تھی اس طرح کوئی جادوگرنی ہی کر سکتی تھی۔ عمروعیار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہاڑی شہزادی کے متعلق جتنا سوچتا جا رہا تھا اتنا ہی الجھا جا رہا تھا۔

کاچنی نامی کنیز عمروعیار کے پنجرے کے سامنے کسی بے جان مورتی کی طرح کھڑی تھی۔ وہ پلکیں تک نہ جھپکا رہی تھی۔ عمرو چند لمحے غور سے اس کی جانب دیکھتا رہا پھر اس سے رہا نہ گیا اس نے پہاڑی شہزادی کے بارے میں کنیز کاچنی سے کچھ پوچھنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ اچانک پنجرے کے گرد یکے بعد دیگرے نو جھماکے ہوئے اور وہاں یکلخت ایک جیسی شکلوں والے نہایت خوفناک نو جادوگر آ نمودار ہوئے۔



"شاگون جن"۔ شہنشاہ افراسیاب نے خوفناک نظروں سے شاگون جن کی جانب دیکھتے ہوئے غراتے ہوئے کہا۔

"آقا"۔ شاگون جن نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری طاقتوں کو کیا ہو گیا ہے۔ تم تو دنیا کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ طاقتور جادوگر جن ہو۔ تم نے پہلے کہا تھا کہ عمروعیار کو شعلہ جادو سے میری بیٹی شہزادی ساسان جادو نے بچایا ہے۔ اب تم بتا رہے ہو کہ تم نے پاتال ناگوں کو دیکھا ہے جنہوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے بغداد کے ایک بازار میں عمروعیار کو ہلاک کرکے اس کی ہڈیوں تک کو کھا لیا ہے۔ لیکن عمروعیار تو زندہ ہے اور جنگل میں پڑا سو رہا ہے اس کے علاوہ میری بیٹی ساسان جادو بھی جادونگری میں موجود ہے۔ یہ سب کیا ہے۔ تمہاری سمندر کی گہرائیوں اور پاتال کی آخری تہہ تک جھانکنے والی طاقت کو کیا ہو گیا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے شاگون جن کی جانب غضبناک نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

" آقا۔ مم، میں ....." شاگون جن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس کی آنکھیں اور چہرہ حیرت اور پریشانی سے بری طرح بگڑا ہوا تھا جیسے اسے سمجھ میں ہی نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کہے اور کیا نہ کہے۔

" ہونہہ، سرخ کھوپڑی۔ تم بتاؤ کیا تم نے جادونگری کے جادو محل میں شہزادی ساسان جادو کو خود دیکھا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے ہنکارہ بھرتے ہوئے سرخ کھوپڑی سے پوچھا۔

" جی آقا۔ شہزادی ساسان جادو اپنے کمرے میں موجود تھی۔ اسے تیز بخار تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اس



قدر کمزور ہو گئی ہے کہ بستر سے بھی نہیں اٹھ سکتی۔ ملکہ اشماکا جادو اور جادونگری کے وزیر اور کئی طبیب ان کے پاس موجود ہیں"۔ سرخ کھوپڑی نے جواب دیا تو شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی کے عالم میں بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ سرخ کھوپڑی بھی جھوٹ نہیں بول رہی تھی اور شاگون جن نے جو بتایا تھا وہ بھی غلط نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ شاگون جن کو سامری جادوگر کی روح نے بطور خاص شہنشاہ افراسیاب کا محافظ بنا کر بھیجا تھا اور اس کی طاقتوں اور صلاحیتوں سے شہنشاہ افراسیاب پوری طرح سے واقف تھا۔ پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ شاگون جن اس سے جھوٹ بولتا۔

" ہونہہ، کہیں نہ کہیں گڑبڑ ضرور ہے۔ مجھے اس گڑبڑ کا پتہ لگانا ہوگا۔ یہ بہت ضروری ہے۔ بہت ہی ضروری"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" سرخ کھوپڑی پاتال میں جاؤ اور آگ کی دلدل سے انسانی چہرے والے نیلے اژدہے کو بلا کر لاؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے سرخ کھوپڑی کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ اس کا حکم سن کر سرخ کھوپڑی زوردار کڑاکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھ وہاں سے غائب ہو گئی۔

" آقا، میں ....." سرخ کھوپڑی کے جانے کے بعد شاگون جن نے شہنشاہ افراسیاب سے مخاطب ہو کر کچھ کہنا چاہا۔

" چپ رہو۔ پہلے مجھے عمروعیار کا انتظام کرنے دو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اسے بری طرح سے جھڑکتے ہوئے کہا تو شاگون جن سہم کر خاموش ہو گیا۔ شہنشاہ افراسیاب روشن گولے کی طرف دیکھنے لگا جہاں عمروعیار بدستور جنگل میں ایک درخت سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کئے سو رہا تھا۔ عمروعیار کو دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کی آنکھوں میں بے پناہ نفرت ابھر آئی۔ اس نے جلدی جلدی کوئی منتر پڑھا اور دونوں ہاتھ کھول کر گولے کی طرف جھٹک دیئے ۔ عمروعیار کے سامنے دو جھماکے ہوئے اور اچانک اس کے سامنے دو بڑے بڑے اور انتہائی جسیم اور طاقتور شیر آ نمودار ہوئے ۔ ان میں سے ایک شیر نے اپنا بھاڑ جیسا منہ کھول کر زوردار دھاڑ ماری تو شہنشاہ افراسیاب نے عمروعیار کو بری طرح سے بوکھلا کر



آنکھیں کھولتے دیکھا اور پھر وہ اپنے سامنے دو بڑے اور خوفناک شیروں کو دیکھ کر اور زیادہ بوکھلا گیا۔

" ارے باپ رے۔ اتنے بڑے بڑے شیر۔ یہ کہاں سے آ گئے"۔ عمروعیار کے حلق سے بوکھلائی ہوئی آواز نکلی۔ اس کے چہرے پر بے پناہ خوف ابھر آیا تھا اور اس نے اس بری طرح سے کانپنا شروع کر دیا تھا جیسے یکلخت اسے شدید سردی لگنا شروع ہو گئی ہو۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ موت کے خوف سے کانپ رہا ہے بدبخت عمروعیار"۔ شہنشاہ افراسیاب نے عمروعیار کو کانپتے دیکھ کر زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمروعیار نے چھلانگ لگائی اور تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ وہ " بچاؤ۔ بچاؤ۔ شیر آ گئے ۔ شیر آ گئے"۔ کہتا ہوا چیخ رہا تھا۔ اسے اس طرح بزدلوں کی طرح بھاگتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کے قہقہے اور زیادہ بلند ہو گئے ۔

" جاؤ۔ اس کے پیچھے جاؤ اور اس کی بوٹیاں اڑا دو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے چیختے ہوئے کہا اسی لمحے شیر اپنی جگہ سے اچھلے اور انہوں نے نہایت تیزی سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمروعیار کے پیچھے بھاگنا شروع کر دیا۔

" ارے باپ رے۔ شیر میرے پیچھے آ رہے ہیں۔ مجھے بچاؤ۔ بچاؤ۔ ورنہ شیر میری بوٹیاں اڑا دیں گے"۔ عمروعیار نے شیروں کو اپنے پیچھے آتے دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور اپنے بھاگنے کی رفتار اور بڑھا دی۔ مگر شیروں کی رفتار عمروعیار سے کہیں زیادہ تھی وہ دیکھتے ہی دیکھتے عمروعیار کے سر پر پہنچ گئے اور پھر ایک شیر نے دھاڑتے ہوئے زقند لگائی اور تقریباً اڑتا ہوا عمروعیار پر جا پڑا۔ عمروعیار کے منہ سے نکلنے والی چیخ بے حد کربناک تھی۔ شیر نے اسے نیچے گرا لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ عمروعیار کچھ کرتا شیر نے اپنا بھرپور پنجہ اس کی گردن پر مار دیا۔ دوسرے ہی لمحے عمروعیار کا سر اس کے تن سے جدا ہو کر اڑتا ہوا دور جا گرا۔



ان نو جادوگروں کے سر اور داڑھی مونچھوں کے بال بے تحاشہ بڑھے ہوئے تھے اور ان کے سر کے بال سرکنڈوں کی طرح سخت اور کھڑے تھے ۔ انہوں نے لبادے نما سیاہ لباس پہن رکھے تھے جن کے سینوں پر جادوگروں کے مخصوص ہڈیوں اور کھوپڑیوں کے نشان بنے ہوئے تھے ۔ ان جادوگروں کے ہاتھوں میں ایک جیسی ہی تلواریں تھیں۔

جیسے ہی وہ نو جادوگر وہاں نمودار ہوئے ۔ شہزادی سناسان جادو کی کنیز کاچنی جو عمروعیار کی خدمت پر مامور تھی انہیں دیکھ کر بوکھلا گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



" جلاد جادوگر۔ جلاد جادوگر آ گئے ۔ جلاد جادوگر آ گئے"۔ اس نے خوف سے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔ ان کی خوفناک شکلیں دیکھ کر عمرد بھی کسی قدر پریشان ہو گیا تھا۔ جادوگر خوفناک نظروں سے عمروعیار کی جانب ہی دیکھ رہے تھے ۔ ان کے انداز بے حد جارحانہ نظر آ رہے تھے ۔

" اس کا جادو پنجرہ توڑ دو اور اسے ہلاک کر کے اس کے جسم کی بوٹیاں اڑا دو"۔ ایک خوفناک شکل والے جادوگر نے چیختے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اس کا حکم سن کر دو جادوگر آگے بڑھے اور انہوں نے تلواریں اٹھا کر زور زور سے روشنی کی لکیروں کے بنے ہوئے پنجرے پر مارنا شروع کر دیں۔ ان کی تلواریں جیسے ہی روشنی کی لکیروں پر پڑتیں یوں آواز آتی جیسے ان کی تلواریں فولاد سے ٹکرا رہی ہو۔

" ارے، ارے رک جاؤ۔ کون ہو تم، کیا چاہتے ہو"۔ جادوگروں کو پنجرے پر تلواریں مارتے دیکھ کر عمروعیار نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔



" ہم جلاد جادوگر ہیں اور تمہیں ہلاک کرنے آئے ہیں"۔ اسی جادوگر نے کڑکدار لہجے میں کہا جس نے دوسرے جادوگروں کو پنجرہ توڑنے اور عمروعیار کو ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا۔

" جلاد جادوگر۔ اوہ مگر تم مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو۔ میری تم سے کیا دشمنی ہے"۔ عمرو نے جلدی سے کہا۔

" تم پہاڑی شہزادی تاباشا کے محافظ ہو اور تم ہمارے آقا شاگار جادوگر کے دشمن ہو۔ اس سے پہلے کہ تم پہاڑی شہزادی کے ساتھ مل کر ہمارے آقا کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کی کوشش کرو ہم تمہارا خاتمہ کر دیں گے"۔ جلاد جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" شاگار جادوگر۔ مگر میں کسی شاگار جادوگر کو نہیں جانتا پھر مجھے کیا ضرورت ہے اسے کسی قسم کا نقصان پہنچانے کی"۔ عمرو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

" نہیں جانتے تو تمہیں پہاڑی شہزادی بتا دے گی۔ ہم یہی چاہتے ہیں کہ تمہیں ہمارے آقا شاگار جادوگر کے متعلق کچھ معلوم نہ ہونے پائے ۔ نہ تمہیں آقا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کے بارے میں کچھ معلوم ہوگا اور نہ ہی تم اس کے خلاف کوئی قدم اٹھا پاؤ گے"۔ جلاد جادوگر نے کہا۔ دوسرے جادوگر بدستور روشنی کی لکیروں والے پنجرے پر تلواروں سے ضربیں لگا رہے تھے۔ پھر جو ایک بار تلوار روشنی کی لکیروں کے پنجرے پر پڑی ایک جھماکا ہوا اور دوسرے ہی لمحے روشنی کی لکیروں کا بنا ہوا پنجرہ وہاں سے غائب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر عمروعیار بری طرح سے اچھل پڑا۔

" بہت خوب۔ اب عمروعیار کو پکڑو اور اس کے ٹکڑے اڑا دو"۔ پنجرے کو غائب ہوتا دیکھ کر جلاد جادوگر نے چیختے ہوئے کہا۔ دوسرے جلاد جادوگر تلواریں لئے ہوئے عمرو کی جانب بڑھے مگر اسی لمحے عمروعیار نے چیتان سے چھلانگ لگائی اور جادوگروں کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ اس سے پہلے کہ جادوگر پلٹ کر اس پر حملہ آور ہوتے عمرو نے جلدی سے اٹھ کر ایک طرف دوڑ لگا دی۔

" پکڑو، پکڑو اسے۔ جانے نہ پائے"۔ جلاد جادوگر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو تمام جادوگر



غضبناک انداز میں چیختے ہوئے عمرو کے پیچھے لپک پڑے۔ ان کی رفتار بے حد تیز تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ عمرو کے سر پر پہنچ گئے اور انہوں نے ایک بار پھر عمروعیار کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ اسی لمحے وہ جادوگر جو عمروعیار سے مخاطب ہوا تھا اپنی جگہ سے اچھلا اور اڑتا ہوا ان جادوگروں کے قریب آ گیا جنہوں نے عمرو کو گھیر رکھا تھا۔ وہ جادوگر شاید دوسرے جلاد جادوگروں کا سردار معلوم ہوتا تھا کیونکہ سوائے اس کے دوسرا کوئی جادوگر بات نہیں کر رہا تھا۔

" تم ہمارے ہاتھوں بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے عمروعیار۔ موت تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ تمہیں ہلاک کرکے ہم پہاڑی شہزادی کو بھی تلاش کر لیں گے اور اسے بھی ہلاک کر دیں گے"۔ سردار جلاد جادوگر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہونہہ، کس کی موت کس کے ہاتھوں ہوتی ہے اس کا ابھی پتہ چل جائے گا نامرادو"۔ عمرو نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا اور جلدی سے زنبیل سے تلوار حیدری اور ڈھال ابراہیمی نکال لی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" اوہ، تو تم جلاد جادوگروں کا مقابلہ کرو گے۔ تم"۔ سردار جلاد جادوگر نے عمرو کو تلوار نکالتے دیکھ کر اس کا مذاق اڑانے والے لہجے میں کہا۔

" ہنہیں، میں ہنہیں۔ میرا باپ تم جلاد جادوگروں کا مقابلہ کرے گا۔ احمق کے بچے تلوار میرے ہاتھ میں ہے تو ظاہر ہے میں ہی تمہارا مقابلہ کروں گا"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے عمروعیار"۔ سردار جلاد جادوگر نے کہا۔

" کیوں، کیا میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے جو میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا"۔ عمرو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" ہم شاگار جادوگر کے غلام ہیں۔ شاگار جادوگر نے ہمیں بے پناہ طاقتیں دے رکھی ہیں جن کا مقابلہ کرنا تم جیسے معمولی اور بے وقوف انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ حملہ کرو اور اس کے ٹکڑے اڑا دو"۔ سردار جلاد جادوگر نے پہلے عمروعیار سے اور پھر اپنے ساتھی جادوگروں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ اس کا حکم



سن کر جلاد جادوگر تیزی سے حرکت میں آئے اور تلواروں سے عمروعیار پر پل پڑے مگر عمروعیار کے ہاتھ میں تلوار حیدری اور ڈھال ابراہیمی تھی اس نے جادوگروں کی تلواروں کے وار تلوار حیدری اور ڈھال ابراہیمی پر روکے اور انہیں پورے زور سے پیچھے دھکیل دیا۔ جلاد جادوگر پیچھے ہٹے مگر پھر تیزی سے تلواریں لہراتے ہوئے عمروعیار پر حملہ آور ہو گئے۔ فضا تلواروں کی چھنکار سے گونج اٹھی تھی۔ عمرو انتہائی مہارت سے ان آٹھ جادوگروں کے بیچ میں گھرا ان کے حملے روک رہا تھا۔ جادوگروں کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چل رہے تھے۔ مگر عمروعیار کو بھی شمشیرزنی میں مہارت کا درجہ حاصل تھا وہ ایک ٹانگ پر اچھل اچھل کر گھومتے ہوئے ان کے حملوں سے خود کو بچا رہا تھا۔

عمروعیار نے جلاد جادوگروں کو چکمہ دیتے ہوئے خود کو ان کے گھیرے سے نکالا اور پھر اس نے بھی ان جادوگروں پر نہایت ماہرانہ انداز میں حملہ کرنا شروع کر دیا اور پھر اس کی تلوار جیسے ہی ایک جلاد جادوگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو لگی ایک دھماکہ ہوا اور وہ جادوگر یکلخت مٹی کا ڈھیر بن کر زمین پر گرتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر عمروعیار کی ہمت بندھ گئی اس نے اور زیادہ تیزی اور جارحانہ انداز میں جادوگروں پر تلوار چلانا شروع کر دی۔ جس جادوگر کو اس کی تلوار چھوتی دھماکا ہوتا اور اس جادوگر کا جسم یکلخت مٹی کے ڈھیر میں تبدیل ہو کر زمین پر گر جاتا۔ دیکھتے ہی دیکھتے عمرو نے ان آٹھوں جادوگروں کو مٹی کا ڈھیر بنا کر زمین بوس کر دیا۔ اب اس کے سامنے فضا میں معلق سردار جلاد جادوگر تھا جو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمروعیار کی جانب دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ ایک دبلا پتلا انسان اس طرح آٹھ جلاد جادوگروں کو ختم کر سکتا ہے۔

" اب تم کیا ارادہ رکھتے ہو گیڈر جادوگر۔ نیچے آتے ہو یا میں اوپر آ کر تمہارا خاتمہ کروں"۔ عمرو نے سردار جلاد جادوگر کی جانب طنز بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" تت، تم، تم نے میرے آٹھ جلاد جادوگروں کو



فنا کر دیا۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ سردار جلاد جادوگر کے منہ سے ہکلاہٹ زدہ آواز نکلی۔

" یہ اس طرح ہو گیا میرے گیڈر جادوگر کہ ان جلاد جادوروں کا مقابلہ میں کر رہا تھا۔ میں موت جادوگراں، عیار زماں، شعلہ تپاں، برق رواں خواجہ عمروعیار ہوں"۔ عمرو نے سینہ ٹھونکتے ہوئے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ، اوہ تم تو واقعی انتہائی خطرناک انسان ہو۔ تم، اوہ اس کا مطلب ہے تم واقعی شاگار جادوگر تک پہنچ جاؤ گے اور اسے ہلاک کرکے اس کا سارا سونار خزانہ بھی حاصل کر لو گے"۔ سردار جلاد جادوگر نے جیسے بے خیالی میں کہا۔

" سونار خزانہ، کیا مطلب۔ تم نے سونار خزانے کا نام لیا ہے ناں"۔ سونار خزانے کا نام سن کر عمروعیار نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" سونار خزانہ۔ نن، نہیں۔ نہیں میں نے کسی سونار خزانے کا نام نہیں لیا۔ میں، اوہ یہ میں کیا کر رہا ہوں۔ تم میرے آقا شاگار جادوگر کے دشمن ہو اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تم نے میری آنکھوں کے سامنے میرے آٹھ جلاد جادوگر ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور میں احمق تم سے باتیں کر رہا ہوں۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ سردار جلاد جادوگر کو جیسے ہوش آ گیا۔ اس نے جلدی سے فضا میں ہاتھ لہرایا اس کے ہاتھ میں ایک کمان آ گئی۔ سردار جلاد جادوگر نے دوسرا ہاتھ فضا میں مارا تو اچانک اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا تیر نظر آنے لگا۔ وہ جلدی جلدی تیر کمان پر چڑھانے لگا۔ یہ دیکھ کر عمرو عیار بھی تیزی سے حرکت میں آ گیا۔ اس نے تلوار حیدری اور ابراہیمی ڈھال جلدی سے زنبیل میں ڈالی اور زنبیل سے ایک سفید رنگ کی چھوٹی سی گیند نکال لی۔ اس سے پہلے کہ سردار جلاد جادوگر کمان پر تیر چڑھا کر عمرو عیار کا نشانہ باندھتا۔ عمرو کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ گیند اس کے ہاتھ سے نکل کر برق رفتاری سے سردار جلاد جادوگر کی طرف بڑھی اور عین اس کی ناک سے ٹکرا کر ایک دھماکے سے پھٹ گئی۔ گیند کے پھٹتے ہی اس میں سے سیاہ رنگ کا دھواں نکلا اور سردار جلاد جادوگر



کے چہرے کے گرد چھا گیا۔ دوسرے ہی لمحے سردار جلاد جادوگر کے ہاتھوں سے پہلے کمان اور پھر تیر گرا اور پھر وہ خود بھی جیسے بے جان ہو کر دھب سے نیچے آ گرا اور بے ہوش ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اور پھر دونوں شیر یکلخت عمرو عیار پر پل پڑے انہوں نے نوکیلے پنجے مار مار کر عمرو عیار کے ٹکڑے اڑا دیئے تھے ۔ صرف عمرو عیار کا سر سلامت تھا جو ایک طرف پڑا تھا۔ اس کی آنکھیں اور منہ کھلا ہوا تھا۔ ٹھیک اسی لمحے سرخ گولا تاریک ہو گیا۔

" اوہ، یہ کیا۔ یہ طلسمی گولا تاریک کیوں ہو گیا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب جو بڑی دلچسپی سے شیروں کو عمرو عیار کی بوٹیاں اڑاتے دیکھ رہا تھا سرخ گولے کے تاریک ہونے پر بری طرح سے چونک اٹھا۔ اس نے جلدی سے منتر پڑھ کر گولے پر پھونک ماری مگر سرخ



گولا روشن نہ ہوا۔

" یہ کیا معاملہ ہے۔ طلسمی گولا روشن کیوں نہیں ہو رہا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے گولے پر بار بار منتر پڑھ کر پھونکتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے زمین بری طرح سے لرزنا شروع ہو گئی۔ ساتھ ہی تیز گڑگڑاہٹ کی آواز آنے لگی۔

" اوہ شاید آتشی دلدل سے انسانی چہرے والا نیلا اژدہا آ رہا ہے"۔ شاگون جن نے جلدی سے کہا۔

" ہاں اور شاید اس کے آنے کی وجہ سے طلسمی گولا روشن نہیں ہو رہا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔ اسی لمحے زمین پھٹی اور اس میں سے ایک بہت بڑے اور خوفناک نیلے رنگ کے اژدہے نے باہر آنا شروع کر دیا۔ اس اژدہے کا سر انسانی تھا۔ اس کا چہرہ بھی نیلے رنگ کا تھا اور اس کا سر گنجا تھا، کان بڑے بڑے، ناک موٹی اور ہونٹ بے حد پتلے پتلے تھے ۔ اس کی آنکھیں بھی گول تھیں۔ سب سے حیران کن بات یہ تھی کہ اس کے سر کی طرح اس کے چہرے پر بھی کسی بال کا نام و نشان تک نظر نہ آ رہا تھا یہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تک کہ اس کی پلکوں اور بھنوؤں کے بال بھی غائب تھے ۔ اژدے کا آدھا جسم زمین تھا اور آدھا زمین سے باہر۔

" زاگار اژدہا حاضر ہے آقا۔ آپ نے مجھے یاد فرمایا تھا"۔ انسانی چہرے والے اژدہے نے نہایت مؤدبانہ انداز میں شہنشاہ افراسیاب کو سلام کرتے ہوئے انسانی آواز میں کہا۔

" ہاں زاگار۔ ہم نے تمہیں ایک خاص کام کے لئے بلایا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" حکم آقا"۔ انسانی چہرے والے زاگار اژدہے نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

" ٹھہرو۔ شاگون جن تم جاؤ اور رانگا جنگل سے عمروعیار کا کٹا ہوا سر اٹھا لاؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے پہلے زاگار اژدہے اور پھر شاگون جن کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

" جو حکم آقا"۔ شاگون جن نے مؤدبانہ انداز میں سر ہلا کر کہا۔ اس نے اپنے جسم کو گھمایا دوسرے ہی لمحے اس نے کسی لٹو کی طرح گھومنا شروع کر دیا اور



دیکھتے ہی دیکھتے اس کے گھومنے کی رفتار اس قدر تیز ہو گئی کہ وہ سبز رنگ کا ایک گھومتا ہوا بگولا نظر آنے لگا۔ پھر شاگون جن اسی طرح بگولا بنے ہوئے چکراتا ہوا وہاں سے نکل کر غائب ہو گیا۔

" زاگار اژدہے۔ تم جانتے ہو ہم نے طلسم ہوشربا چھوڑ دیا ہے"۔ شاگون جن کے جانے کے بعد شہنشاہ افراسیاب نے انسانی چہرے والے اژدہے زاگار سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جانتا ہوں آقا اور یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ نے اپنا تخت و تاج سامری جادوگر کی سب سے بڑی طاقت سرخ شیطانی کھوپڑی کے حصول کے لئے چھوڑا ہے۔ سامری جادوگر کی روح نے آپ پر یہ شرط عائد کی ہے کہ آپ پاتال میں موجود اس کے بت کے قدموں میں عمروعیار کا سر رکھیں تب وہ آپ کو سرخ شیطانی کھوپڑی دیں گے"۔ نیلے اژدہے زاگار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں، یہی بات ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اپنی بیگم اور دربار کے تمام درباری جادوگروں کے سامنے

قسم کھائی ہے کہ جب تک ہم عمروعیار کو ہلاک نہ کریں گے۔ اس وقت تک واپس طلسم ہوشربا نہیں جائیں گے اور اگر چالیس روز تک ہم کسی بھی طرح عمروعیار کو ہلاک کرنے میں ناکام رہے تو ہم خود کو فنا کر لیں گے۔ اس لئے عمروعیار کو ہلاک کرنا اب ہمارے لئے ازحد ضروری ہو گیا ہے۔ ہم نے سامری جادوگر کے محافظ شاگون جن کو اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے جس کی مدد سے ہم عمروعیار پر سب سے بڑا شیطانی حربہ استعمال کرنا چاہتے تھے ۔ اس کے علاوہ شاگون جن کے پاس اس دنیا کے آخری سرے تک دیکھنے کی طاقت ہے۔ وہ آنکھیں بند کرکے پاتال کی گہرائیوں میں بھی جھانک لیتا ہے۔ ہم نے عمروعیار پر سب سے پہلے شعلہ جادو سے حملہ کیا تھا۔ عمروعیار پر شعلہ جادو کا وار ہوتے ہوئے شاگون جن نے خود دیکھا تھا اور پھر اس نے بعد میں مجھے بتایا تھا کہ عمروعیار زندہ بچ گیا ہے۔ اسے میری بیٹی شہزادی ساسان جادو بچا کر اپنے ساتھ لے گئی ہے۔ جبکہ میری بیٹی جادونگری میں موجود ہے اور بیمار ہے۔ میں نے شاگون جن سے پھر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



پوچھا کہ عمروعیار کہاں ہے تو اس نے بتایا کہ وہ بغداد کے بازار میں موجود ہے۔ تب میں نے عمروعیار پر پاتال کے سیاہ زہریلے ناگ حملہ کرنے کے لئے بھیج دیئے ۔ شاگون جن اس وقت تک عمروعیار کو دیکھتا رہا جب ناگوں نے عمروعیار پر حملہ کرکے اس کی ہڈیوں اور گوشت کو نوچ نوچ کر ختم نہیں کر دیا۔ مگر کافی دیر گزر گئی اور عمروعیار کا کٹا ہوا سر میرے پاس نہیں پہنچا اور نہ ہی میرے ناگ واپس آئے تو میں نے پاتال سے سرخ طلسمی گولا یہاں بلا لیا اور اسے روشن کیا تو مجھے اس میں عمروعیار زندہ حالت میں نظر آیا۔ وہ ایک جنگل میں ایک درخت سے ٹیک لگائے سو رہا تھا تو اس پر میں نے طلسمی شیر چھوڑ دیئے ۔ ان شیروں نے عمروعیار پر حملہ کرکے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ عمروعیار ہلاک تو ہو گیا ہے لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ شاگون جن نے پہلے جس عمروعیار پر شعلہ جادو کا حملہ ہوتے دیکھا تھا اور پھر بغداد کے بازار میں میرے پاتال کے سیاہ ناگوں نے جس عمروعیار پر حملہ کرکے اسے ہلاک کیا تھا وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کون تھے اور شاگون جن نے مجھ سے یہ کیوں کہا تھا کہ عمروعیار کو میری بیٹی ساسان جادو بچا کر اپنا ساتھ لے گئی ہے۔ اس سارے معاملے میں مجھے عجیب سی گڑبڑ کا احساس ہو رہا ہے اس لئے میں نے سرخ کھوپڑی سے کہہ کر تمہیں یہاں بلایا ہے۔ تم پاتال کی سرخ آگ کی دلدل میں رہتے ہو۔ تم آنے والے حالات تو نہیں مگر گزرے ہوئے حالات کو دیکھ کر ضرور بتا سکتے ہو کہ گزرے ہوئے وقت میں کیا ہوا تھا۔ اس لئے مجھے بتاؤ اصل معاملہ کیا ہے"۔ افراسیاب بولتا چلا گیا۔

" گزرے ہوئے واقعات کے بارے میں جاننے کے لئے مجھے عکس نما میں جھانکنا پڑتا ہے آقا اور میرا عکس نما آگ کی دلدل میں ہے۔ آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس کے بارے میں جاننے کے لئے مجھے عکس نما میں جھانکنا پڑے گا۔ اس کے لئے مجھے واپس آگ کی دلدل میں جانا ہوگا"۔ زاگار اژدہے نے کہا۔

" تو ٹھیک ہے جاؤ اور جا کر اپنے عکس نما میں جھانکو اور پھر ہمیں آ کر بتاؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے



کہا۔

" جو حکم آقا"۔ زاگار اژدہے نے سر جھکا کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور افراسیاب کو سلام کر کے دوبارہ زمین میں اترتا چلا گیا۔ جیسے ہی وہ زمین میں غائب ہوا زمین برابر ہو گئی۔

" ہونہہ، یہ شاگون جن کہاں جا کر مر گیا ہے۔ میں نے اسے جنگل سے عمروعیار کا سر اٹھا کر لانے کے لئے بھیجا تھا۔ وہ ابھی تک واپس کیوں نہیں آیا"۔ زاگار اژدہے کے جانے کے بعد شہنشاہ افراسیاب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جھماکا ہوا اور وہاں شاگون جن آ نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں عمروعیار کا کٹا ہوا سر تھا۔

" میں عمروعیار کا کٹا ہوا سر لے آیا ہوں آقا"۔ شاگون جن نے کہا۔ اسی لمحے روشنی چمکی اور افراسیاب کے سامنے سرخ گولا روشن ہو گیا۔ شہنشاہ افراسیاب نے چونک کر گولے کی جانب دیکھا اور پھر دوسرے ہی لمحے وہ اس بری طرح سے اچھل پڑا جیسے اس کے پیروں سے زمین نکل گئی ہو اور اس نے بڑی مشکلوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے گرنے سے خود کو بچایا ہو۔

" یہ، یہ کیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کس طرح ممکن ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب کے حلق سے انتہائی حیرت زدہ اور ہکلاٹ زدہ آواز نکلی وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سرخ روشن گولے کو دیکھ رہا تھا۔

" کیا ہوا آقا"۔ شاگون جن نے شہنشاہ افراسیاب کو اس طرح بوکھلاتے اور پریشان ہوتے دیکھ کر جلدی سے پوچھا۔

" عمروعیار زندہ ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے وہ دور کہیں کنویں میں سے بول رہا ہو۔

" عمروعیار زندہ ہے۔ کیا مطلب عمروعیار زندہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس کا کٹا ہوا سر تو میرے ہاتھ میں ہے"۔ شاگون جن نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

" مگر عمروعیار کا کٹا ہوا سر تمہارے ہاتھ میں ہے تو پھر یہ کون ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غراتے ہوئے کہا۔



" کون"۔ شاگون جن نے کہا اور آگے بڑھ کر سرخ روشن گولے میں دیکھنے لگا۔ دوسرے ہی لمحے اس کا منہ بھی حیرت کے مارے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ وہ حیرت زدہ انداز میں کبھی سرخ روشن گولے میں اور کبھی ہاتھ میں پکڑے ہوئے عمرو کے کٹے ہوئے سر کو دیکھنے لگا۔ سرخ روشن گولے میں ایک اور عمروعیار موجود تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



شہزادی ساسان جادو نے ایک طویل سانس لیا اور مسکراتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا طلسمی شیشہ اپنے جادو تھیلے میں ڈال لیا۔

" آپ کا کوئی حربہ میں ناکام نہیں ہونے دوں گی بابا۔ آپ کے ہر جادو، ہر طلسم سے ایک عمروعیار ہلاک ہوگا۔ لیکن اصلی عمروعیار نہیں۔ آپ جس قدر عمروعیاروں کو ہلاک کریں گے وہ سب کے سب میرے طلسمی پتلے ہوں گے جو جلنے اور مرنے کے بعد بھی عمروعیار کے رنگ و روپ میں رہیں گے اور آپ انہیں کسی بھی طور پر نہیں پہچان سکیں گے کہ وہ



اصلی عمروعیار نہیں بلکہ طلسمی پتلے ہیں۔ ان طلسمی پتلوں کو میں نے نانی اماں کے دیئے ہوئے جادو تھیلے سے نکالا ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس وقت ایک پہاڑی غار میں تھی۔ غار قدرتی طور پر بنا ہوا تھا جس کے دونوں سرے بند تھے ۔ غار بند ہونے کے باوجود بے حد روشن اور ہوادار تھا۔ غار میں ہوا اور روشنی کا انتظام شہزادی ساسان جادو نے اپنی جادوئی طاقتوں سے کیا تھا۔ وہ عمروعیار کو جلتے ہوئے کمرے سے نکال کر وادی کاغار میں پہنچا کر اسی وادی کے ایک پہاڑ کے غار میں آ گئی تھی۔ اس نے عمروعیار کو وادی کاغار کے میدان میں موجود ایک بڑی اور ہموار چٹان پر رکھ کر اس چٹان کے گرد جادوئی پنجرہ بنا دیا تھا۔ تاکہ عمروعیار وہاں سے فرار نہ ہو سکے۔ پھر وہ جان بوجھ کر عمروعیار کے ہوش میں آنے کے بعد پہاڑی شہزادی بن کر اس کے سامنے گئی تھی۔

ایک طرف وہ اپنے باپ سے عمروعیار کو بچانے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے لئے اپنے جادو تھیلے سے طلسمی پتلوں کو نکال نکال کر انہیں عمروعیار بنا کر بھیج رہی تھی تو وہ دوسری طرف عمروعیار کے ساتھ بھی ایک کھیل کھیل رہی تھی۔ نو جادوگر جو اصل میں اس کے جادو تھیلے کے طلسمی پتلے تھے اسی نے بھیجے تھے ۔ ان طلسمی پتلوں کو اس نے خاص طور پر ہدایات دی تھیں کہ وہ اپنی پوری صلاحیتوں سے عمروعیار پر حملہ کریں مگر اسے جان سے ہرگز نہ ماریں۔ وہ عمروعیار پر ان نو طلسمی پتلوں سے یہ باور کرانا چاہتی تھی کہ وہ نو جادوگر جو عمروعیار کی جان کے دشمن ہیں اصل میں جلاد جادوگر ہیں اور دنیا کے ایک بہت بڑے، ظالم اور بے رحم جادوگر کے غلام ہیں جس کا نام شاگار جادوگر ہے۔ شاگار جادوگر جو نہ صرف عمروعیار کو موت کے گھاٹ اتارنے کا خواہاں ہے بلکہ وہ پہاڑی شہزادی کا بھی سب سے بڑا دشمن ہے۔ اس جادوگر کے پاس دنیا کا سب سے بڑا اور قیمتی ترین خزانہ موجود ہے جسے عام طور پر سونار خزانہ کہا جاتا ہے۔

شہزادی ساسان جادو جانتی تھی کہ دنیا کا سب سے



بڑا خزانہ سونار خزانہ ہی ہے جس کے بارے میں اس دور کا عام انسان بھی جانتا تھا تو بھلا عمروعیار اس خزانے کے بارے میں کیوں نہ جانتا ہوگا۔ وہ عمروعیار کی لالچی طبیعت سے اچھی طرح سے واقف تھی۔ اسی لئے اس نے عمروعیار کو سونار خزانے کے بارے میں بتانے کی کوشش کی تھی۔

شہنشاہ افراسیاب سامری جادوگر کی سب سے بڑی طاقت سرخ شیطانی کھوپڑی کو حاصل کرنا چاہتا تھا جس کے لئے سامری جادوگر کی روح نے شہنشاہ افراسیاب پر عمروعیار کا سر اپنے بت کے قدموں میں لا کر رکھنے کی شرط عائد کی تھی۔ شہزادی ساسان جادو چونکہ عمروعیار کو بے حد پسند کرتی تھی اس لئے اس نے نہ صرف عمروعیار کو بچانے کا فیصلہ کر لیا تھا بلکہ اس نے اپنے باپ شہنشاہ افراسیاب کو بھی اس نے کامیاب کرانے کا تہیہ کر لیا تھا۔ اس نے اپنی نانی اماں یعنی جادونگری کی ملکہ اشماکا جادو کے سامنے اس مسئلے کا جو حل رکھا تھا وہ یہی تھا کہ ایک تو شہنشاہ افراسیاب جب بھی عمروعیار کو مارنے کی کوشش کرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گا تو وہ کامیاب رہے گا مگر اس کے ہاتھوں ہلاک ہونے والا اصلی عمروعیار کے بجائے طلسمی پتلا ہوگا۔ دوسرے وہ عمروعیار کے ذریعے شہنشاہ افراسیاب کے لئے سامری جادوگر کی سب سے بڑی طاقت سرخ شیطانی کھوپڑی بھی حاصل کرنا چاہتی تھی۔ عمروعیار پر چند نقلی حملے کرا کے وہ ایک نقلی شاگار جادوگر کا کہہ کر عمروعیار کو پاتال میں جانے کے لئے مجبور کر دینا چاہتی تھی تاکہ وہ پاتال میں موجود سامری جادوگر کے بت کے سر پر موجود سرخ شیطانی کھوپڑی لے آئے۔ عمروعیار یہ کام نہ ہی افراسیاب کے لئے کر سکتا تھا اور نہ شہزادی ساسان جادو کے لئے۔ اسی لئے اس نے نو جلاد جادوگروں سے کہہ کر عمروعیار کو سونار خزانے سے آگاہ کیا تھا۔ خزانوں کے حصول کے لئے عمروعیار پاتال تو کیا آگ کے دریا میں بھی جا سکتا تھا۔ اس لئے شہزادی ساسان جادو مطمئن تھی کہ اس نے جو منصوبے بنائے ہیں وہ یقیناً ان میں کامیاب رہے گی۔ نہ اپنے باپ شہنشاہ افراسیاب کو اس کے مقصد میں ناکام ہونے دے گی اور نہ ہی وہ عمروعیار



کو مرنے دے گی۔

اس نے جو گول شیشہ اپنے جادو تھیلے میں ڈالا تھا وہ جادو کا شیشہ تھا جس میں وہ وادی میں موجود عمروعیار اور جلاد جادوگروں کو دیکھ رہی تھی۔ عمروعیار نے جس بہادری اور عقلمندی سے آٹھ جلاد جادوگروں کو ہلاک کیا تھا یہ دیکھ کر شہزادی ساسان جادو بے حد خوش ہوئی تھی۔ عمروعیار نے نویں جادوگر کو حملہ کرنے سے پہلے ایک طلسمی گیند سے بے ہوش کر کے زمین پر گرا لیا تھا اور پھر اس جادوگر کو ہوش میں لا کر عمروعیار نے اس جادوگر سے جو پوچھ گچھ کی تھی اور جلاد جادوگر نے شہزادی ساسان جادو کے کہے ہوئے جو الفاظ عمروعیار کے سامنے دوہرائے تھے اس سے شہزادی ساسان جادو کا مقصد حل ہو گیا تھا۔ وہ عمروعیار کو پوری طرح اپنے چنگل میں پھنسانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

اب شہزادی ساسان جادو کو مظلوم پہاڑی شہزادی بن کر عمروعیار کے سامنے جانا تھا اور اسے اس حد تک سونار خزانے اور اپنی مظلومیت کے بارے میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یقین دلانا تھا کہ عمروعیار یقیناً اسی وقت پاتال میں شاگار جادوگر کا خاتمہ کرنے کے لئے جانے پر تیار ہو جائے۔ شہزادی ساسان جادو عمروعیار کے ساتھ جانا چاہتی تھی۔ پاتال میں جا کر خطرناک اور ناقابل تسخیر طلسمات جو سامری جادوگر نے اپنے بت اور سرخ شیطانی کھوپڑی کی حفاظت کے لئے قائم کر رکھے تھے۔ سامری جادوگر نے جو طلسمات بنا رکھے تھے وہ انتہائی سخت اور خوفناک تھے۔ جن کو اکیلی شہزادی ساسان جادو ختم نہیں کر سکتی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اگر عمروعیار اس کا ساتھ دے تو نہ صرف ان طلسمات کا خاتمہ ہو سکتا ہے بلکہ وہ سامری جادوگر کے بت تک پہنچ کر اس کی طاقت سرخ شیطانی کھوپڑی بھی حاصل کر لے گی۔ ایک بار عمروعیار سرخ شیطانی کھوپڑی کو ہاتھ لگا دے تو شہزادی ساسان جادو اس پر ایسا سحر پھونک دے گی کہ عمروعیار ہر حال میں اس سے شادی کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

وہ کچھ دیر اسی طرح کھڑی سوچتی رہی پھر اس نے غار سے باہر جانے والے راستے کی طرف قدم اٹھایا ہی



تھا کہ اسی لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی جسے سن کر شہزادی ساسان جادو وہیں ٹھٹھک گئی اور چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ اچانک زمین بری طرح سے لرزنے لگی تھی۔

" یہ کیا ہو رہا ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے اس کے سامنے ایک زوردار جھماکا ہوا۔ زمین سے سیاہ دھواں سا اٹھا جو تیزی سے بلند ہوتا چلا گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس دھویں نے اچانک ایک بہت بڑے اور سیاہ رنگ کے دیو کی شکل اختیار کر لی۔ اس دیو نے زرد رنگ کا زیرجامہ پہن رکھا تھا۔ اس کا چہرہ بے حد بڑا تھا۔ بڑی بڑی گول اور خوفناک آنکھیں جن میں خون اترا ہوا تھا۔ اس دیو کے سر اور داڑھی مونچھوں کے بال بے حد بڑھے ہوئے تھے اور اس کی پیشانی پر ایک لمبا اور نوکیلا سینگ بھی تھا۔ دیو کے ہاتھ میں جانوروں کی ہڈیوں کا بنا ہوا ایک خالی پنجرہ تھا۔ جس کے دروازے پر انسانی ہڈی اور کھوپڑی کا ایک تالا بھی نظر آ رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تم، کون ہو تم اور میری اجازت کے بغیر اس غار میں آنے کی تم نے کیونکر جرأت کی ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے دیو کے خوفناک پن سے خوفزدہ ہوئے بغیر تیز اور سخت لہجے میں اس سے پوچھا۔

" میرا نام جنگلو دیو ہے شہزادی۔ جنگلو دیو، میں تمہیں اس جادو پنجرے میں قید کرنے آیا ہوں"۔ دیو نے گرجدار آواز میں کہا۔

" کیا، کیا مجھے پنجرے میں قید کرنے آئے ہو۔ کیا مطلب"۔ اس کی بات سن کر شہزادی ساسان جادو بری طرح سے چونک اٹھی۔

" پہلے تم پنجرے میں آ جاؤ پھر میں تمہیں مطلب بھی بتا دوں گا شہزادی ساسان جادو"۔ جنگلو دیو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

اس کے منہ سے اپنا نام سن کر شہزادی ساسان جادو بری طرح اچھل پڑی کیونکہ اس وقت اس نے پہاڑی شہزادی کا روپ دھار رکھا تھا جسے سوائے اس کے کسی کو معلوم نہ تھا۔

" تم، تم"۔ شہزادی ساسان جادو ہکلائی۔



" میں تمہیں اچھی طرح سے پہچانا ہوں شہزادی ساسان جادو۔ آؤ اور جادو پنجرے میں قید ہو جاؤ"۔ جنگلو دیو نے اسی طرح گرجدار آواز میں کہا۔ پھر اس نے اپنا پیر اٹھا کر زور سے زمین پر مارا۔ یکبارگی زمین لرزی اور شہزادی ساسان جادو اپنی جگہ سے اچھل پڑی۔ اچھلنے کی وجہ سے اس کے پیر زمین سے اٹھ گئے پھر جیسے ہی اس کے پیر زمین پر لگے وہ خود کو جنگلو دیو کے ہاتھ میں موجود پنجرے میں دیکھ کر حیران رہ گئی۔

" یہ، یہ کیا۔ مم، میں پنجرے میں کیسے آ گئی"۔ شہزادی ساسان جادو نے بری طرح سے بوکھلاتے ہوئے کہا۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ یہ میری طاقت کا ادنیٰ سا کرشمہ ہے شہزادی ساسان جادو۔ اگر میں چاہوں تو تمہیں یہیں اسی جگہ ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر سکتا ہوں"۔ جنگلو دیو نے زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔ اس نے آگے بڑھ کر ہڈیوں کے بنے ہوئے پنجرے کو ایک طرف رکھ دیا اور خود پنجرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"اب تم اس پنجرے میں آرام کرو۔ میں ذرا تمہارے چہیتے عمروعیار کی خبر لے آؤں۔ جسے تم اپنے باپ کے حملے سے بچا لائی تھی"۔ جنگلو دیو نے کہا۔ اس کی باتیں سن کر شہزادی ساسان جادو کا دل دھک سے رہ گیا اور وہ جنگلو دیو کی جانب ایسی نظروں سے دیکھنے لگی جیسے جنگلو دیو نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

"عمروعیار، تت تم عمروعیار کو کیسے جانتے ہو۔ کون ہو تم۔ کہاں سے آئے ہو"۔ شہزادی ساسان جادو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے باپ شہنشاہ افراسیاب کا غلام ہوں شہزادی ساسان جادو۔ انہوں نے ہی مجھے تمہیں ہڈیوں والے پنجرے میں قید کرنے اور عمروعیار کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے بھیجا ہے۔ تمہیں تو میں نے پنجرے میں قید کر دیا ہے اب میں عمروعیار کو ہلاک کرنے جا رہا ہوں"۔ جنگلو دیو نے کہا اور شہزادی ساسان جادو کا خوف سے جیسے خون خشک ہو گیا۔ اس



کا مطلب تھا کہ شہنشاہ افراسیاب کو سب کچھ معلوم ہو گیا تھا۔ اس نے جس چالاکی اور بہترین منصوبہ بندی سے خود کو اور عمروعیار کو چھپانے کی کوشش کی تھی وہ ناکام ہو گئی تھی۔ اب شہنشاہ افراسیاب نے نہ صرف شہزادی ساسان جادو کو جادو کے ہڈیوں والے پنجرے میں قید کر دیا تھا بلکہ عمروعیار کو بھی ہلاک کرنے کے لئے جنگلو دیو کو بھیج دیا تھا جو شہزادی ساسان جادو کے خیال کے مطابق انتہائی خوفناک اور طاقتور دیو تھا۔ اس دیو کے مقابلے میں عمروعیار کی حیثیت ایک معمولی مچھر جیسی تھی جسے جنگلو دیو چٹکیوں میں مسل سکتا تھا۔ شہزادی ساسان جادو کے دل و دماغ میں آندھیاں سی چلنے لگی تھیں اس نے جنگلو دیو کو روکنے کی کوشش کی مگر جنگلو دیو اس کی بات کیسے مان سکتا تھا۔

وہ شہزادی ساسان جادو کا مذاق اڑاتے ہوئے اور زوردار قہقہے لگاتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گیا۔ شہزادی ساسان جادو نے خود کو جادو پنجرے سے آزاد کرانے کے لئے جتنے منتر یاد تھے پڑھ کر پنجرے پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



پھونکے مگر وہ بدستور اس پنجرے میں قید رہی۔ اس کا رنگ خوف اور گھبراہٹ سے زرد ہو رہا تھا اور وہ پنجرے میں کسی بے بس پرندے کی طرح پھڑپھڑا رہی تھی۔



جیسے ہی سردار جلاد جادوگر بے ہوش ہو کر زمین پر گرا عمرو عیار تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے زنبیل سے ایک رسی نکال کر تیزی سے اسے باندھنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ پیر باندھ کر عمرو نے زنبیل سے ایک لمبے منہ والی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر بوتل کا منہ سردار جلاد جادوگر کی ناک سے لگا دیا۔ سردار جلاد جادوگر نے کسمساتے ہوئے یکدم آنکھیں کھول دیں۔ عمرو نے بوتل بند کرکے زنبیل میں رکھی اور داؤدی خنجر نکال کر اس نے سردار جلاد جادوگر کی گردن پر رکھ دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"یہ، یہ کیا۔ مم، میں"۔ خود کو بندھے ہوئے دیکھ کر سردار جادوگر نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"پہاڑی بکروں کی طرح میں، میں مت کرو۔ تم اس وقت میرے قبضے میں ہو"۔ عمرو نے داؤدی خنجر کی نوک اس کی گردن میں چبھوتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ، مگر تم نے مجھے بے ہوش کیسے کیا تھا۔ کیا مارا تھا تم نے میری ناک پر"۔ سردار جلاد جادوگر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہاری ناک پر الو کا انڈہ مارا تھا احمق جادوگر۔ مجھ سے احمقانہ سوال مت کرو۔ تم اس وقت میرے رحم و کرم پر ہو۔ اگر تمہیں اپنی جان پیاری ہے تو جو میں پوچھوں اس کا صحیح صحیح جواب دو۔ ورنہ میں اس خنجر سے تمہاری گردن کاٹ دوں گا"۔ عمرو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ عمرو کا غصیلا لہجہ سن کر سردار جادوگر خوف سے تھوک نگل کر رہ گیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"۔ عمرو نے اس سے پہلا سوال کیا۔



"شاگو جادوگر"۔ سردار جلاد جادوگر نے جواب دیا۔

"مجھے کیوں مارنا چاہتے تھے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"تم پہاڑی شہزادی تاباشا کے ساتھی ہو۔ شہزادی تاباشا ہمارے آقا شاگار جادوگر کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ وہ ہمارے آقا کو مار کر اس کا سونار خزانہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اس مقصد کے لئے اس نے پاتال میں گھسنے اور شاگار جادوگر تک پہنچنے کی بہت کوشش کی مگر وہ کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔ پھر ہمارے آقا شاگار جادوگر کو جادو بچے نے آ کر بتایا کہ ابھی تو شہزادی تاباشا پاتال میں گھسنے اور اس تک پہنچنے میں ناکام رہی ہے مگر بہت جلد وہ دنیا کے سب سے بڑے عیار اور انتہائی خطرناک انسان جس کا نام عمرو عیار ہے کو وادی کاغار میں لائے گی اور پھر وہ اس کے ساتھ مل کر نہ صرف پاتال میں گھس جائے گی بلکہ اس تک پہنچ کر اسے ہلاک کر کے آسانی کے ساتھ اس کا سارا خزانہ لوٹ کر لے جائے گی۔ جادو بچے نے آقا کو مشورہ دیا کہ شہزادی تاباشا جیسے ہی عمرو عیار کو وادی کاغار میں لائے اسے اسی وقت ہلاک کر دیا

جائے تو آقا کو شہزادی تاباشا کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ آقا نے تمہارے بارے میں جادو بچے سے ساری معلومات حاصل کیں اور پھر وہ تمہاری آمد کا انتظار کرنے لگا۔

لیکن جب تم کئی روز تک نہیں آئے تو آقا نے تم پر دنیا کا سب سے بڑا شعلہ جادو کا حملہ کرا دیا جس نے تمہیں اور تمہارے سارے گھر کو گھیرے میں لے لیا۔ اگر تم کچھ دیر اور اس آگ میں جلتے رہتے تو اپنے گھر کی طرح تم بھی جل کر راکھ ہو جاتے مگر عین وقت پر شہزادی تاباشا وہاں پہنچ گئی اور اس نے تمہیں بچا لیا اور آگ سے نکال کر یہاں لے آئی۔

تمہارے یہاں آنے کا آقا شاگار جادوگر کو علم ہوا تو انہوں نے تمہیں ہلاک کرکے لئے ہمیں بھیج دیا۔ مگر ..... یہ سب کہہ کر سردار جلاد جادوگر خاموش ہو گیا۔

" ہوں تو یہ بات ہے"۔ عمرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اسے ساری بات کی سمجھ آ گئی ہو۔

" یہ پہاڑی شہزادی تاباشا کون ہے"۔ عمرو نے چند

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

" میں نہیں جانتا۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ آقا کی اور آقا اس کے دشمن ہیں"۔ سردار جلاد جادوگر نے جواب دیا۔

" کیا وہ جادوگرنی ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

" ہاں"۔ سردار جلاد جادوگر نے کہا۔

" اوہ، مگر وہ شاگار جادوگر کا سونار خزانہ کیوں حاصل کرنا چاہتی ہے"۔ عمرو نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" سونار خزانہ دنیا کا سب سے بڑا اور نایاب ترین خزانہ ہے عمرو عیار۔ اس خزانے کے سامنے دنیا کے تمام خزانوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ جس کے پاس یہ خزانہ ہوتا ہے وہ دنیا کا سب سے دولتمند اور طاقتور ترین انسان سمجھا جاتا ہے اور یہ خزانہ چونکہ ہمارے آقا شاگار جادوگر کے پاس ہے اس لئے اس وقت وہی دنیا کا طاقتور اور امیر ترین جادوگر ہے"۔ سردار جلاد جادوگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ، اگر شاگار جادوگر دنیا کا سب سے بڑا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طاقتور جادوگر ہے تو پھر شہزادی تاباشا کو اس نے اب تک ہلاک کیوں نہیں کیا"۔ عمرو نے کہا۔

" آقا شہزادی تاباشا کو پسند کرتے ہیں۔ وہ شہزادی تاباشا سے شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن شہزادی تاباشا آقا کو پسند نہیں کرتی۔ آقا چاہیں تو ایک لمحے سے کم وقفے میں اسے ہلاک کر دیں مگر انہوں نے جان بوجھ کر شہزادی تاباشا کو آزادی دے رکھی ہے کہ وہ جو مرضی کرے۔ ایک سال تک اگر شہزادی تاباشا اس تک پہنچ کر اسے ہلاک کر دے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ شہزادی کو زبردستی پاتال میں لے جا کر اس سے شادی کر لیں گے"۔ سردار جلاد جادوگر نے جواب دیا۔

" ہونہہ، اگر آزادی دے رکھی ہے تو شہزادی تاباشا جو مرضی کرے۔ شاگار جادوگر مجھے کیوں ہلاک کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں نے اس کا کیا بگاڑا ہے۔ شہزادی تاباشا اپنی مرضی سے اپنے مقصد کے لئے مجھے استعمال کرے یا کسی جن، دیو کو پھر شاگار جادوگر کو کیا تکلیف پہنچ رہی ہے۔ کیا جادو بچے نے اسے پوری طرح یقین دلا دیا ہے کہ اگر شہزادی تاباشا



کی میں امداد کروں تو وہ واقعی ہلاک ہو جائے گا"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔ سردار جلاد جادوگر نے اسے تسلی بخش جواب دے دیا تھا مگر نجانے کیا بات تھی کہ عمروعیار کو اس کی باتوں پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے سردار جلاد جادوگر اسے سکھے سکھائے جواب دے رہا ہے۔ اسے ایسا کیوں محسوس ہو رہا تھا۔ اس کی وجہ خود عمروعیار کو بھی معلوم نہ ہو رہی تھی۔

" ہاں عمروعیار، جادو بچے کے مطابق اگر آقا شاگار جادوگر کے لئے کوئی خطرہ ہو سکتا ہے تو وہ تمہاری ذات ہے۔ تم اگر شہزادی تاباشا کا ساتھ دو تو تم نہ صرف شاگار جادوگر کو ہلاک کر سکتے ہو بلکہ اس کا سارا خزانہ بھی حاصل کر سکتے ہو"۔ سردار جلاد جادوگر نے جواب دیا تو عمروعیار کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آ گئی۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ میں شاگار جادوگر تک کیسے پہنچ سکتا ہوں"۔ عمرو نے پوچھا۔

" یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا"۔ سردار جلاد جادوگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



نے جواب دیا۔

" کیوں، کیوں نہیں بتا سکتے۔ کیا تمہیں اپنی جان پیاری نہیں ہے"۔ عمرو نے غصے سے کہا اور خنجر کا دباؤ اس کی گردن پر بڑھا دیا مگر یہ دیکھ کر وہ قدرے پریشان ہو گیا کہ دباؤ بڑھانے کے باوجود سردار جلاد جادوگر کے چہرے پر تکلیف کی کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی تھی۔ خنجر کی نوک اس کی گردن میں اتر گئی تھی مگر وہاں سے خون بھی نہ نکلا تھا۔

" میں آقا شاگار جادوگر کا غلام ہوں۔ تم نے مجھے بے بس کر کے جتنا پوچھنا تھا پوچھ لیا۔ اب نہ تم مجھ سے کچھ پوچھو گے اور نہ ہی میں تمہیں کچھ بتاؤں گا"۔ سردار جلاد جادوگر نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمرو کچھ کہتا اچانک ایک شعلہ سا لپکا اور سردار جلاد جادوگر یکلخت راکھ کا ڈھیر بن کر اس کے ہاتھوں سے گرتا چلا گیا۔ اسے اس طرح راکھ میں تبدیل ہوتا دیکھ کر عمرو عیار بوکھلا گیا اور جلدی سے اٹھ کر ایک طرف ہو گیا۔

" اوہ، لگتا ہے شاگار جادوگر نے اسے جلا کر راکھ کر دیا ہے"۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ادھر ادھر



دیکھنے لگا مگر میدان دور دور تک خالی تھا۔

" ہونہہ، شاگار جادوگر تم خواہ مخواہ مجھ سے دشمنی مول لے رہے ہو۔ تم مجھے نہ چھیڑتے تو تمہارے لئے بہتر تھا۔ اب تم نے مجھے سوتے سے جگا دیا ہے تو اس کا تمہیں خمیازہ بھی بھگتنا پڑے گا۔ پہلے شاید میں پہاڑی شہزادی کی کوئی مدد نہ کرتا مگر اب سردار جلاد جادوگر نے جو کچھ بتایا ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ تم انتہائی بے رحم اور خطرناک جادوگر ہو۔ تم نے دو بار مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے اب میں پہاڑی شہزادی کا ساتھ ضرور دوں گا۔ تمہیں ہلاک کر کے تم سے سارا خزانہ حاصل کر لوں گا۔ اس خزانے کو حاصل کرنے کے بعد میں خود ہی پہاڑی شہزادی سے نپٹتا رہوں گا"۔ عمرو عیار بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہتا چلا گیا۔ داؤدی خنجر اس کے ہاتھ میں تھا۔

" شہزادی تاباشا، کہاں ہو تم۔ میرے سامنے آؤ۔ پہاڑی شہزادی، کنیز کاچنی کہاں ہو تم دونوں"۔ عمرو نے شہزادی تاباشا اور کنیز کاچنی کو زور زور سے آوازیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دینا شروع کر دیں۔ مگر وہ دونوں ظاہر نہ ہوئیں۔

عمرو ان دونوں کی تلاش میں ادھر ادھر پھرنے لگا۔

" ہونہہ، یہ دونوں میرے سامنے کیوں نہیں آ رہیں۔ کہاں چلی گئی ہیں دونوں۔ پہاڑی شہزادی، کنیز کاچنی"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ان دونوں کو آوازیں دینے لگا۔

" حیرت ہے یہ دونوں تو ایسے غائب ہو گئی ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ ارے شہزادی تاباشا، سامنے آ جاؤ۔ میں نے شاگار جادوگر کے غلاموں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب کوئی خطرہ نہیں ہے"۔ عمرو نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمروعیار کے سامنے ایک زوردار دھماکا ہوا۔ سیاہ دھویں کا بادل سا اٹھا اور تیزی سے بلند ہوتا چلا گیا۔ دوسرے ہی لمحے دھویں نے اچانک ایک بہت بڑے اور خوفناک دیو کا روپ دھار لیا۔ دیو بے حد سیاہ اور جسیم تھا اس کا خوفناک چہرہ دیکھ کر ایک لمحے کے لئے عمروعیار بھی خوفزدہ ہو گیا تھا اور گھبرائے ہوئے انداز میں کئی قدم پیچھے ہٹ گیا تھا۔



" تم ہو عمروعیار"۔ خوفناک دیو جو اصل میں جنگلو دیو تھا نے عمروعیار کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" نن، نہیں میں عیار عمرو ہوں"۔ عمرو نے گھبرا کر اسے اپنا نام الٹ کرکے بتاتے ہوئے کہا۔

" عیار عمرو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ مجھے تو یہی بتایا گیا ہے کہ وادی کاغار میں عمروعیار ہے۔ اگر تم عیار عمرو ہو تو عمروعیار کہاں ہے"۔ جنگلو دیو نے نام کے الٹ پھیر کو نہ سمجھتے ہوئے حیرت اور قدرے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" اس کے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے تھے ۔ بیٹھا ہوگا کسی پہاڑی کے پیچھے ۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ عمرو نے خود کو سنبھالتے ہوئے جلدی سے کہا۔

" میں اسے ہلاک کرنے آیا ہوں"۔ جنگلو دیو نے غضبناک لہجے میں کہا۔

" کیوں، کیا وہ تمہاری دیونی کو اپنے ساتھ بھگا لے گیا تھا"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ اس دیو کو نو جلاد جادوگروں کی ہلاکت کے بعد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



شاگار جادوگر نے بھیجا ہے۔ دیو کے انداز اور باتوں سے معلوم ہوتا تھا جیسے وہ عقل سے بالکل عاری ہے۔

" میں جادوگروں کے شہنشاہ افراسیاب کا غلام ہوں اور آقا نے مجھے عمروعیار کو ہلاک کرنے بھیجا ہے جسے شہنشاہ افراسیاب کی بیٹی شہزادی ساسان جادو یہاں وادی کاغار میں اٹھا لائی تھی"۔ جنگلو دیو نے کہا تو عمروعیار بری طرح سے اچھل پڑا۔

" شہنشاہ افراسیاب، شہزادی ساسان جادو۔ کیا مطلب، یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ عمرو نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ شہنشاہ افراسیاب اور شہزادی ساسان جادو کا سن کر اس کے دل و دماغ میں جیسے یکدم آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں۔



سرخ روشن گولے میں ایک اور عمروعیار ایک مکان کی چھت پر بیٹھا اپنے سامنے پلیٹ میں پڑی ہوئی کھجوریں کھا رہا تھا۔ اس کے سامنے کھانے پینے کا اور بھی سامان موجود تھا مگر وہ صرف کھجوریں کھا رہا تھا اور کسی گہری سوچ میں کھویا ہوا نظر آ رہا تھا۔

" عمروعیار، ایک اور عمروعیار"۔ شاگون جن نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سرخ گولے میں نظر آنے والے عمروعیار کو دیکھتے ہی چیخ پڑنے والے انداز میں کہا۔

" نہیں، یہ عمروعیار نہیں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصے اور نفرت سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



" عمروعیار نہیں ہے۔ مگر آقا اس کی شکل تو اس کٹے ہوئے عمروعیار کے سر جیسی ہے"۔ شاگون جن نے کہا۔

" تم جس کا کٹا ہو سر لائے ہو شاگون جن یہ بھی عمروعیار نہیں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اسی لہجے میں کہا تو شاگون جن ایک بار پھر اچھل پڑا۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آقا"۔ شاگون جن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے میرا شک صحیح ہے۔ کہیں نہ کہیں گڑبڑ ضرور تھی۔ وہ گڑبڑ کیا ہے اس کے بارے میں ابھی پتہ چل جائے گا۔ زاگار اژدہا آتشی دلدل میں عکس نما دیکھنے گیا ہے۔ وہ ابھی آئے گا اور مجھے بتا دے گا کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ کون ہے میرا دشمن جو میرے سامنے نقلی عمروعیاروں کو لا رہا ہے۔ کون ہے جو میرے ہاتھوں سے عمروعیار کو بچانا چاہتا ہے اگر اب تک میرے ہاتھوں مرنے والے عمروعیار نقلی تھے تو پھر اصلی عمروعیار کہاں ہے۔ میرا سرخ طلسماتی گولا اصلی عمروعیار کی بجائے نقلی عمروعیاروں کو کیوں



میرے سامنے لا رہا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز آئی پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ افراسیاب کے سامنے سے زمین پھٹی اور اس میں سے وہی زاگار نامی انسانی چہرے والا نیلا اژدہا نکل کر باہر آ گیا۔ زاگار اژدہے کو زمین سے نکلتے دیکھ کر شاگون جن جلدی سے ایک طرف ہو گیا۔

" آؤ زاگار۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ کہو کیا خبر لائے ہو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے زاگار اژدہے کو زمین سے باہر آتے دیکھ کر قدرے پریشانی اور بے چینی کے ملے جلے لہجے میں پوچھا۔

" آپ کا اندازہ درست ہے آقا۔ آپ جن عمروعیاروں کو ہلاک کر رہے ہیں وہ سب کے سب نقلی ہیں"۔ زاگار اژدہے نے کہا۔ اس کی بات سن کر شہنشاہ افراسیاب کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

" ہوں، تم نے جو عکس نما میں دیکھا ہے وہ بتاؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔ زاگار اژدہا ایک لمحے کے لئے ہچکچایا پھر اس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہنشاہ افراسیاب کو غصے میں دیکھ کر اسے ساری حقیقت بتا دی۔ شہزادی ساسان جادو کا سن کر کہ وہ عمروعیار کی مدد کر رہی ہے اور اصلی عمروعیار کو اپنے ساتھ وادی کاغار میں لے جا کر اپنے جادو طلسم سے نقلی عمروعیار بنا بنا کر اسے دھوکہ دے رہی ہے اس کا چہرہ غصے اور غضب سے اور زیادہ سرخ ہو گیا اور اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہکنے لگی تھیں۔

" شہزادی ساسان جادو۔ ہماری بیٹی ہمیں دھوکا دے رہی ہے۔ اس کی یہ جرأت وہ ہمارا ساتھ چھوڑ کر ہمارے دشمن کا ساتھ دے رہی ہے۔ ہم اسے نہیں چھوڑیں گے۔ سامری جادوگر کی قسم ہم شہزادی ساسان جادو کو نہیں چھوڑیں گے۔ اسے ہم ہمیشہ کے لئے جادو پنجرے میں قید کر دیں گے۔ ہم اس سے اس کا سارا جادو ساری طاقتیں چھین لیں گے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصے سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ آپ کی بیٹی ہے آقا"۔ شاگون جن نے جلدی سے کہا۔

" بیٹی ہو کر وہ ہم سے، اپنے باپ سے غداری کر رہی ہے۔ ہم اسے اس کی غداری کی سزا ضرور دیں گے۔ زاگار تم بتاؤ وادی کاغار کہاں ہے اور شہزادی ساسان جادو نے جس پہاڑی شہزادی تاباشا کا روپ دھار رکھا ہے اس وقت کہاں ہے اور وہ کون ہے جو جادونگری میں شہزادی ساسان جادو کا روپ دھار کر بیمار پڑی ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اسی طرح غصیلے لہجے میں گرجتے ہوئے کہا۔

" شہزادی صاحبہ اسی وادی کاغار کے ایک پہاڑی غار میں موجود ہے آقا اور جادونگری میں موجود شہزادی بھی نقلی شہزادی ہے جس پر شہزادی ساسان جادو نے جادو کرکے اسے بیمار کر رکھا ہے تاکہ آپ اس کی حقیقت نہ جان سکیں"۔ زاگار اژدہے نے بتایا۔

" ہونہہ، اس کا مطلب ہے ملکہ اشماکا جادو بھی شہزادی ساسان جادو کی غداری میں اس کے ساتھ ہے۔ شہزادی ساسان جادو، ملکہ اشماکا جادو تم نے شہنشاہ افراسیاب کے اعتماد کو دھوکا دیا ہے۔ شہنشاہ جادوگراں سے دھوکا اور غداری کرنے والا کبھی زندہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



نہیں رہ سکتا۔ ہم ملکہ اشماکا جادو اور اس کی جادونگری فنا کر دیں گے۔ جاؤ زاگار اژدہے جاؤ اور پاتال کے شیطان دیو جنگلو کو بلا کر لاؤ جلدی۔ اس سے کہو کہ وہ پاتال کے مردہ کالے زہریلے جانوروں کی ہڈیاں جمع کر کے اس کا جادو پنجرہ تیار کر کے لائے۔ جاؤ جلدی بلاؤ اسے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے چیختے ہوئے کہا۔ زاگار اژدہے نے اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ زمین میں سما گیا۔ پھر اس کے جانے کے کچھ دیر بعد وہاں جنگلو دیو آ نمودار ہوا۔ اس دیو کے ہاتھ میں جانوروں کی ہڈیوں کا بنا ہوا بڑا سا پنجرہ تھا۔ جنگلو دیو نے شہنشاہ افراسیاب کو نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ شہنشاہ افراسیاب نے جنگلو دیو کو حکم دیا۔ "وہ ابھی اور اسی وقت جائے اور وادی کاغار کے ایک پہاڑی غار میں موجود شہزادی ساسان جادو کو اس پنجرے میں قید کر دے۔ اسی وادی میں ایک آدم زاد بھی موجود ہے جس کا نام عمروعیار ہے۔ شہزادی ساسان جادو کو جادو پنجرے میں قید کرنے کے بعد تمہیں عمروعیار کو ہلاک کرنا ہے۔ جاؤ ابھی جاؤ"۔



شہنشاہ افراسیاب نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی آقا"۔ جنگلو دیو نے سر جھکا کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ پھر اس نے شہنشاہ افراسیاب کو سلام کیا اور وہاں سے پنجرے سمیت غائب ہو گیا۔

"آقا"۔ جنگلو دیو کے جانے کے بعد شاگون جن نے شہنشاہ افراسیاب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب غصے سے اس پر الٹ پڑا۔

"آقا آپ نے سامری جادوگر کی روح سے عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے ایک ہزار جادو حربے استعمال کرنے کی اجازت مانگی تھی"۔ شاگون جن نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"ہاں تو"۔ شہنشاہ افراسیاب بدستور غصے میں تھا۔

"آپ شہنشاہ جادوگراں ہیں۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے اور طاقتور جادو آپ کی ملکیت ہیں۔ مگر میں نے سنا ہے کہ اگر کوئی شہنشاہ کسی کو ہلاک کرنے کے لئے سامری جادوگر کی روح سے مخصوص تعداد میں جادو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

استعمال کرنے کی اجازت حاصل کر لے تو اسے وہ تمام جادو اسی شخص پر استعمال کرنے ہوتے ہیں جس کو ہلاک کرنا مقصود ہو۔ اس شخص کے علاوہ ہزار جادو میں سے آپ کسی اور پر نہ جادو کر سکتے ہیں اور نہ کسی کو سزا دے سکتے ہیں"۔ شاگون جن نے شہنشاہ افراسیاب کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔

" تم کہنا کیا چاہتے ہو"۔ اس کی بات سن کر شہنشاہ افراسیاب نے چونک کر پوچھا۔

" آقا آپ نے جنگو دیو کو پہلے شہزادی ساسان جادو کو جادو پنجرے میں قید کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لحاظ سے آپ اپنے ایک ہزار جادوئی حربوں میں سے ایک جادو خود اپنی بیٹی کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ جو جادو کے اصول کے سراسر خلاف ہے۔ اب جنگو دیو پہلے شہزادی صاحبہ کو جادو پنجرے میں قید کرے گا اس کے بعد وہ عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے جائے گا۔ اگر وہ عمروعیار کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ ....." شاگون جن یہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔



" ورنہ، ورنہ کیا ہوگا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اس بار شاگون جن کی بات سن کر پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

" ورنہ آپ کے پاس موجود ایک ہزار جادوئی حربوں کی طاقت ختم کر دی جائے گی۔ میں سامری جادوگر کی روح کا محافظ جن ہوں۔ میں جادو کے تمام اصولوں سے اچھی طرح سے واقف ہوں۔ جنگو دیو اگر کسی وجہ سے عمروعیار کے ہاتھوں مارا جاتا ہے تو آپ عمروعیار کو مارنے کے لئے اپنی اور کوئی طاقت استعمال نہیں کر سکیں گے۔ عمروعیار کا مقابلہ کرنے اور اسے ہلاک کرنے کے لئے آپ کو خود عمروعیار کے سامنے جانا ہوگا"۔ شاگون جن نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب دھک سے رہ گیا۔

" کیا، یہ تم کیا کہہ رہے ہو شاگون جن"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہی جو سچ ہے"۔ شاگون جن نے جواب دیا۔

" اوہ، اوہ یہ کیا ہو گیا۔ مجھ سے اتنی بڑی غلطی کیسے ہو گئی۔ اوہ، اوہ"۔ شہنشاہ افراسیاب کے منہ سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مارے بوکھلاہٹ کے نکلا۔

" اگر آپ نے جنگلو دیو کو صرف شہزادی ساسان جادو کو سزا دینے یعنی جادو پنجرے میں قید کرنے کے لئے بھیجا ہوتا اور اسے عمروعیار کو ہلاک کرنے کا حکم نہ دیا ہوتا تو میں بھی اسی وقت آپ سے رخصت ہو کر سامری جادوگر کے معبد میں چلا جاتا اور آپ ہمیشہ کے لئے طلسم ہوشربا کی شہنشاہیت سے محروم کر دیئے جاتے اور آپ کو اپنی قسم کے مطابق خود کو فنا کرنا پڑ جاتا۔ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو سامری جادوگر کی روح آ کر خود آپ کو جلا کر بھسم کر ڈالتی"۔ شاگون جن نے شہنشاہ افراسیاب کو اور زیادہ ڈراتے ہوئے کہا۔

" اوہ، یہ مجھ سے کیا حماقت سرزد ہو گئی۔ اس کا مطلب ہے اب میں عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے وہ شیطانی حربہ بھی استعمال نہیں کر سکوں گا۔ جس سے عمروعیار کی ہلاکت یقینی تھی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔ شدید پریشانی سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا اور جسم کانپ رہا تھا۔

" نہیں، آپ اب بھی اپنا شیطانی حربہ استعمال کر



سکتے ہیں مگر اب شیطانی حربہ استعمال کرنے سے پہلے عمروعیار کو شدید زخمی کرنا ہوگا۔ اس کے جسم پر کم از کم ایک سو زخموں کے نشانات لگانے ہوں گے۔ اس کے بعد آپ جب چاہیں جیسے چاہیں عمروعیار پر شیطانی حربہ استعمال کر کے اسے شیطانی لالٹین میں قید کر کے شیطانی آگ میں پھینک کر ہلاک کر سکتے ہیں"۔ شاگون جن نے کہا۔ اس سے پہلے کہ شہنشاہ افراسیاب کچھ کہتا اچانک وہاں ایک جھماکا ہوا اور اچانک وہاں ایک الو کا کٹا ہوا سر آ نمودار ہوا۔

" عمروعیار نے جنگلو دیو کو ہلاک کر دیا۔ عمروعیار نے جنگلو دیو کو اپنی عیاری سے ہلاک کر دیا"۔ الو کے کٹے ہوئے سر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر شہنشاہ افراسیاب اور شاگون جن اس بری طرح سے اچھلے جیسے سارے کا سارا محل یکدم ان پر آ گرا ہو۔ ساتھ ہی زوردار کڑاکا ہوا اور شاگون جن کا جسم یکلخت سبز دھویں میں تبدیل ہو گیا اور پھر اس نے اچانک پہلے کی طرح ایک طوطے کا روپ دھار لیا اور پھڑپھڑاتا ہوا یکدم زمین پر آ گرا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



" شہنشاہ افراسیاب، شہزادی ساسان جادو۔ تم نے یہی دو نام لئے ہیں ناں"۔ عمرو نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ جنگلو دیو کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں، شہزادی ساسان جادو پہاڑی شہزادی تاباشا بنی ہوئی تھی اور یہاں ایک پہاڑی غار میں چھپی ہوئی تھی۔ میں نے اسے پاتال کے مردہ زہریلے ہڈیوں والے پنجرے میں قید کر دیا ہے اب میں یہاں عمروعیار کو ہلاک کرنے آیا ہوں"۔ جنگلو دیو نے کہا تو عمرو ایک بار پھر چونک پڑنے پر مجبور ہو گیا۔

" تم نے شہزادی ساسان جادو کو پنجرے میں قید کر



دیا ہے۔ مگر کیوں"۔ عمرو نے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔

" شہنشاہ افراسیاب کے حکم سے۔ شہزادی ساسان جادو شہنشاہ افراسیاب کے دشمن عمروعیار کی مدد کرکے غداری کر رہی تھی اس لئے آقا نے شہزادی ساسان جادو کو جادو پنجرے میں قید کروا دیا ہے"۔ جنگلو دیو نے جواب دیا۔

" اوہ، شہزادی ساسان جادو اپنے باپ شہنشاہ افراسیاب سے غداری کر رہی تھی۔ اسے تم نے شہنشاہ افراسیاب کے حکم سے ہڈیوں والے جادو پنجرے میں قید کیا ہے۔ یہ سارا معاملہ کیا ہے۔ تمہاری کوئی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کالے دیو۔ کیا تم مجھے کھل کر ساری بات بتا سکتے ہو"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔

" کیوں، میں تمہیں کیوں بتاؤں۔ تم مجھے بتاؤ عمروعیار کس پہاڑی کے پیچھے موجود ہے۔ میں اسے جا کر وہیں ہلاک کر دوں گا"۔ جنگلو دیو نے کہا۔

" تم مجھے جب کچھ نہیں بتا رہے تو میں تمہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمروعیار کے بارے میں کیوں بتاؤں"۔ عمرو نے اسی کے انداز میں کہا۔

" میں دیو ہوں۔ جنگلو دیو اور تم آدم زاد۔ تمہاری حیثیت میرے سامنے معمولی مچھر جیسی ہے۔ میں تمہیں چٹکیوں میں مسل سکتا ہوں۔ اگر اپنی جان کی سلامتی چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ عمروعیار کہاں ہے ورنہ عمروعیار کو ہلاک کرنے سے پہلے میں تمہیں ہلاک کر دوں گا"۔ جنگلو دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" مجھے ہلاک کر دو گے کیوں۔ تمہارے دادا کا راج ہے جو تم مجھے ہلاک کر دو گے۔ ہونہہ، بہت دیکھے ہیں میں نے تم جیسے جنگلو دیو۔ میں تم جیسے دیوؤں کو روزانہ ناشتے میں کھاتا ہوں اور وہ بھی کچا"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا کہا تم دیو ناشتے میں کھاتے ہو۔ تم دیوخور آدم زاد ہو"۔ جنگلو دیو نے چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اگر کہو تو میں تمہیں بھی کھا جاؤں"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جنگلو دیو کو تم ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے عیار عمرو۔



تم جن دیوؤں کو کھاتے ہوگے وہ عام دیو ہوں گے میں پاتال کا دیو ہوں۔ دنیا کے تمام دیوؤں سے بڑا، طاقتور اور خوفناک دیو۔ میرے نام سے ساری دنیا کے دیو اور جن لرزتے اور کانپتے ہیں"۔ جنگلو دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" وہ تمہارے نام سے نہیں سردی سے لرزتے اور کانپتے ہوں گے۔ تمہاری میرے سامنے اوقات ہی کیا ہے۔ میں چاہوں تو تمہیں پھونک مار کر جلا کر بھسم کر دوں"۔ عمرو نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

" تم، تم جنگلو دیو کو۔ دنیا کے تمام دیوؤں کے سردار کو کہہ رہے ہو"۔ عمرو کی بات سن کر جنگلو دیو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" ہاں، تم میرے سامنے مکھی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے جنگلو دیو۔ مجھے شہنشاہ افراسیاب اور شہزادی ساسان جادو کے بارے میں تفصیلات بتاؤ ورنہ میں تمہیں واقعی جلا کر راکھ کر دوں گا"۔ عمرو نے اسے ڈراتے ہوئے خوفناک آواز میں کہا۔ جنگلو دیو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمرو کی جانب ایسی نظروں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



دیکھنے لگا جیسے اس کے سامنے آدم زاد کی بجائے اس سے بھی بڑا دیو موجود ہو۔

" تت، تم۔ اوہ تم ایک معمولی آدم زاد۔ تم جنگو دیو کو بھڑکا رہے ہو۔ نہیں چھوڑوں گا میں تمہیں ابھی اور اسی وقت ہلاک کر دوں گا۔ پھر میں تمہاری لاش سے پوچھوں گا کہ عمروعیار کہاں ہے"۔ جنگو دیو نے غصے سے لرزتے ہوئے کہا۔ پھر وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر عمرو کی جانب بڑھنے ہی لگا تھا کہ عمرو نے جلدی سے زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر اپنے کندھوں پر ڈال لی اور غائب ہو گیا۔ اسے اس طرح اچانک غائب ہوتے دیکھ کر جنگو دیو اپنی جگہ ٹھٹھک گیا۔

" یہ کیا۔ یہ عیار عمرو کہاں غائب ہو گیا۔ عیار عمرو۔ اوہ عمروعیار، عیار عمرو۔ یہ تو ایک ہی نام ہیں عیار عمرو، عمروعیار۔ اوہ، اس کا مطلب ہے عیار عمرو اصل میں عمروعیار ہی تھا۔ اوہ وہ مجھے بے وقوف بنا رہا تھا۔ اوہ، اوہ"۔ جنگو دیو نے پہلے حیرت سے پھر عمروعیار کا نام لیتے ہوئے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس



کی بات سن کر عمروعیار مسکرا دیا تھا۔ اس نے زنبیل سے تلوار حیدری نکالی اور اطمینان بھرے انداز میں جنگو دیو کی جانب بڑھنے لگا۔

" عمروعیار یا عیار عمرو تم جو بھی ہو میرے سامنے آ جاؤ۔ ورنہ میں یہاں ہر طرف آگ ہی آگ پھیلا دوں گا جس میں تم جل کر بھسم ہو جاؤ گے"۔ جنگو دیو نے جنگلی شیر کی طرح دھاڑتے ہوئے کہا۔

" مجھے کسی پاگل کتے نے نہیں کاٹا جو میں تمہارے سامنے آؤں۔ میں ابھی تمہارا عبرتناک حشر کرنے والا ہوں۔ بدبخت دیو"۔ عمرو نے اونچی آواز میں کہا۔

" تم میرے ہاتھوں بچ نہیں سکتے عمروعیار"۔ جنگو دیو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے زور سے زمین پر پاؤں مار دیا۔ زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی اور اچانک سارے میدان میں تیز اور خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ آگ صرف اس حصے میں نہیں تھی جہاں جنگو دیو کھڑا تھا آگ جنگو دیو سے ایک دائرے کی صورت میں دو گز دور تھی۔ عمروعیار چونکہ غیبی حالت میں اس کے قریب آ گیا تھا اس لئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



وہ بھی اس آگ سے محفوظ ہو گیا تھا۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب تم پاتال کی اس آگ میں جل کر راکھ ہو جاؤ گے عمروعیار۔ تم اس آگ سے کسی بھی صورت میں نہیں بچ سکتے"۔ جنگو دیو نے فاخرانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا مگر دوسرے ہی لمحے اس کے قہقہے تیز اور کربناک چیخوں میں بدل گئے ۔ وہ ایک پیر اٹھا کر چیختا ہوا ناچنا شروع ہو گیا تھا۔ وہ اس لئے کہ عمروعیار نے اس کے پیر کے ایک انگوٹھے پر تلوار دے ماری تھی جس سے اس کے پیر کا انگوٹھا کٹ کر دور جا گرا تھا۔ عمرو نے تلوار کا ایک اور ہاتھ مارا تو جنگو دیو کی دوسری ٹانگ کٹ کر نیچے گر گئی۔ یہ وہ ٹانگ تھی جس پر وہ اچھل رہا تھا۔ ٹانگ کٹنے کی وجہ سے جنگو دیو الٹ کر گر پڑا اور خوفناک انداز میں چیخنے لگا۔ عمروعیار پر نجانے کیوں جنون سا طاری ہو گیا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر جنگو دیو پر مسلسل تلواریں برسانا شروع کر دیں۔ جنگو دیو کے پہلے دونوں پیر کٹے پھر بازو اور پھر عمرو نے جو آخری بار تلوار کی ضرب لگائی تو جنگو دیو کی گردن کٹ کر دور تک لڑھکتی چلی



گئی۔ جنگو دیو کا جسم یکبارگی زور سے پھڑکا اور پھر ساکت ہو گیا۔ جیسے ہی جنگو دیو ہلاک ہوا اس کا سینہ پھٹا اور اس میں سے ایک الو کا کٹا ہوا سر نکل کر بری طرح سے چیختا ہوا وہاں سے غائب ہو گیا۔

پھر جنگو دیو کے جسم کے ہر کٹے ہوئے حصے پر شعلے سے بھڑکے اور وہ یکلخت راکھ کا ڈھیر بنتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی جنگو دیو کا جسم راکھ بنا میدان میں بھڑکتی ہوئی آگ بھی ختم ہو گئی۔

" خس کم جہاں پاک"۔ عمرو نے تلوار حیدری زنبیل میں ڈال کر دونوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔

" ہوں تو پیاری شہزادی اصل میں شہزادی ساسان جادو ہے۔ لیکن یہ سارا چکر کیا ہے۔ مجھے اس بار شہنشاہ افراسیاب کے خلاف کوئی مہم بھی نہیں ملی ہے اور خواہ مخواہ شہنشاہ افراسیاب مجھے مارنے پر تل گیا ہے۔ پھر شاگار جادوگر، شہزادی ساسان جادو، ان کا اصل مقصد کیا ہے۔ یہ سب ایسا کیوں کر رہے ہیں"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ دستور سلیمانی چادر اوڑھے ہوئے تھا کہ پھر اس پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شاگار جادوگر یا شہنشاہ افراسیاب کوئی حملہ نہ کرا
دے۔ اب بہت ہو چکا تھا وہ اصل حقیقت جاننا
چاہتا تھا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے زنبیل
سے سنہری تختی نکال لی۔

" اے سنہری تختی، مجھے بتایا جائے کہ شاگار جادوگر
کون ہے اس کے سونار خزانے کا کیا راز ہے۔ شہنشاہ
افراسیاب مجھے کیوں مارنا چاہتا ہے اور شہزادی ساسان
جادو پہاڑی شہزادی کیوں بنی ہے۔ وہ میرا تحفظ کیوں
کر رہی ہے"۔ عمرو نے سنہری تختی سے پوچھا۔ اسی لمحے
سنہری تختی پر سیاہ رنگ کے الفاظ ابھر آئے۔

" عمروعیار کو بتایا جاتا ہے کہ اس مرتبہ شہنشاہ
افراسیاب نے عمروعیار کو ہلاک کرنے کا بیڑا اٹھایا
ہے۔ اس مقصد کے لئے شہنشاہ افراسیاب نے طلسم
ہوشربا کو بھی چھوڑ دیا ہے اور یہ قسم بھی کھائی ہے کہ
اگر وہ عمروعیار کو ہلاک نہ کر سکا تو وہ خود کو اپنے
ہاتھوں ہلاک کر لے گا"۔ سنہری تختی کے الفاظ پڑھ
کر عمروعیار حیران رہ گیا پھر سنہری تختی پر الفاظ
ابھرتے اور مٹتے رہے اور سنہری تختی عمروعیار کو ساری



تفصیل بتا کر سادہ ہو گئی۔

" اوہ، تو یہ ہے اصل حقیقت۔ شہزادی ساسان
جادو مجھ جیسے عیار زماں کو عیاری دکھاتی رہی۔ واہ، واہ
وہ تو مجھ سے بھی زیادہ چالاک اور ہوشیار ثابت ہوئی
ہے۔ اس کا مطلب ہے میں نے شہزادی ساسان جادو
کو جہنمی جلادوں والی مہم میں صحیح طور پر سمجھنے میں
غلطی کی تھی۔ وہ نہ صرف ایک چالاک ساحرہ ہے
بلکہ انتہائی ذہین اور تیزطرار بھی ہے۔ مجھ جیسے عیار کو
عیاری دکھانے والی واقعی شہزادی ساسان جادو کے سوا
کون ہو سکتا تھا۔ واہ واہ"۔ عمرو نے شہزادی ساسان
جادو کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

" سنہری تختی مجھے بتایا جائے، جنگو دیو کو بھیج کر
اس سے شہزادی ساسان جادو کو جادو پنجرے میں قید
کرا کر شہنشاہ افراسیاب نے جو غلطی کی ہے اس سے
اس کے ہزار جادو تو ختم ہو چکے ہیں۔ اب وہ کیا
کرے گا اور وہ خود اس وقت کہاں ہے"۔ عمرو نے
چند لمحے سوچنے کے بعد سنہری تختی سے پوچھا۔

" عمروعیار کو بتایا جاتا ہے کہ ایک ہزار جادو ختم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہو جانے کے بعد شہنشاہ افراسیاب خود عمروعیار کے مقابلے پر آئے گا۔ عمروعیار کو شہنشاہ افراسیاب کے حملوں سے خود کو بچانا ہوگا۔ اگر عمروعیار شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھوں زخمی ہو گیا تو عمروعیار انتہائی مشکل میں پھنس جائے گا۔ وہ مصیبت کیا ہے اور اس سے عمروعیار کے ساتھ کیا ہو سکتا ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جا سکتا"۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی سنہری تختی سے الفاظ غائب ہو گئے۔

" شہزادی ساسان جادو کہاں ہے۔ جنگو دیو نے اسے جس ہڈیوں والے جادو پنجرے میں قید کیا ہے وہ واقعی اس پنجرے سے کبھی آزاد نہیں ہو سکے گی"۔ عمرو نے پوچھا۔

" عمروعیار کو بتایا جاتا ہے کہ شہزادی ساسان جادو سامنے نوکیلی چوٹی والی نیلی پہاڑی کے غار میں موجود ہے۔ اسے اگر عمروعیار چاہے تو پنجرے سے آزاد کر سکتا ہے"۔ سنہری تختی نے جواب دیا۔

" وہ کیسے"۔ عمرو نے جلدی سے پوچھا۔

" عمروعیار کو بتایا جاتا ہے کہ اگر عمروعیار اپنی



دسوں انگلیوں سے خون کے سات سات قطرے نکال کر پنجرے پر ڈالے گا تو جادو پنجرہ غائب ہو جائے گا اور شہزادی ساسان جادو، جادو پنجرے سے آزاد ہو جائے گی"۔ سنہری تختی پر ابھرنے والے الفاظ پڑھ کر عمرو سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلانے لگا۔

" اچھا سنہری تختی مجھے بتایا جائے اگر شہنشاہ افراسیاب کسی بھی طرح مجھے ہلاک کرنے میں ناکام رہتا ہے تو کیا وہ واقعی خود کو فنا کر لے گا۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو"۔ عمرو نے پوچھا۔

" عمروعیار کو بتایا جاتا ہے کہ شہنشاہ افراسیاب نے اپنی قسم پوری نہ کی تو سامری جادوگر کی روح اسے خود ہی جلا کر راکھ کر دے گی کیونکہ شہنشاہ افراسیاب نے سامری جادوگر کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کر رکھا ہے"۔ سنہری تختی کے الفاظ پڑھ کر عمروعیار نے ہونٹ بھینچ لئے۔

" اوہ، اس کا مطلب ہے شہنشاہ افراسیاب اپنا تخت و تاج اور اپنی جان بچانے کے لئے مجھے ہر صورت میں ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا اور وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اپنی تمام تر طلسمی طاقتیں مجھ پر آزمانے کی کوشش کرے گا۔ اوہ، اوہ اس لحاظ سے تو مجھے خود کو بچانے کی فوری تیاری کرنی چاہئے "۔ عمروعیار نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے سنہری تختی زنبیل میں ڈالی اور اس چٹان کے پاس آ گیا جس پر اسے شہزادی ساسان جادو نے روشنی کے لکیروں والے پنجرے میں قید کیا تھا۔ عمرو نے کاندھے سے زنبیل اتار کر چٹان پر رکھی اور پھر اس کا منہ کھول کر وہ سلیمانی چادر اوڑھے زنبیل میں گھس گیا۔ زنبیل اس کے وجود سے ایک لمحے کے لئے بھاری ہوئی پھر اصل حالت میں آتی چلی گئی۔



شہزادی ساسان جادو ہڈیوں والے جادو پنجرے میں بے بس پرندے کی طرح پھڑپھڑا رہی تھی۔ وہ خود کو اس پنجرے سے آزاد کرانے کے لئے اپنے تمام جادو آزما چکی تھی مگر پنجرہ تو درکنار پنجرے کی ایک چھوٹی سی ہڈی بھی اپنی جگہ سے نہ ہلی تھی۔

" بابا کو سب کچھ پتہ چل گیا ہے۔ یہ بہت برا ہوا ہے۔ بہت ہی برا۔ اب بابا مجھے کسی صورت میں نہیں چھوڑیں گے اور میرے ساتھ ساتھ نانی اماں بھی بابا کے عتاب کا شکار بن جائیں گی۔ کیا کروں۔ جنگلو دیو عمروعیار کو ہلاک کرنے گیا ہے۔ اس سے بچنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمروعیار کے لئے ناممکنات میں سے ہے۔ اب شاید میں کبھی عمروعیار کو نہ دیکھ پاؤں۔ اوہ یہ سب کیا ہو گیا۔ یہ کیا ہو گیا"۔ شہزادی ساسان جادو انتہائی پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتی چلی گئی۔

اسی لمحے وہاں اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ پنجرے کے سامنے سیاہ دھواں سا اٹھا اور تیزی سے پھیل کر اوپر اٹھتا چلا گیا۔ پھر اس میں تیز روشنی سی چمکی دوسرے ہی لمحے وہاں دھویں کی جگہ شہنشاہ افراسیاب کھڑا تھا۔ اس وقت شہنشاہ افراسیاب اپنے اصل روپ میں تھا۔ اس کے سر پر تاج تو نہیں تھا البتہ اس کے دائیں ہاتھ پر ایک سبز رنگ کا نہایت خوبصورت طوطا بیٹھا ہوا تھا۔

" بابا"۔ شہنشاہ افراسیاب کو دیکھ کر شہزادی ساسان جادو کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔

" ہاں غدار شہزادی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اس کے پنجرے کے قریب آ کر اسے سرخ سرخ آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا۔



" بابا ۔ وہ ہم، ہم ....." شہزادی ساسان جادو نے شہنشاہ افراسیاب کی جانب خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے ہکلا کر کہا۔

" بس، ہم کچھ نہیں سننا چاہتے ۔ ہمیں تمہاری اور ملکہ اشماکا جادو کی غداری کا پورا علم ہے۔ تم کیا سمجھتی تھی کہ ہمیں کبھی معلوم نہیں ہوگا کہ تم کیا کرتی پھر رہی ہو۔ اپنے جادو پتلے کو اپنا ہمشکل بنا کر اور اسے جادو سے بیمار کرکے تم نے یہ سوچ لیا تھا کہ ہم یہ کبھی نہیں جان سکیں گے کہ تم جادونگری میں ہو یا جادونگری سے باہر اور تم نے ایک عمروعیار کو بچانے کے لئے جادو پتلوں کو عمروعیار کی شکلیں دے کر ہمیں دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ ہونہہ، تم یہ کیسے بھول گئی تھیں کہ ہم تمہارے باپ ہیں اور باپ کے پاس اولاد سے زیادہ طاقت اور عزت ہوتی ہے اور ہم شہنشاہ جادوگراں ہیں۔ تم ہماری بیٹی ہو کر ہم سے ہی غداری پر تل گئی تھیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہم نے عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے نہ صرف اپنا تخت و تاج داؤ پر لگا رکھا ہے بلکہ ناکامی کی صورت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں ہم نے خود اپنی زندگی ختم کرنے کی قسم بھی کھا رکھی ہے۔ افسوس، ہمیں سخت افسوس ہو رہا ہے کہ تم جیسی جادوگرنی ہماری ناخلف اولاد ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے گرجتے ہوئے کہا۔ اپنے باپ کو اس قدر غصے میں دیکھ کر شہزادی ساسان جادو کے جسم سے ٹھنڈا ٹھنڈا پسینہ پھوٹ نکلا تھا اور شرم سے اس کی نظریں جھک گئی تھیں۔

" ہم نے کالے جادوگروں کو بھیج کر جادونگری کا خاتمہ کر دیا ہے اور ملکہ اشماکا جادو کو غداری کے جرم میں اندھے کنویں میں پھینکوا دیا ہے اور تم۔ تمہیں ہم نے پاتال کے زہریلے مردہ جانوروں کی ہڈیوں والے اس جادو پنجرے میں قید کرا دیا ہے۔ تمہاری یہی سزا ہے کہ تم ہمیشہ اسی پنجرے اور اسی غار کی قید میں رہو گی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے مسلسل گرجتے ہوئے کہا۔ اپنے باپ سے جادونگری کے خاتمے اور نانی ملکہ اشماکا جادو کو اندھے کنویں میں پھینکوانے کا سن کر شہزادی ساسان جادو کا رنگ زرد ہو گیا تھا اور اس کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی تھی۔



" تم غدار شہزادی ہو۔ آج سے ہم تم سے باپ بیٹی کا رشتہ ختم کر رہے ہیں اور تم جس عمروعیار کو اس قدر بچانے کی کوشش کر رہی تھیں اس عمروعیار کا خاتمہ کرنے ہم خود آئے ہیں۔ عمروعیار کی موت اب صرف اور صرف ہمارے ہاتھوں سے ہوگی۔ تم اس پنجرے میں قید رہو ہم عمروعیار کو بے بس کر کے یہیں اسی غار میں تمہارے سامنے لا کر ہلاک کریں گے۔ عمروعیار کی موت کا بھیانک تماشہ ہم تمہیں ضرور دکھائیں گے ساسان جادو۔ تمہارے بس میں ہو تو اس وقت عمروعیار کو ہمارے ہاتھوں مرنے سے بچا لینا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔ اپنے باپ کے سامنے اس وقت شہزادی ساسان جادو کی زبان گنگ ہو گئی تھی۔ شہنشاہ افراسیاب کافی دیر تک اس پر اپنا غصہ نکالتا رہا پھر وہ جس طرح وہاں آیا تھا اسی طرح سیاہ دھویں میں تبدیل ہو کر وہاں سے غائب ہو گیا۔ اسے غائب ہوتے دیکھ کر شہزادی ساسان جادو کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا۔ شہنشاہ افراسیاب جادونگری کا خاتمہ کر کے جہاں ملکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اشماکا جادو کو اندھے کنویں میں پھینکوا سکتا تھا اور اپنی چہیتی بیٹی کو جادو پنجرے میں ہمیشہ کے لئے قید بھی کر سکتا تھا پھر بھلا وہ عمروعیار کو کس طرح زندہ چھوڑ سکتا تھا جو اس کا سب سے بڑا دشمن تھا۔

"کیا تم اس جادو پنجرے سے آزاد ہونا پسند کرو گی شہزادی ساسان جادو یا ہمیشہ اسی پنجرے میں قید رہنے کا ارادہ ہے"۔ اچانک شہزادی ساسان جادو کو ایک آواز سنائی دی اور شہزادی ساسان جادو بری طرح سے چونک اٹھی کیونکہ اس آواز کو وہ ہزاروں لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔ وہ آواز عمروعیار کے سوا اور بھلا کس کی ہو سکتی تھی۔ دوسرے ہی لمحے ایک پردہ سا ہٹا اور اس کے سامنے واقعی عمروعیار نمودار ہو گیا۔



شہنشاہ افراسیاب شدید غضبناک دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا چہرہ اور آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہو رہی تھیں۔ وہ وادی کاغار میں اسی چٹان پر کھڑا تھا جہاں شہزادی ساسان جادو نے عمروعیار کو وقتی طور پر روشنی والے پنجرے میں قید کیا تھا۔

شہنشاہ افراسیاب، شہزادی ساسان جادو کی غار سے باہر آتے ہی دوبارہ اپنے خوفناک روپ میں آ گیا تھا۔ اس کے جسم پر سیاہ لباس اور سر پر بڑی سی پگڑی تھی۔ پگڑی پر انسانی ہڈی کا نشان بنا ہوا تھا۔ میدان میں دور دور تک بے شمار جادوئی پتلے دوڑتے پھر رہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھے ۔ غار سے باہر آتے ہی شہنشاہ افراسیاب نے انہیں عمروعیار کی تلاش میں دوڑا دیا تھا جو میدان میں دور دور تک دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

" آقا معلوم ہوتا ہے عمروعیار وادی سے فرار ہو گیا ہے۔ سیاہ پتلوں نے سارا میدان، سامنے موجود تمام پہاڑیاں اور پہاڑی غار بھی دیکھ لئے ہیں لیکن عمروعیار انہیں کہیں نہیں مل رہا"۔ شاگون جن نے جو اس وقت طوطے کے روپ میں تھا اور شہنشاہ افراسیاب کے بازو پر بیٹھا تھا شہنشاہ افراسیاب سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نہیں، عمروعیار اس وادی سے فرار نہیں ہوا۔ وہ بدبخت یہیں کہیں موجود ہے۔ سیاہ جادو پتلے ابھی اسے کہیں نہ کہیں سے ڈھونڈ نکالیں گے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اسے جھڑکتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

سیاہ جادو پتلے کافی دیر تک دوڑتے پھرتے رہے پھر انہوں نے شہنشاہ افراسیاب کے سامنے آ کر اس بات کا اقرار کر لیا کہ عمروعیار اس وادی اور وادی میں



موجود کسی بھی پہاڑی غار میں نہیں ہے۔

" ہونہہ، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اتنی جلدی وہ کہاں جا سکتا ہے"۔ سیاہ جادو پتلوں کی ناکامی کا سن کر شہنشاہ افراسیاب نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

" آقا، اگر میں جن کے روپ میں ہوتا تو آپ کو آنکھیں بند کر کے ابھی بتا دیتا کہ عمروعیار کہاں ہے۔ مگر آپ کے ہزار جادو ختم ہونے کی وجہ سے میرا بھی جناتی روپ ختم ہو گیا ہے۔ آپ عمروعیار کو تلاش کرنے کے لئے پاتال کے سیاہ مینڈک کو کیوں نہیں بلا لیتے"۔ شاگون جن نے شہنشاہ افراسیاب سے کہا۔

" سیاہ مینڈک۔ اوہ ہاں۔ اب مجھے سیاہ مینڈک کو ہی بلانا ہوگا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے سر جھٹک کر کہا۔ اس نے جلدی سے منتر پڑھ کر اپنے ہاتھ کی انگلی زمین کی طرف کر کے جھٹکی۔ زمین پر ایک دھماکا سا ہوا اور اس میں شگاف پڑ گیا۔ دوسرے ہی لمحے شگاف میں سے سیاہ رنگ کا ایک بڑا سا مینڈک اچھل کر باہر آ گیا اور زور زور سے ٹرٹرانے لگا۔

" پاتال مینڈک۔ اس وادی میں عمروعیار کہیں

موجود ہے۔ اسے تلاش کرکے ہمیں بتاؤ کہ وہ کہاں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے سیاہ مینڈک کی طرف دیکھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

مینڈک زور سے ٹرٹرایا اور پھدکتا ہوا ایک طرف جانے لگا۔

شہنشاہ افراسیاب نے جلدی سے ایک منتر پڑھ کر اپنا ہاتھ سیاہ پتلوں کی طرف کرکے جھٹک دیا جو میدان میں سر جھکائے کھڑے تھے۔ جیسے ہی شہنشاہ افراسیاب نے منتر پڑھ کر ان کی طرف ہاتھ جھٹکا بجلیاں سی کڑکیں۔ دوسرے ہی لمحے تمام کے تمام سیاہ پتلے فولادی پنجے بن گئے۔

" سیاہ مینڈک کے پیچھے جاؤ۔ عمروعیار جہاں بھی دکھائی دے اسے پکڑ کر ہمارے سامنے لے آؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے چیختے ہوئے کہا تو فولادی پنجے دوڑتے ہوئے سیاہ مینڈک کے پیچھے جانے لگے۔

" آقا پاتال مینڈک تو اس غار کی طرف جا رہا ہے جہاں شہزادی ساسان جادو کو آپ نے جادو پنجرے میں بند کر رکھا ہے"۔ شاگون جن نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



" اوہ ہاں، اس کا مطلب ہے عمروعیار اسی غار میں موجود ہے۔ شہزادی ساسان جادو کی وجہ سے ہمارے طلسمی پتلے اس غار میں نہیں گئے ہوں گے۔ اسی لئے انہیں عمروعیار کا کہیں پتہ نہیں چل رہا تھا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

سیاہ مینڈک پھدکتا ہوا واقعی اسی غار کی طرف جا رہا تھا اور پھر وہ اس غار میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے کئی فولادی پنجے بھی غار میں گھس گئے۔ پھر یکلخت زوردار آواز میں بجلیاں کڑکیں اور غار سے باہر موجود سارے فولادی پنجے غائب ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی جیسے زوردار انداز میں بادل گرجا اور دوسرے ہی لمحے شہنشاہ افراسیاب کے سامنے ہوا میں ایک فولادی پنجہ نمودار ہوا جس نے عمروعیار کو دبوچ رکھا تھا جو پنجے کی گرفت میں بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ پنجے نے عمروعیار کو زمین پر پھینکا اور وہاں سے غائب ہو گیا۔ عمروعیار کو اپنے سامنے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ پھیلا کر عمروعیار کی جانب کیا۔ اس کی

انگلیوں سے زرد رنگ کی لہریں نکل کر عمروعیار پر
پڑنے لگیں۔ دوسرے ہی لمحے عمروعیار کا جسم فولاد کی
موٹی موٹی زنجیروں میں جکڑتا چلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



" تم عمروعیار۔ تم یہاں"۔ عمروعیار کو نمودار ہوتے
دیکھ کر شہزادی ساسان جادو نے خوشی اور حیرت سے
چیختے ہوئے کہا۔

" ہاں میں، تمہارے سر کا کبھی نہ ہونے والا
تاج"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تم غار میں کیسے آ گئے ۔ غار تو چاروں طرف سے
بند ہے۔ اس غار میں سوائے جادو کے زور سے آنا
ناممکن ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے بدستور حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

" میں جادوگر تو نہیں ہوں مگر دنیا کے تمام جادوگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سوائے تمہارے باپ کے مجھے اپنا باپ مانتے ہیں۔ ایسی جگہوں پر میرے لئے پہنچ جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے"۔ عمرو نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ اصل میں شہنشاہ افراسیاب سے مقابلے کی تیاری کر کے زنبیل سے نکلا تھا تو اس نے اپنی انگلی میں موجود ایک طلسمی انگوٹھی کو حکم دیا تھا کہ وہ اسے اس غار میں پہنچا دے جہاں جادو پنجرے میں شہزادی ساسان جادو قید ہے۔

" میرا باپ، کیا مطلب"۔ شہزادی ساسان جادو نے چونک کر پوچھا۔

" میں تمہارے باپ شہنشاہ افراسیاب کی بات کر رہا ہوں شہزادی ساسان جادو"۔ عمرو نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ، تو تم نے مجھے پہچان لیا ہے"۔ عمرو کے منہ سے اپنا نام سن کر شہزادی ساسان جادو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ہاں شہزادی ساسان جادو۔ مجھے نہ صرف تمہارے بارے میں پتہ چل گیا ہے بلکہ مجھ پر یہ



حقیقت بھی آشکار ہو گئی ہے کہ تمہارا باپ مجھے کیوں نقصان پہنچانے یا ہلاک کرنا چاہتا ہے اور تم کس طرح مجھے اپنے باپ کے ہاتھوں مرنے سے بچائے چلی آ رہی ہو۔ پہاڑی شہزادی، جلاد جادوگر اور شاکار جادوگر یہ سب تمہاری گھڑی ہوئی کہانی ہے۔ تم نہ صرف مجھے زندہ رکھنا چاہتی ہو بلکہ اپنے باپ شہنشاہ افراسیاب کو بھی اس کے مقصد میں سرفراز رکھنا چاہتی ہو اور میرے ساتھ مل کر سامری جادوگر کے معبد سے سرخ شیطانی کھوپڑی حاصل کرنا چاہتی ہو"۔ عمرو عیار نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" اوہ، تم ساری حقیقت جان چکے ہو۔ یہ تو بہت برا ہوا ہے۔ بہت برا"۔ شہزادی ساسان جادو نے ہونٹ سکوڑ کر مایوسی کے عالم میں کہا۔

" کیوں، برا کیوں ہوا ہے"۔ عمرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" تم سب کچھ جان چکے ہو تو لازماً تم یہ بھی جان گئے ہو گے کہ بابا سرخ شیطانی کھوپڑی کس مقصد کے لئے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تمہیں بتائے بغیر میں وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھوپڑی تمہارے ساتھ مل کر حاصل کرنا چاہتی تھی مگر اب، اب تم اس کھوپڑی کے لئے کیونکر میرا ساتھ دو گے۔ اب تو یہی ہوگا یا تم نہیں یا میرا باپ نہیں"۔ شہزادی ساسان جادو نے افسردہ لہجے میں کہا۔

" اور اگر میں کہوں کہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی میں تمہارا ساتھ دینے کو تیار ہوں تو"۔ عمرو نے سنجیدگی سے کہا تو شہزادی ساسان جادو چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی جیسے عمرو نے اس سے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

" کیا، کیا کہا تم نے"۔ شہزادی ساسان جادو نے عمروعیار کی جانب یقین نہ آنے والے انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت عجیب سی خوشی لہرانے لگی تھی۔

" ہاں شہزادی ساسان جادو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میں تمہارے لئے سرخ شیطانی کھوپڑی حاصل کرنے سامری جادوگر کے معبد میں ضرور جاؤں گا"۔ عمرو نے کہا اور شہزادی ساسان جادو کی آنکھیں مسرت سے جگمگانے لگیں۔



" اوہ، اوہ عمروعیار۔ تم۔ تم"۔ خوشی کے مارے شہزادی ساسان جادو سے کچھ کہا ہی نہ گیا۔

" تم نے جب مجھے اپنے باپ سے بچانے کے لئے اتنی پریشانیاں اٹھائی ہیں اور سزا کے طور پر اس جادو پنجرے میں قید ہو گئی ہو تو بھلا میں تمہاری مدد کیوں نہیں کروں گا۔ میں تمہارے لئے، صرف تمہارے لئے اس شیطانی کھوپڑی کو حاصل کرنے ضرور جاؤں گا۔ ہاں مگر ....." ابھی عمروعیار نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک کسی مینڈک کے ٹرٹرانے کی تیز آواز سنائی دی۔ عمرو اور شہزادی ساسان جادو چونک پڑے۔ ان سے کچھ فاصلے پر ایک سیاہ مینڈک موجود تھا جو گول گول آنکھوں سے عمروعیار کو دیکھتے ہوئے ٹرٹرا رہا تھا۔

" پاتال مینڈک۔ اوہ اسے یقیناً بابا نے تمہاری تلاش میں بھیجا ہے۔ عمرو جاؤ یہاں سے ، جلدی کرو بھاگ جاؤ یہاں سے ورنہ بابا تمہیں یہاں آ کر ہلاک کر دیں گے"۔ شہزادی ساسان جادو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمروعیار کچھ کرتا ایک کڑاکا ہوا اور وہاں ایک طلسمی فولادی پنجہ آ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمودار ہوا۔ طلسمی پنجے نے نمودار ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے عمرو کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ پنجے کی گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ بے اختیار عمروعیار کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اسے چیختا دیکھ کر شہزادی ساسان جادو بھی بری طرح سے چیخ اٹھی۔

طلسمی فولادی پنجے نے عمروعیار کو گرفت میں لیا اور پھر یکلخت وہاں سے غائب ہو گیا۔

" عمروعیار، عمروعیار"۔ عمروعیار کو وہاں سے غائب ہوتے دیکھ کر شہزادی ساسان جادو چیخی اور پاگلوں کی طرح پنجرے کی ہڈیوں کو پکڑ کر زور زور سے ہلانے لگی جیسے غصے اور وحشت کے عالم میں وہ ہڈیوں کے بنے ہوئے اس پنجرے کو توڑ دینا چاہتی ہو۔ مگر دوسرے ہی لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی پیچھے ہٹ گئی کیونکہ ہڈیوں کو پکڑتے ہی اس کے ہاتھوں سے دھواں نکلنے لگا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ بری طرح سے جل گئے تھے جیسے شہزادی ساسان جادو نے گرم گرم سلاخوں کو پکڑ لیا ہو۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں خوف عود کر آیا تھا۔



" افراسیاب بابا، عمروعیار کو مار دیں گے۔ وہ اسے ہلاک کر دیں گے۔ مم، میں کیا کروں۔ اوہ، اوہ اگر عمروعیار کو کچھ ہو گیا تو میں بھی زندہ نہیں رہوں گی۔ میں خود کو ہلاک کر لوں گی۔ بابا ۔ بابا ۔ عمروعیار"۔ شہزادی ساسان جادو وحشت بھرے انداز میں اپنے باپ اور عمروعیار کو آوازیں دینے لگی۔ مگر وہاں اس کی آواز سننے والا کوئی نہیں تھا۔ اس کی آواز غار میں دور تک لہراتی چلی گئی تھی۔ شہزادی ساسان جادو کافی دیر تک اسی طرح چیخ چیخ کر شہنشاہ افراسیاب اور عمروعیار کو آوازیں دیتی رہی پھر جیسے وہ بے دم ہو کر نیچے بیٹھ گئی۔ خوف، پریشانی اور دکھ سے اس کا سارا بدن لرز رہا تھا۔ اسے عمروعیار کی موت جیسے صاف نظر آ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی اور پھر اس نے واقعی بے بسی کے عالم میں رونا شروع کر دیا۔ مگر دوسرے ہی لمحے اس کے ذہن میں جیسے ایک کوندا سا لپکا وہ بے اختیار چونک اٹھی۔

" جادو تھیلا۔ اوہ نانی اماں کا دیا ہوا جادو تھیلا تو میرے پاس ہے"۔ اس نے جلدی سے اٹھتے ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہا۔ پھر اس نے جلدی سے کندھے سے لٹکے ہوئے جادو تھیلے میں ہاتھ ڈالا اور ایک موم کی گڑیا نکال لی۔ اس نے موم کی گڑیا کو پنجرے سے باہر نکال کر زمین پر پھینک دیا جو زمین پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔

" موم کی گڑیا۔ زندہ ہو جاؤ "۔ شہزادی ساسان جادو نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے موم کی گڑیا میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ تیزی سے بڑی ہوتی چلی گئی۔



عمروعیار فولادی زنجیروں میں بری طرح جکڑا ہوا افراسیاب کے سامنے پڑا تھا اور افراسیاب کا چہرہ کھلا ہوا تھا۔

عمروعیار خود کو زنجیروں سے آزاد کرنے کے لئے بری طرح ہل رہا تھا مگر زنجیریں ایک تو فولادی تھیں اور دوسرے اتنی موٹی تھیں کہ عمرو انہیں معمولی سی بھی حرکت نہیں دے پا رہا تھا۔ افراسیاب چٹان پر سے اترا اور نہایت شان سے چلتا ہوا عمروعیار کے قریب آ گیا۔

" کون ہو، کون ہو تم "۔ عمرو نے بھنچی بھنچی آواز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں شہنشاہ افراسیاب سے پوچھا جس نے اس وقت خوفناک جادوگر کا روپ دھار رکھا تھا۔

" تمہاری موت"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اپنے نوکیلے دانت نکال کر ہنستے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سن کر عمرو عیار چونک پڑا۔

" افراسیاب۔ تت، تم"۔ عمرو کے منہ سے نکلا۔

" افراسیاب نہیں، شہنشاہ افراسیاب۔ میں شہنشاہ جادوگراں ہوں عمرو عیار اور یہاں تمہاری موت بن کر آیا ہوں۔ تم نے مجھے بہت ستایا ہے۔ طلسم ہوشربا میں گھس کر تم نے میرے سینکڑوں نامور جادوگروں کو ہلاک کیا ہے اور میرے بہت سے قیمتی خزانے بھی لوٹ کر تم لے جاتے رہے ہو۔ تمہاری وجہ سے صرف تمہاری وجہ سے میری اکلوتی بیٹی شہزادی ساسان جادو مجھ سے بغاوت کرنے لگی ہے۔ اس نے تمہیں میرے ہاتھوں مرنے سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے مگر اب وہ تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی کیونکہ غداری کے جرم میں، میں نے اسے ہمیشہ کے لئے جادو پنجرے میں قید کر دیا ہے۔ تم اس



وقت بے بس جانور کی طرح میرے قدموں میں پڑے ہو۔ تم ہر بار مجھے اور ملکہ حیرت جادو کو چکمہ دے کر نکل جانے میں کامیاب ہوتے رہے ہو مگر آج تم مجھے کوئی چکمہ نہیں دے سکتے اور نہ ہی میرے ہاتھوں زندہ بچ کر جا سکتے ہو"۔ شہنشاہ افراسیاب کہتا چلا گیا۔

" کہہ چکے یا ابھی اور کچھ کہنا باقی ہے"۔ عمرو نے زمین پر پڑے پڑے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب"۔ شہنشاہ افراسیاب اس کا اطمینان دیکھ کر چونک پڑا۔

" مطلب کا مطلب تو میں بھی نہیں جانتا شہنشاہ افراسیاب۔ تمہیں کچھ اور کہنا ہے تو وہ بھی کہہ لو۔ پھر نہ کہنا کہ میں نے تمہیں خود پر طنز کرنے کا وقت نہیں دیا"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم مسکرا رہے ہو۔ موت تمہارے سر پر کھڑی ہے اور تم مسکرا رہے ہو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" میرے سر پر موت نہیں تم کھڑے ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افراسیاب۔ تم مجھے کیا مارو گے۔ تم جیسے جادوگروں کے ہاتھوں میں مرنے والا ہوتا تو اب تک سینکڑوں بار مر چکا ہوتا"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ، تمہارا مقابلہ آج تک عام جادوگروں سے ہوا تھا عمروعیار۔ اس بار تمہارے سامنے شہنشاہ جادوگراں کھڑا ہے۔ تم کیا سمجھتے ہو میں تمہیں نہیں مار سکتا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے نفرت زدہ لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے فضا میں ہاتھ مارا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑے پھل والا کلہاڑا آ گیا۔

" نہیں، تم مجھے نہیں مار سکتے"۔ عمرو نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ، معلوم ہوتا ہے موت کو سامنے دیکھ کر تم اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے ہو جو اس طرح بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔ تم اس وقت پوری طرح فولادی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہو اور اس کلہاڑے سے پہلے میں تمہاری گردن کاٹوں گا اور پھر تمہارے جسم کے اتنے ٹکڑے کروں گا کہ جنہیں تمہاری روح بھی نہ گن سکے گی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اس بار شیطانی



انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر دیر کیوں کر رہے ہو مجھے مارنے میں۔ اٹھاؤ کلہاڑا اور اڑا دو میری گردن"۔ عمروعیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب تو شہنشاہ افراسیاب کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ عمروعیار جس انداز میں اس سے باتیں کر رہا تھا اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ ضرور کوئی خاص بات ہے یا پھر شاید وہ سچ مچ پاگل ہو گیا تھا اور موت کے خوف سے اس طرح کی باتیں کر رہا تھا۔

" لگتا ہے تم مجھے احمق بنانے کے چکر میں ہو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

" جو پہلے ہی سے احمق ہو اسے اور کیا احمق بنانا"۔ عمرو ہنسا اب تو شہنشاہ افراسیاب کا چہرہ غصے کی شدت سے اور زیادہ سرخ ہو گیا اور اس کی آنکھیں انگارے برسانے لگیں۔ اس نے کلہاڑے کے دستے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور اسے اٹھا کر سر سے بلند کر لیا مگر عمروعیار کے انداز میں کوئی فرق نہ آیا وہ بدستور مسکرائے جا رہا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب نے حلق سے ایک تیز چیخ ماری۔ دوسرے ہی لمحے اس کا کلہاڑا

برق رفتاری سے نیچے آیا۔ کھچ کی آواز کے ساتھ ہی زنجیروں میں بندھے ہوئے عمروعیار کی گردن کٹی اور اس کا سر لڑھکتا ہوا دور چلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



شہزادی ساسان جادو نے موم کی گڑیا کی جانب دیکھا جو اب بڑی ہو کر ایک نہایت خوبصورت لڑکی کے روپ میں آ گئی تھی۔

" موم کی گڑیا، شہزادی ساسان جادو کی خدمت میں حاضر ہے۔ حکم"۔ موم کی گڑیا نے شہزادی ساسان جادو کو جھک کر نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

" موم کی گڑیا، کیا تم مجھے ہڈیوں کے بنے ہوئے اس جادو پنجرے سے رہائی دلا سکتی ہو"۔ شہزادی ساسان جادو نے جلدی سے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



" نہیں شہزادی صاحبہ، یہ پنجرہ پاتال کے زہریلے اور سینکڑوں برس سے مردہ جانوروں کی ہڈیوں کا بنا ہوا ہے۔ اس پنجرے پر کوئی جادو، کوئی طاقت اثر نہیں کر سکتی"۔ موم کی گڑیا نے جواب دیتے ہوئے کہا

" اوہ، تو کیا میں اس پنجرے سے کبھی آزاد نہیں ہو سکتی"۔ شہزادی ساسان جادو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" ہو سکتی ہیں شہزادی صاحبہ"۔ موم کی گڑیا نے جواب دیا تو شہزادی ساسان جادو چونک پڑی۔

" ہو سکتی ہوں۔ کیا مطلب، ابھی تو تم کہہ رہی تھیں کہ اس پنجرے پر کوئی جادو، کوئی طاقت اثر نہیں کرتی"۔ شہزادی ساسان جادو نے جلدی سے کہا۔

" میں نے جادو اور جادوئی طاقت کی بات کی تھی شہزادی صاحبہ"۔ موم کی گڑیا نے اسی طرح مؤدب لہجے میں کہا۔

" اوہ، اس کا مطلب ہے کہ میں اس پنجرے سے آزاد ہو سکتی ہوں۔ مگر کیسے"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔



" آپ کو اس پنجرے سے عمرو عیار رہائی دلا سکتا ہے شہزادی صاحبہ۔ اگر عمرو عیار اپنے ہاتھوں کی دسوں انگلیوں سے خون کے سات سات قطرے نکال کر اس پنجرے پر ڈالے تو یہ پنجرہ غائب ہو جائے گا اور آپ آزاد ہو جائیں گی"۔ موم کی گڑیا نے جواب دیا

" عمرو عیار، اوہ مگر عمرو عیار اب کہاں سے آ سکتا ہے۔ اسے تو بابا کا طلسمی فولادی پنجہ اٹھا کر لے گیا ہے اور بابا اسے ....." شہزادی ساسان جادو کہتے کہتے خاموش ہو گئی۔ یہ کہتے ہوئے اس کی آواز رندھ گئی تھی۔

" عمرو عیار کو شہنشاہ افراسیاب کا طلسمی فولادی پنجہ اٹھا کر لے گیا ہے۔ یہ غلط ہے شہزادی صاحبہ"۔ موم کی گڑیا نے کہا تو شہزادی ساسان جادو چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگی۔

" غلط ہے کیا مطلب۔ طلسمی فولادی پنجہ میرے سامنے عمرو عیار کو پکڑ کر یہاں سے لے گیا تھا"۔ شہزادی ساسان جادو نے جلدی سے کہا۔

" وہ عمرو عیار نہیں، عمرو عیار کا پتلا تھا شہزادی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صاحبہ"۔ موم کی گڑیا نے کہا تو شہزادی ساسان جادو کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔

" عمروعیار کا پتلا، یہ تم کیا کہہ رہی ہو موم کی گڑیا۔ وہ، وہ عمروعیار کا پتلا تھا"۔ شہزادی ساسان جادو نے یقین نہ آنے والے لہجے میں اور ہکلاتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ وہ پتلا ماش کے آٹے کا تھا جسے عمروعیار نے اپنی شکل و صورت اور آواز دے کر یہاں چھوڑ تھا"۔ موم کی گڑیا نے جواب دیا تو شہزادی ساسان جادو ہکابکا رہ گئی۔

" اوہ، اوہ کیا تم سچ کہہ رہی ہو موم کی گڑیا۔ اور اگر وہ عمروعیار کا پتلا تھا تو پھر اصلی عمروعیار کہاں ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے اسی طرح ہکلاہٹ زدہ انداز میں کہا۔

" میں یہاں ہوں شہزادی صاحبہ"۔ اچانک ایک طرف سے عمروعیار کی آواز سنائی دی اور شہزادی ساسان جادو بری طرح اچھل پڑی۔ اسی لمحے جیسے پردہ سا ہٹا اور عمروعیار مسکراتے ہوئے شہزادی ساسان



جادو کے سامنے آگیا۔

" عمروعیار تم، تم انسان ہو یا جن۔ یہ موم کی گڑیا کہہ رہی تھی کہ افراسیاب بابا کا طلسمی فولادی پتلا جس عمروعیار کو پکڑ کر لے گیا ہے وہ نقلی تھا۔ میرا مطلب ہے ماش کے آٹے کا بنا ہوا پتلا تھا"۔ شہزادی ساسان جادو نے عمروعیار کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

" آپ کی موم کی گڑیا بالکل سچ کہہ رہی ہے شہزادی صاحبہ۔ وہ واقعی میرا ہمشکل پتلا تھا مگر میں سوفیصد اصلی عمروعیار ہوں"۔ عمروعیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ، اس کا مطلب ہے اس نقلی عمروعیار نے مجھ سے جو باتیں کی تھیں اور جو کچھ مجھ سے کہا تھا وہ سب غلط تھا"۔ شہزادی ساسان جادو نے جلدی سے کہا۔

" نہیں شہزادی صاحبہ، وہ عمروعیار کا پتلا ضرور تھا اور اس نے آپ سے جو کچھ کہا تھا وہ سب میرے کہنے ہی کہا تھا"۔ عمرو نے مسکرا کر جواب دیا۔

" بہت خوب۔ گویا تم اپنے وعدے پر قائم ہو"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



شہزادی ساسان جادو نے مسرت سے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

" وہ عمرو کیا جو اپنا وعدہ نہ نبھائے"۔ عمرو ہنسا۔

" اور عمرو عیار۔ یہ میری موم کی گڑیا کہہ رہی تھی کہ تم اگر میری مدد کرو تو میں اس پنجرے سے رہائی پا سکتی ہوں۔ کیا تم مجھے اس پنجرے سے آزاد نہیں کراؤ گے"۔ شہزادی ساسان جادو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" کیوں نہیں میری اچھی بلکہ بہت اچھی شہزادی۔ میں بھلا تمہیں پنجرے سے کیوں آزاد نہیں کراؤں گا۔ مگر ....." عمرو کہتے کہتے رک گیا۔

" مگر، مگر کیا"۔ شہزادی ساسان جادو نے چونک کر کہا۔

" شہزادی صاحبہ، تم اگر یہ سارا چکر نہ چلاتیں او۔ میرے سامنے آ کر ساری حقیقت سچ سچ بتا دیتیں تب بھی میں تمہاری مدد ضرور کرتا۔ تم نے میری مدد تو کی ہے مگر مجھے دھوکا بھی دیا ہے۔ خاص طور پر شاہ۔ جادوگر اور سونار خزانے کا۔ اب مجھے نہ صرف شہنشہ



افراسیاب سے خود کو بچانا ہے بلکہ تمہیں پنجرے سے رہائی بھی دلانی ہے اور تمہارے ساتھ پاتال میں جا کر سامری جادوگر کے معبد سے سرخ شیطانی کھوپڑی بھی حاصل کرنی ہے۔ جس کا حصول بے حد مشکل ہے۔ اس کھوپڑی تک پہنچنے کے لئے میری جان بھی جا سکتی ہے۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ....." عمرو کہتے کہتے رک گیا۔

" تمہارا کہنے کا جو مطلب ہے میں اچھی طرح سمجھتی ہوں عمرو عیار۔ تمہیں شاید اس ساری مہم میں دور دور تک کوئی خزانہ دکھائی نہیں دے رہا اور تم سمجھتے ہو کہ اتنا سب کچھ کرنے کے بعد تمہیں کیا فائدہ ہوگا"۔ شہزادی ساسان جادو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" واہ، بہت خوب۔ یہ ہوئی ناں شہزادیوں والی بات۔ میں نے بات پوری کی بھی نہیں اور تم نے سمجھ بھی لیا۔ واہ۔ واہ"۔ عمرو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" میرے پاس یہ نانی اماں کا جو جادو تھیلا ہے اس میں طلسماتی چیزوں کے ساتھ ایک بہت بڑا اور

courtesy www.pdfbooksfree.pk

قیمتی خزانہ بھی موجود ہے۔ اس خزانے کی مالیت اس دور کے دس شہنشاہوں کے خزانوں کے برابر ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمروعیار کا چہرہ جوش اور مسرت سے سرخ ہو گیا۔

" اوہ، کیا تم سچ کہہ رہی ہو شہزادی ساسان جادو۔ کیا واقعی تمہارے جادو تھیلے میں اتنا بڑا خزانہ موجود ہے"۔ عمرو نے خوشی سے لرزتے ہوئے پوچھا۔

" ہاں، میں بالکل سچ کہہ رہی ہوں۔ تم ایک بار سرخ شیطانی کھوپڑی میرے ہاتھ آ لینے دو۔ پھر میں وہ سارے کا سارا خزانہ تمہیں دے دوں گی"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔

" اوہ، کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آدھا خزانہ تم مجھے ابھی دے دو اور آدھا شیطانی کھوپڑی کے حصول کے بعد"۔ عمرو نے بے دل سے لہجے میں کہا۔

" نہیں، میں سارا خزانہ تمہیں سرخ شیطانی کھوپڑی کے حصول کے بعد ہی دوں گی"۔ شہزادی ساسان جادو نے جلدی سے کہا۔

" یہ تو زیادتی ہے شہزادی صاحبہ"۔ عمرو نے مردہ



سے لہجے میں کہا۔

" کوئی زیادتی نہیں ہے۔ تم اب جلدی سے مجھے اس پنجرے سے نکالو۔ ایسا نہ ہو کہ افراسیاب بابا پھر یہاں آ جائیں اور تمہارے ساتھ ساتھ وہ مجھے بھی ہلاک کر دیں"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔

" ہونہہ، مر گئے عمروعیار کو مارنے والے۔ شہنشاہ افراسیاب ایک ہزار ایک بار بھی کوشش کرے وہ تب بھی مجھے نہیں مار سکتا"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

" یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو"۔ شہزادی ساسان جادو نے چونک کر پوچھا۔

" بس کہہ سکتا ہوں۔ تم آنکھیں بند کرو تاکہ میں تمہیں پنجرے سے رہائی دلا دوں"۔ عمرو نے جلدی سے کہا تو شہزادی ساسان جادو نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔

عمرو نے زنبیل سے خنجر نکالا اور اس کی نوک اپنے ایک ہاتھ کی ایک انگلی میں چبھو دی۔ انگلی سے خون رسنے لگا۔ عمرو رستے ہوئے خون کے سات قطرے پنجرے کے دروازے پر لگی انسانی کھوپڑی جیسے تالے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر ٹپکانے لگا۔ کھوپڑی سے دھواں سا نکلا اور پھر کھوپڑی یکلخت جل کر راکھ ہو گئی۔ عمرو نے دوسری انگلی کے سرے پر خنجر چبھو کر خون نکالا اور پنجرے پر اس کے بھی سات قطرے ٹپکا دیئے ۔ پنجرے کی بہت سی ہڈیاں جل کر راکھ ہو گئیں۔ اسی طرح عمروعیار نے باری باری اپنی دسوں انگلیوں کے سروں پر خنجر کی نوک چبھو چبھو کر خون کے قطرے پنجرے پر ٹپکائے تو سارے کا سارا پنجرہ یکلخت بھک سے جل کر راکھ ہو کر نیچے گر گیا اور شہزادی ساسان جادو، جادو پنجرے سے آزاد ہو گئی۔

" میں تمہاری شکرگزار ہوں عمروعیار۔ اگر تم میری مدد نہ کرتے تو میں واقعی ہمیشہ کے لئے جادو پنجرے کی قیدی بنی رہتی۔ اب آؤ ہم یہاں سے نکل چلیں"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے شہزادی ساسان جادو، شہنشاہ افراسیاب نے مجھے ہلاک کرنے کی جو قسم کھائی ہے وہ اس آسانی سے میرا پیچھا چھوڑ دے گا"۔ عمرو نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔



"کیوں، تم نے کیا سوچ کر یہ بات کی ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے غور سے عمرو کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" ہم کہیں بھی چلے جائیں تمہارا باپ شہنشاہ افراسیاب ہمارا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ ہم پاتال میں جائیں یا آسمان پر، پہاڑوں میں رہیں یا سمندر میں اس کی جادوئی طاقتیں ہمیں وہاں سے بھی کھینچ نکالیں گی"۔ عمرو نے فکرمندی سے کہا۔

" ہاں یہ تو ہے۔ پھر تمہارے خیال کے مطابق ہمیں کیا کرنا چاہیئے "۔ شہزادی ساسان جادو نے بھی فکرمند ہوتے ہوئے کہا۔

" اس کا مجھے کچھ انتظام کرنا ہوگا۔ طلسمی فولادی پنجہ میرے جس پتلے کو پکڑ کر افراسیاب کے پاس لے گیا ہے۔ شہنشاہ افراسیاب کو اس کی حقیقت کا جلد ہی علم ہو جائے گا اور پھر ....." عمروعیار نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ وہاں ایک زوردار دھماکا ہوا اور سیاہ دھواں سا اٹھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ شہنشاہ افراسیاب کے روپ میں ظاہر ہو گیا۔ اسے اس طرح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اچانک اپنے سامنے آتے دیکھ کر نہ صرف شہزادی ساسان جادو بلکہ عمروعیار بھی بری طرح سے اچھل پڑنے پر مجبور ہو گیا۔



شہنشاہ افراسیاب پر جیسے جنون سا طاری ہو گیا تھا۔ اس نے کلہاڑے سے پہلے عمروعیار کا سر کاٹا اور پھر کلہاڑے کو زور زور سے عمرو کے جسم پر برساتے ہوئے اس کے ٹکڑے کرنے شروع کر دیئے۔

" بس کیجئے آقا۔ آپ نے عمروعیار کے جسم کا قیمہ بنا دیا ہے۔ عمروعیار ہلاک ہو گیا ہے"۔ شاگون جن نے جو طوطا بنا ہوا تھا اور شہنشاہ افراسیاب کو عمرو کے جسم پر کلہاڑے برساتے دیکھ کر فضا میں اڑ رہا تھا چیختے ہوئے کہا۔

" ہونہہ، میرے بس میں ہو تو میں اس بدبخت کو

بار بار زندہ کروں اور بار بار اس کا قیمہ بناؤں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے ہانپتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے خون آلود کلہاڑا فضا میں اچھال دیا جو اسی لمحے جھماکے سے غائب ہو گیا۔ پھر وہ آگے بڑھا اور عمروعیار کے کٹے ہوئے سر پر سے پگڑی ہٹا کر اس کا گنجا سر ہاتھ میں اٹھا لیا اور بڑی نفرت زدہ نظروں سے اس کی جانب دیکھنے لگا۔

" ہونہہ، میرا خیال تھا کہ عمروعیار آسانی سے میرے ہاتھ نہیں آئے گا یا میں اسے ہلاک نہیں کر سکوں گا۔ مگر یہ تو کسی چوہے کی طرح میری گرفت میں آ گیا ہے۔ میں نے سامری جادوگر سے یونہی ہزار جادو حاصل کئے تھے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے نفرت بھری نظروں سے عمرو کے کٹے ہوئے سر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ شاگون جن جو طوطے کے روپ میں ادھر ادھر اڑ رہا تھا پر مارتا ہوا شہنشاہ افراسیاب کے کندھے پر آ کر بیٹھ گیا تھا اور اپنی گول گول آنکھوں سے غور سے عمروعیار کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

" اوہ، یہ۔ یہ ....." شاگون جن نے بری طرح



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے چونکتے ہوئے کہا۔

" کیا ہوا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اسے چونکتے دیکھ کر جلدی سے پوچھا۔

" آقا، یہ عمروعیار۔ یہ عمروعیار نہیں ہے"۔ شاگون جن نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

" عمروعیار نہیں ہے۔ کیا مطلب، یہ تم کیا بک رہے ہو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے شاگون جن کی بات سن کر بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمرو کا چہرہ دیکھنے لگا جس پر سکون ہی سکون نظر آ رہا تھا۔

" پہلے عمروعیاروں کی طرح یہ بھی نقلی عمروعیار ہے آقا۔ یہ ماش کے آٹے کا بنا ہوا پتلا ہے"۔ شاگون جن نے ایک ایک لفظ رک رک کر کہا۔

" نن نہیں، یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ کس طرح ممکن ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے جیسے لرز کر کہا۔

" عمروعیار کی آنکھیں بند ہیں۔ مگر اس کے چہرے پر سکون ہی سکون نظر آ رہا ہے۔ جبکہ گردن کٹنے سے اس کے چہرے پر شدید تکلیف اور اذیت کے آثار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ثبت ہونے چاہیں تھے اور اس کے سر پر معمولی سے بھی بال نہیں ہیں۔ میں جانتا ہوں عمروعیار کا سر گنجا ہے مگر پھر بھی اس کے سر پر اکادکا بال ضرور ہیں۔ تیسری اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ عمروعیار کے پتلے کے دونوں کان چھدے ہوئے ہیں۔ دونوں کانوں کے چھیدوں کے اوپر سیاہ رنگ کے تل ہیں جو ماش کے آٹے کے بنے پتلوں کو زندہ کرنے کے لئے خاص طور پر بنائے جاتے ہیں اور عمروعیار کی کٹی ہوئی گردن اور جسم سے جو خون نکل رہا ہے وہ بھی انسانی خون نہیں ہے بلکہ نقلی خون ہے"۔ شاگون جن نے بتایا تو شہنشاہ افراسیاب کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے عمروعیار نے اچانک اس کے سامنے آ کر اس کے سر پر جوتے برسانا شروع کر دیئے ہوں۔

" اوہ، اوہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ عمروعیار نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے شہزادی ساسان جادو۔ اوہ مگر یہ کیسے ممکن ہے شہزادی ساسان جادو کو تو میں نے جادو پنجرے میں قید کر دیا ہے وہ نہ اس پنجرے سے کسی طرح آزاد ہو سکتی ہے اور نہ ہی پنجرے میں اس



کا کوئی جادو چل سکتا ہے۔ پھر یہ طلسمی پتلا۔ یہ کہاں سے آ گیا اور عمروعیار۔ اصلی عمروعیار کہاں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ پریشانی اور حیرانی سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔

" عمروعیار بہت چالاک ہے آقا۔ اس بار یہ پتلا شہزادی ساسان جادو نے نہیں عمروعیار نے بھیجا ہے"۔ شاگون جن نے کہا۔

" اور وہ خود کہاں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصے سے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

" پاتال مینڈک بھی عمروعیار کے دھوکے میں آ گیا تھا اور وہ اصلی عمروعیار کی بجائے ماش کے پتلے کے بنے ہوئے عمروعیار تک پہنچ گیا تھا۔ اب آپ کو سنہری کیکڑے کو بلانا ہوگا۔ وہی آپ کو اصلی عمروعیار تک پہنچا سکتا ہے۔ اگر عمروعیار نے اور نقلی پتلے بنا کر چھوڑے ہوں گے تو پاتال سے سنہری کیکڑے کے باہر آتے ہی وہ جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ سنہری کیکڑے کی موجودگی میں کوئی طلسمی پتلا نہیں ٹھہر سکتا"۔ شاگون جن نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



" بلاؤ۔ بلاؤ سنہری کیکڑے کو جلدی۔ ہونہہ۔ شہزادی ساسان جادو اور عمروعیار نے واقعی ہماری ناک میں دم کر دیا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصے سے دانت کچکچاتے ہوئے کہا اور عمروعیار کا کٹا ہوا سر دور پھینک دیا۔

" جو حکم آقا"۔ شاگون جن نے کہا اور افراسیاب کے کندھے سے اڑ کر زمین پر آ گیا۔ زمین پر آ کر اس نے زمین پر زور زور سے پنجے مارنے شروع کر دیئے۔

" سنہری کیکڑے باہر آؤ۔ جلدی باہر آؤ۔ تمہیں شہنشاہ افراسیاب یاد کر رہے ہیں۔ باہر آؤ"۔ اس نے زمین پر زور زور سے پنجے مارتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اسی لمحے زمین پھٹی اور اس میں سے ایک سنہری رنگ کا کیکڑا نکل کر باہر آ گیا۔ اس کیکڑے کا سر عام کیکڑوں سے کہیں بڑا تھا۔ اسے زمین سے نکلتے دیکھ کر شاگون جن پھر اڑ گیا تھا۔

" سنہری کیکڑا شہنشاہ جادوگراں کی خدمت میں سلام بجا لاتا ہے۔ حکم عظیم آقا"۔ سنہری کیکڑے نے انسانی آواز میں نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔



" ہم تمہارا سلام بعد میں قبول کریں گے سنہری کیکڑے۔ پہلے اس وادی اور وادی میں موجود غاروں اور تمام پہاڑوں پر جاؤ اور تمہیں جہاں کوئی طلسمی پتلا یا پتلے دکھائی دیں انہیں جلا کر بھسم کر دو اور پھر ہمارے دشمن عمروعیار کو تلاش کر کے ہمیں بتاؤ کہ وہ کہاں چھپا ہوا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے گرجتے ہوئے سنہری کیکڑے کو حکم دیا۔

" جو حکم آقا"۔ سنہری کیکڑے نے مؤدب لہجے میں کہا اور غائب ہو گیا۔

" شاگون جن۔ جاؤ ابھی جاؤ اور عمروعیار کے لئے شیطانی موت کا انتظام کر کے لاؤ۔ اب ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم عمروعیار کو صرف اور صرف شیطانی موت سے ہمکنار کریں گے۔ جاؤ کالے جادوگر کی طلسمی لالٹین لاؤ جلدی کرو"۔ سنہری کیکڑے کے جانے کے بعد شہنشاہ افراسیاب نے اڑتے ہوئے شاگون جن سے کہا۔

" مگر آقا"۔ شاگون جن نے کچھ کہنا چاہا۔

" کچھ اگر مگر نہیں۔ اب ہم تنگ آ گئے ہیں۔ تمہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



جو حکم دیا ہے اس پر عمل کرو۔ ہمیں یاد ہے عمرو کو لالٹین میں قید کرنے سے پہلے ہم عمروعیار کے جسم پر سو زخم ضرور لگائیں گے۔ اس بار سنہری کیکڑا ہمیں دھوکا نہیں دے گا وہ ہمیں ہر حال میں اصلی عمروعیار کا پتہ بتا دے گا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

" جو آپ کا حکم شہنشاہ جادوگراں"۔ شاگون جن نے کہا اور پھر ایک زوردار دھماکا ہوا اور طوطا سبز دھویں میں تبدیل ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہوا میں تحلیل ہوتا چلا گیا۔

" سنہری کیکڑے جلدی آؤ۔ اب ہم سے اور انتظار نہیں ہوتا۔ ہمیں عمروعیار کا پتہ بتاؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر کچھ دیر بعد زوردار دھماکا ہوا اور اس کے سامنے سنہری کیکڑا آ نمودار ہوا۔

" آقا وادی، پہاڑیوں اور کسی غار میں کوئی طلسمی پتلا موجود نہیں ہے۔ جنہیں آپ نے جلا کر بھسم کرنے کا حکم دیا تھا"۔ سنہری کیکڑے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہونہہ، اصلی عمروعیار کہاں ہے۔ ہمیں اس کے



بارے میں بتاؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے گرج کر کہا۔

" عمروعیار، اسی غار میں موجود ہے آقا جہاں آپ نے اپنی بیٹی شہزادی ساسان جادو کو جادو پنجرے میں قید کیا تھا"۔ سنہری کیکڑے نے جواب دیا۔

" تھا۔ تھا سے تمہاری کیا مراد ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے چونک کر پوچھا۔

" شہزادی ساسان جادو کو عمروعیار نے جادو پنجرے سے آزادی دلا دی ہے آقا۔ جادو پنجرہ جل کر راکھ میں بدل چکا ہے"۔ سنہری کیکڑے نے جواب دیا۔

" نہیں، یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور پلٹ کر نہایت تیزی سے سامنے موجود پہاڑی کی طرف بھاگ پڑا۔ اس کا چہرہ غصے اور نفرت سے سیاہ ہو گیا تھا اور آنکھیں اس قدر سرخ ہو گئی تھیں جیسے ان میں خون ہی خون بھرا ہوا ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



شہنشاہ افراسیاب ان دونوں کی جانب خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔

" عمروعیار، تم نے شہزادی ساسان جادو کو میری قید سے آزادی دلا کر بہت برا کیا ہے۔ اب میں جو تمہارا حشر کروں گا اس کے بارے میں جان کر تمہاری نسلیں صدیوں تک کانپتی رہیں گی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

" نسلیں تو میری تب ہوں گی ناں شہنشاہ افراسیاب جب تم میری شادی اپنی بیٹی سے کراؤ گے"۔ عمرو نے خود کو سنبھالتے ہوئے جلدی سے کہا۔



اس کی بات سن کر شہزادی ساسان جادو کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی جبکہ شہنشاہ افراسیاب کا غصہ اور زیادہ بڑھ گیا۔

" تم، تمہارا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا بدبخت"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصے کے مارے منہ سے جھاگ اڑاتے ہوئے کہا۔

" خواب۔ ہونہہ، میرا یہ خواب کب کا پورا ہو چکا ہے شہنشاہ افراسیاب۔ تمہیں کیا معلوم میں اور شہزادی ساسان جادو کب کی شادی کر چکے ہیں۔ میرے اور شہزادی ساسان جادو کے دو بچے بھی ہو چکے ہیں۔ اگر یقین نہیں آتا تو اپنے پیچھے دیکھ لو دونوں بچے اپنے نانا شہنشاہ افراسیاب کے پیچھے کھڑے ہیں"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ شہنشاہ افراسیاب تیزی سے پلٹا مگر اس کے پیچھے کچھ نہیں تھا۔ یہ مہلت عمروعیار کے لئے کافی تھی اس نے شہزادی ساسان جادو کو جلدی سے اشارہ کیا اور اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈال دیا۔

" کون ہیں۔ کہاں ہیں بچے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



انتہائی غضبناک انداز میں اس کی طرف پلٹتے ہوئے کہا مگر دوسرے ہی لمحے وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔ جہاں عمروعیار کھڑا تھا اب وہاں آٹھ عمروعیار کھڑے نظر آ رہے تھے ۔ ان عمروعیاروں کے رنگ روپ اور لباس تک ایک جیسے تھے ۔

" کیوں افراسیاب۔ ہمارے بچے نظر نہیں آئے تمہیں"۔ عمروعیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ جملہ کسی ایک عمروعیار نے کہا تھا مگر ان آٹھوں کے منہ ہلے تھے ۔

" فریب۔ تم مجھے فریب دینے کے چکر میں ہو۔ ہونہہ، تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نہیں پہچان سکتا کہ تم میں اصلی عمروعیار کون ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر سر کے بل کھڑے ہو جاؤ اور پاگلوں کی طرح رقص کرنا شروع کر دو تو ہو سکتا ہے تم ہمیں پہچان جاؤ"۔ ان سب عمروعیاروں نے ایک ساتھ مسکراتے ہوئے کہا۔



" تمہارے مقابلے پر کوئی عام جادوگر نہیں شہنشاہ جادوگراں ہے عمروعیار۔ اصلی کون ہے اور نقلی کون اس کے بارے میں ابھی معلوم ہو جائے گا۔ سنہری کیکڑے۔ سنہری کیکڑے یہاں آؤ جلدی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے پہلے طنزیہ انداز میں اور پھر ایک طرف منہ کرکے وہ زور زور سے سنہری کیکڑے کو آوازیں دینے لگا۔

یکبارگی زوردار دھماکا ہوا اور اچانک وہاں سنہری کیکڑا آ نمودار ہوا۔ سنہری کیکڑے کو دیکھ کر شہزادی ساسان جادو پریشان ہو گئی تھی۔ مگر عمرو قطعاً پریشان نظر نہ آ رہا تھا۔

" حکم آقا"۔ سنہری کیکڑے نے نمودار ہو کر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تم نے کہا تھا کہ وادی، پہاڑیوں اور غاروں میں کوئی طلسمی پتلا موجود نہیں ہے۔ یہ طلسمی پتلے نہیں ہیں تو اور کیا ہیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے سنہری کیکڑے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" اوہ، سات طلسمی پتلے۔ مگر آقا یہ پہلے کہیں موجود ہنیں تھے"۔ سنہری کیکڑے نے جلدی سے کہا۔

" ان سب کو ختم کر دو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سنہری کیکڑا اچھلا اور ایک عمروعیار پر جا پڑا۔ جیسے ہی وہ عمروعیار سے ٹکرایا بھک کی آواز کے ساتھ شعلہ سا لپکا اور عمروعیار یکلخت جل کر راکھ کا ڈھیر بن گیا۔ سنہری کیکڑا پھر اچھلا اور دوسرے عمروعیار سے جا ٹکرایا۔ اس عمروعیار کا بھی وہی حشر ہوا تھا جو پہلے عمروعیار کا ہوا تھا۔ سنہری کیکڑا اس قدر تیزی اور سرعت سے حملہ کر رہا تھا کہ اس نے دیکھتے ہی دیکھتے نقلی عمروعیاروں کو جلا کر بھسم کر دیا۔ اب وہاں شہزادی ساسان جادو اور اصلی عمروعیار موجود تھے جو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر راکھ بنے پتلوں کو دیکھ رہے تھے ۔ انہیں اس قدر حیران پا کر شہنشاہ افراسیاب ہنس پڑا اور پھر اس کی ہنسی قہقہوں میں بدل گئی۔

" ارے، کیا کر رہے ہو۔ آہستہ ہنسو کیوں احمقوں کی طرح ہنس رہے ہو"۔ عمرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔



" دیکھی میری طاقت"۔ شہنشاہ افراسیاب نے عمرو کی بات کا برا منائے بغیر ہنستے ہوئے کہا۔

" بابا ۔ آپ عمروعیار کو مارنے کا ارادہ ترک ہنیں کر سکتے"۔ شہزادی ساسان جادو نے جو اتنی دیر سے خاموش تھی شہنشاہ افراسیاب سے مخاطب ہو کر ڈرتے ڈرتے التجائیہ لہجے میں کہا۔

" بکو مت۔ تم مجھے بابا کہنے کا حق کھو چکی ہو ساسان جادو۔ تم غدار شہزادی ہو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصے سے گرج کر کہا۔

" میں غدار ہنیں ہوں بابا ۔ میں آپ کو اور عمروعیار دونوں کو زندہ دیکھنا چاہتی ہوں۔ اس لئے میں نے یہ سارا چکر چلایا تھا۔ آپ میری بات مان جائیں اور عمروعیار کو زندہ چھوڑ دیں۔ میں اور عمروعیار مل کر سامری جادوگر کے معبد سے آپ کے لئے سرخ شیطانی کھوپڑی حاصل کریں گے۔ عمروعیار نے میرا ساتھ دینے کا وعدہ کیا ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے لجاجت سے کہا۔

" بکواس مت کرو غدار شہزادی"۔ سرخ شیطانی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھوپڑی میں سامری جادوگر کی روح سے حاصل کرنا چاہتا ہوں تم اس کھوپڑی تک عمروعیار کو پہنچانا چاہتی ہو تاکہ وہ سامری جادوگر کے بت کے ساتھ ساتھ اس کھوپڑی کو بھی فنا کر دے۔ نہیں، ایسا نہیں ہوگا۔ میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بدستور غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" عمروعیار، ایسا نہیں کرے گا بابا - آپ ....." شہزادی ساسان جادو نے کہنا چاہا مگر اسی لمحے شہنشاہ افراسیاب نے اپنا ہاتھ عمروعیار کی جانب کرکے یکدم اپنی پانچوں انگلیاں کھول دیں۔ اس کی انگلیوں کے سروں سے نارنجی رنگ کی بجلی کی لہریں سی نکل کر عمروعیار کی جانب بڑھیں مگر اس سے پہلے کہ بجلی کی لہریں عمروعیار سے ٹکراتیں اس کے قریب پہنچ کر یکلخت رک گئیں اور پھر وہی لہریں ترچھی ہوئیں اور پلٹ کر شہنشاہ افراسیاب سے آ ٹکرائیں۔ شہنشاہ افراسیاب کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے قدم زمین سے اکھڑ گئے - اس کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پوری قوت سے پیچھے جا گرا۔



" یہ، یہ بابا۔ انہیں کیا ہوا ہے۔ یہ ....." شہنشاہ افراسیاب کو اس طرح چیختے اور اچھل کر پیچھے گرتے دیکھ کر شہزادی ساسان جادو نے ہکلا کر پوچھا۔

" اگر تم میرا ساتھ حاصل کرنا چاہتی ہو تو چپ چاپ اپنی جگہ کھڑی رہو شہزادی ساسان جادو"۔ عمروعیار نے اس بار بدلے ہوئے لہجے میں شہزادی ساسان جادو سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ سن کر شہزادی ساسان جادو کانپ اٹھی اور حیرت اور پھٹی پھٹی نظروں سے عمروعیار اور کبھی گرے ہوئے شہنشاہ افراسیاب کو دیکھنے لگی تھی۔

Courtesy www.pdfbookfree.pk

شہنشاہ افراسیاب زمین پر گرتے ہی جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اور انتہائی حیرت زدہ نظروں سے اپنے آپ کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس نے عمروعیار پر جو بجلی کی لہریں پھینکی تھیں وہ پلٹ کر الٹا اس پر کیوں آ پڑی تھیں۔ اس کے جسم کے جس حصے پر نارنجی بجلی کی لہریں ٹکرائی تھیں وہاں سے اس کا لباس جل گیا تھا اور دھواں نکل رہا تھا۔

" تم مجھے ہلاک کرنے آئے ہو ناں شہنشاہ افراسیاب۔ آؤ، آؤ کرو مجھ پر حملے۔ آج اپنی ساری طاقت مجھے مارنے کے لئے استعمال کر لو۔ جتنے جادو آتے ہیں ان سب کو آزما لو۔ میں اصلی عمروعیار ہوں۔ شہزادی ساسان جادو کے طلسمی پتلے کا بنا ہوا نقلی عمروعیار نہیں ہوں"۔ عمرو نے شہنشاہ افراسیاب کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تت، تم"۔ شہنشاہ افراسیاب عمروعیار کا طنز بھرا انداز سن کر جیسے غصے سے پاگل ہو گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ جھٹکے تو اس کی بڑی بڑی اور کھلی ہوئی



آنکھوں سے چھوٹے چھوٹے تیروں کی بوچھاڑ نکل کر عمروعیار کی طرف بڑھی۔ اس سے پہلے کہ تیر عمروعیار کے جسم میں بے شمار سوراخ کرتے اچانک وہ مڑے اور پلٹ کر اسی تیزرفتاری سے شہنشاہ افراسیاب کی جانب بڑھنے لگے مگر اس بار تیر شہنشاہ افراسیاب کے جسم میں گھسنے کی بجائے اس کے جسم سے ٹکراتے ہی جل جل کر راکھ بنتے چلے گئے۔ تیروں کو اس طرح واپس پلٹتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب اور شہزادی ساسان جادو کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔

" یہ، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میرا چلایا ہوا طلسم واپس مجھ پر ہی کیوں پلٹ رہا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ جبکہ عمروعیار وہیں کھڑا بڑے اطمینان سے مسکرا رہا تھا۔ اسے اس طرح مسکراتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کے تن بدن میں جیسے آگ ہی لگ گئی۔ اس نے مٹھی بند کی اور اسے یکدم کھول کر عمرو کی جانب کوئی چیز پھینک دی۔ عمروعیار کے گرد ایک زوردار دھماکا ہوا اور عمرو کا وجود یکلخت سیاہ دھوئیں میں چھپ گیا۔ دوسرے ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لمحے دھویں میں جیسے سرخ سرخ چنگاریاں ناچنے لگیں لیکن اسی لمحے ایک دھماکا ہوا اور چنگاریوں سے بھرا سیاہ دھواں عمروعیار پر سے غائب ہو کر یکلخت شہنشاہ افراسیاب پر آ پڑا اور وہ مکمل طور پر اس دھویں میں چھپ گیا۔ شہنشاہ افراسیاب کے حلق سے خوفناک چیخیں نکلنے لگیں اور منتر پڑھ کر جلدی سے اس نے چنگاریوں والے سیاہ دھویں کو غائب کر دیا۔ دھواں غائب کرنے کے باوجود اس کے لباس پر سے جگہ جگہ سے دھواں نکل رہا تھا اور اس کے لباس میں جا بجا سوراخ ہو گئے تھے۔

" انتہائی تعجب انگیز آخر تم کیا کر رہے ہو عمروعیار۔ میرا باپ تم پر جو جادو چلاتا ہے الٹ کر اس پر جا پڑتا ہے"۔ شہزادی ساسان جادو سے رہا نہ گیا تو حیرت سے بول پڑی۔

" آگے آگے دیکھئے شہزادی صاحبہ ہوتا ہے کیا۔ آج میں شہنشاہ افراسیاب کو پورا پورا موقع دینا چاہتا ہوں۔ یہ اپنے تمام جادو مجھ پر آزما لے مگر اس کا کوئی حربہ کامیاب نہیں ہوگا"۔ عمرو نے ہنستے ہوئے کہا۔



" اب بچ کر دکھاؤ عمروعیار"۔ شہنشاہ افراسیاب حلق کے بل غرایا۔ ساتھ ہی اس نے زور سے زمین پر پیر مارا۔ عمروعیار کے پیروں کے نیچے ایک سیاہ دائرہ نمودار ہوا ایک لمحے کے لئے عمرو لڑکھڑا گیا مگر اسی لمحے اس کے قدموں کے نیچے سے وہ سیاہ دائرہ غائب ہو کر شہنشاہ افراسیاب کے پیروں کے نیچے آ گیا۔ دوسرے ہی لمحے شہنشاہ افراسیاب کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ یکلخت اس دائرے میں گرتا چلا گیا جو اصل میں زمین میں بننے والا ایک انتہائی گہرا اور تاریک کنواں تھا۔ جیسے ہی شہنشاہ افراسیاب اس کنویں میں گرا زمین برابر ہو گئی اور اب شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ ساتھ وہاں نمودار ہونے والے کنویں کا دہانہ بھی غائب ہو گیا تھا۔

" ارے بابا اپنے جادوئی سیاہ کنویں میں گر گئے۔ عمروعیار میرے افراسیاب بابا"۔ شہزادی ساسان جادو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ عمروعیار نے شہزادی ساسان جادو کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں بند کیں اور منہ ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



منہ میں وہ کچھ بڑبڑایا۔ دوسرے ہی لمحے عمروعیار بھی
وہاں سے غائب ہو گیا۔

"عمروعیار، ارے عمروعیار بھی غائب ہو گیا۔
عمروعیار۔ عمروعیار"۔ عمروعیار کو بھی غائب ہوتے دیکھ
کر شہزادی ساسان جادو بری طرح سے چیخ اٹھی تھی۔



زنبیل میں گھسنے کے بعد عمرو نے شہنشاہ افراسیاب
سے بچنے کے لئے جو تیاری کی تھی اس کے لئے اس
نہ صرف طلسم شکن انگوٹھی پہن لی تھی بلکہ زنبیل
میں موجود وہ سیاہ منکا بھی اپنے منہ میں ڈال لیا تھا
جس سے ہر جادوگر کا چلایا ہوا جادو پلٹ کر اس پر جا
پڑتا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے زنبیل میں سے ماش
کے آٹے کے اپنے ہمشکل پتلے بھی بنائے تھے اور عام
نظر آنے والے لباس جیسا انتہائی خاص لباس تھا پہن
لیا تھا۔ اس لباس کی خصوصیت یہ تھی کہ اس پر کسی
قسم کا کوئی جادو، جادوئی ہتھیار اور عام ہتھیاروں کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ساتھ آگ بھی اثر انداز نہیں ہو سکتی تھی اور اس نے دائیں بازو پر ایک سرخ رومال بھی باندھ لیا تھا جس کی مدد سے وہ ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں غائب ہو کر کہیں بھی آ جا سکتا تھا۔ اس نے آنکھوں میں سلیمانی سرمہ بھی ڈال لیا تھا کہ کہیں شہنشاہ افراسیاب کی کوئی غیبی طاقت اسے نقصان نہ پہنچا سکے۔

یہ وہ کراماتی چیزیں تھیں جو اس نے بے شمار مہموں کے دوران نیک بزرگوں، پریوں اور جنوں دیوؤں سے حاصل کی تھیں۔ ایک نیک بزرگ نے عمروعیار کو ایک مہم کے دوران دم کیا ہوا پانی بھی ایک بوتل میں دیا تھا۔ اس دم کئے ہوئے پانی کی خاصیت یہ تھی کہ اگر اسے کسی جادوگر سے لڑائی سے قبل پی لیا جائے اور جادوگر کسی آہنی ہتھیاروں سے اس پر حملہ کرکے اس کے جسم پر زخم لگانے میں کامیاب ہو جائے تو وہ زخم ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں مندمل ہو جاتے تھے۔

عمروعیار نے یہ تیاریاں خاص طور پر شہنشاہ افراسیاب جیسے خطرناک اور انتہائی طاقتور جادوگر کے



حملوں سے بچنے کے لئے کی تھیں اور غار میں شہنشاہ افراسیاب نے جب اس پر حملے کئے تھے اور اس کے تمام جادو پلٹ کر اس پر جا پڑے تھے وہ اسی سیاہ منکے کی وجہ سے ہوا تھا جو اس نے ایک دھاگے میں پرو کر اپنے گلے میں باندھ لیا تھا۔

شہنشاہ افراسیاب جب اپنے ہی بنائے ہوئے سیاہ کنویں میں جا گرا تو عمروعیار نے کچھ سوچ کر دائیں بازو پر بندھے ہوئے سرخ رومال کو حکم دیا تھا کہ وہ اسے غار سے نکال کر باہر کھلے میدان میں پہنچا دے۔ اس کا کہنا تھا کہ اسی وقت وہ غار سے غائب ہو کر باہر میدان میں آ نمودار ہوا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ شہنشاہ افراسیاب زیادہ دیر تک اپنے جادوئی کنویں میں نہیں رہے گا۔ اسے ہلاک کرنے کے لئے وہ باہر ضرور آئے گا۔ بند غار میں اتنی حفاظتی تدبیروں کے باوجود شہنشاہ افراسیاب اس کے لئے خطرے کا باعث بن سکتا تھا۔ اس لئے وہ شہنشاہ افراسیاب کا باہر کھلے میدان میں مقابلہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے شہنشاہ افراسیاب پر حملہ کرنے کے لئے بھی کچھ چیزیں تیار کی تھیں۔ تاکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



وہ اس پر اپنی دھاک بٹھا سکے۔

ابھی اسے میدان میں آئے چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ اسی وقت زمین پھٹی اور اس میں سے شہنشاہ افراسیاب زخمی شیر کی طرح دھاڑتا ہوا اچھل کر باہر آ گیا۔

" آؤ، آؤ بے ڈھنگے جادوگر۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"۔ اسے زمین سے باہر نکلتے دیکھ کر عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ شہنشاہ افراسیاب کا حلیہ بگڑا ہوا تھا اس کا لباس جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا اور اس کا سارا جسم دھول اور گرد سے اٹا ہوا تھا۔

" عمروعیار"۔ شہنشاہ افراسیاب کے حلق سے غراہٹ نما آواز نکلی۔ اس نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں مٹی بھر رکھی تھی۔ اس نے مٹھیوں میں موجود مٹی پر کچھ پڑھ کر پھونکا اور مٹی عمروعیار پر اچھال دی۔ گرد کا بادل سا اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ کسی لٹو کی طرح گھومنا شروع ہو گیا اور پھر اس نے یکلخت چار بڑے بڑے بگولوں کا روپ دھار لیا۔ بگولے تیز شور کی آواز پیدا کرتے ہوئے عمروعیار کے



اردگرد چکرانے لگے اور پھر ان بگولوں نے آپس میں مل کر ایک بہت بڑا اور خوفناک بگولا بنا لیا اور عمروعیار کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔

" یہ جادو بگولا ہے اور اس جادو بگولے کو بنانے کے لئے میں پاتال کی آخری تہہ سے مٹی نکال کر لایا ہوں عمروعیار۔ اس بگولے کا جادو تمہیں اپنی لپیٹ میں لے کر تمہارے پرخچے اڑا دے گا۔ میں نے اس بگولے کو تیار کرنے کے لئے الٹا منتر پھونک دیا ہے۔ اب یہ پلٹ کر مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ تمہارا کھیل ختم ہو گیا ہے عمروعیار ہمیشہ ہمیشہ کے لئے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے فاخرانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمروعیار سے جو اطمینان سے کھڑا تھا ایک بگولا ٹکرایا اور عمروعیار کو ایک زوردار جھٹکے سے اس نے اوپر اٹھا لیا اور پھر عمروعیار اس بگولے کے ساتھ بجلی کی سی تیزی سے گھومنے لگا۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ بگولے کی رفتار تیز سے تیزتر ہوتی جا رہی تھی اور عمروعیار کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے بگولے میں موجود اندیکھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طاقتیں اس کے ہاتھ پیر مخالف سمتوں میں کھینچ رہی ہیں۔ اسے اپنے جسم کی ہڈیاں کڑکڑاتی ہوئی معلوم ہونے لگی۔ مگر یہ عمل صرف ایک لمحے کے لئے تھا جیسے ہی اس کے جسم پر دباؤ پڑا جادو شکن انگوٹھی کا نگینہ چمکا اور گردش کرتے ہوئے بگولے کی رفتار کم ہونے لگی۔

بگولے کی رفتار کم ہوتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب نے دونوں ہاتھ پھیلا کر زور زور سے جھٹکے۔ بگولا پھر رفتار پکڑنے لگا مگر ایک بار پھر جادو شکن انگوٹھی کا نگینہ چمکا اور بگولے کی رفتار کم ہو گئی۔ شہنشاہ افراسیاب ہاتھ جھٹک جھٹک کر بگولے کی گردش تیز کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ہر بار جادو شکن انگوٹھی کا نگینہ چمکتا اور بگولے کی رفتار کم ہو جاتی۔ پھر عمروعیار کو جیسے سرخ رومال کا خیال آ گیا۔

" سرخ رومال مجھے اس بگولے سے نکالو جلدی"۔ عمرو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمروعیار بگولے میں سے غائب ہوا اور بگولے سے باہر شہنشاہ افراسیاب سے کچھ فاصلے پر زمین پر آ نمودار ہوا



اور یوں لہرانے لگا جیسے اسے بدستور چکر آ رہے ہوں۔

عمروعیار کو بگولے سے باہر دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب نے غصے سے ہونٹ بھینچ گئے ۔ اس نے ہوا میں ہاتھ مارا تو اس کے ہاتھ میں ایک ناریل آ گیا۔ ناریل پر شہنشاہ افراسیاب نے منتر پڑھا اور اسے فضا میں اچھال دیا۔ فضا میں بلند ہوتے ہی ناریل ایک دھماکے سے پھٹا اس میں سے آگ کے بڑے بڑے شعلے نکلے اور عمروعیار پر جا پڑے۔ لیکن عمروعیار پر گرتے ہی آگ کے وہ شعلے بجھ گئے ۔ آگ کے شعلوں کو بجھتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب نے پھر فضا میں ہاتھ مارا اس مرتبہ اس کے ہاتھ میں سوئیوں کا گچھا آ گیا۔ شہنشاہ افراسیاب نے سوئیوں کے گچھے پر منتر پڑھ کر پھونکا اور انہیں عمروعیار کی جانب اچھال دیا۔ سوئیاں فضا میں بکھر گئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ سوئیاں باریک باریک لیکن انتہائی خطرناک زہریلے سانپوں میں بدل گئیں۔ سانپوں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر عمرو نے زنبیل سے ایک چھوٹی سی گیند نکالی اور اسے پوری قوت سے زمین پر مار دیا۔ اس کے سامنے سفید

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دھویں کا بادل اٹھا اور اس نے عمروعیار کو چھپا لیا۔ چھوٹے چھوٹے اور باریک سانپ جیسے ہی اس دھویں کی زد میں آئے ٹپ ٹپ کرکے نیچے گرنے لگے۔ یہ دیکھ کر اب تو سچ مچ شہنشاہ افراسیاب کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔ اس کا ہر جادو ہر طلسم عمروعیار پر ناکام ہوتا جا رہا تھا۔ غصے سے اس کا چہرہ سیاہ ہو رہا تھا اور آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ اس سے پہلے کہ شہنشاہ افراسیاب پھر عمروعیار پر کسی جادو کا وار کرتا عمرو نے زنبیل سے ایک اور گیند نکالی اور اسے شہنشاہ افراسیاب کی جانب کھینچ مارا۔ شہنشاہ افراسیاب نے جو گیند اپنی طرف آتے دیکھی تو اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ اونچا کر دیا۔ اس کی انگلی سے بجلی کی لہر نکلی اور عمروعیار کی پھینکی ہوئی گیند راستے میں ہی پھٹ گئی۔ اس میں سے بے شمار ننھی ننھی چنگاریاں نکلی تھیں۔

اپنا وار ناکام ہوتے دیکھ کر عمرو نے زنبیل سے دو لکڑیاں نکالیں اور انہیں زمین پر پھینک دیا جو زمین پر گرتے ہی سیاہ رنگ کے بڑے بڑے ناگوں میں تبدیل



ہو گئیں اور ناگ بجلی کی سی تیزی سے رینگتے ہوئے شہنشاہ افراسیاب کی جانب بڑھنے لگے مگر شہنشاہ افراسیاب بھی کوئی معمولی جادوگر نہیں تھا اس نے جلدی سے اپنے سر کے چند بال توڑے اور انہیں ناگوں کی جانب اچھال دیا۔ بال زمین پر گرے اور انہوں نے یکدم عمروعیار کے ناگوں سے بڑے اور خوفناک اژدہوں کا روپ دھار لیا۔ اژدہوں کو دیکھ کر عمروعیار کے ناگ یکدم اپنی جگہ ٹھٹھک گئے اس سے پہلے کہ وہ پلٹتے اژدہوں نے یکدم جھپٹا مارا اور انہیں منہ میں ڈال لیا۔

"عمروعیار، عمروعیار پر حملہ کرو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اژدہوں کو چیخ کر حکم دیتے ہوئے کہا تو اژدہے اپنے پھن پھیلا کر عمروعیار کی طرف بڑھنے لگے۔ عمرو ان اژدہوں کو دیکھ کر ذرا بھی خوفزدہ نہیں ہوا تھا۔ اس نے زنبیل سے دم کئے ہوئے پانی والی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر جلدی سے بوتل کا پانی ان خوفناک اژدہوں پر پھینک دیا۔ جیسے ہی دم کیا ہوا پانی اژدہوں پر گرا تیز شرارے سے چمکے۔ بجلی کڑکی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اژدہے سر سے لے کر دموں تک جل کر راکھ ہوتے چلے گئے۔

شہنشاہ افراسیاب کا غصہ کسی طرح کم ہونے کو ہی نہیں آ رہا تھا وہ عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے اس پر مسلسل جادوئی حملے کرتا رہا، مگر عمروعیار زنبیل میں موجود اپنی کراماتی چیزوں سے اس کے حملوں سے اپنا بچاؤ کرتا رہا۔ وہ بھی شہنشاہ افراسیاب پر اپنی کراماتی چیزیں آزما رہا تھا مگر ابھی تک دونوں میں سے کوئی ایک بھی ایک دوسرے کو گزند پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو رہے تھے۔

اپنے حملوں کو ناکام ہوتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ اس کے دل و دماغ میں آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں۔ اب اسے اپنے آپ پر غصہ آنے لگا تھا کہ عمروعیار کا ہلاکت کا ذمہ اٹھا کر اس نے کتنی بڑی بھول کی تھی۔ وہ عمروعیار کو کسی بھی طرح ہلاک نہیں کر پا رہا تھا۔ اگر وہ سچ مچ عمروعیار کو ہلاک کرنے میں ناکام ہو جاتا تو نہ صرف اسے طلسم ہوشربا کی شہنشاہیت سے ہاتھ دھونے پڑ



جاتے بلکہ قسم کے مطابق اسے خود اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ بھی کرنا پڑتا۔

" اپنے جادو طلسموں سے تم مجھ سے کسی بھی صورت میں نہیں جیت سکتے شہنشاہ افراسیاب۔ جادو طلسم چھوڑو اور کوئی ہتھیار اٹھا کر میرا مقابلہ کرو۔ اپنے بازوؤں کی طاقت آزماؤ۔ شاید اس طرح تم مجھے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاؤ"۔ عمروعیار نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

شہنشاہ افراسیاب نے ایک دو بار پھر منتر پڑھ کر عمروعیار پر جادو کے حملے کئے مگر اسے کامیابی نہ مل سکی۔ تب اس نے ایک گہرا سانس لیا اور فضا میں ہاتھ مار کر ایک لمبی اور بڑے پھل والی تلوار حاصل کر لی۔

" ٹھیک ہے۔ اب میں تمہارا جادو سے نہیں اس تلوار سے مقابلہ کروں گا عمروعیار۔ تم بھی اپنی کراماتی چیزوں کو چھوڑو اور اپنی تلوار نکال لو۔ آج ہر صورت میں یہ فیصلہ ہونا ہے یا تم زندہ رہو گے یا میں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"بہت خوب یہ ہوئی ناں گدھوں والی۔ مم، میرا مطلب ہے مردوں والی بات"۔ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اس نے اپنے گرد چھایا ہوا سفید دھواں ختم کیا اور زنبیل سے تلوار حیدری نکال کر شہنشاہ افراسیاب کے مقابل آ گیا۔



شہزادی ساسان جادو پریشانی کے عالم میں کچھ دیر سوچتی رہی پھر اس نے منتر پڑھ کر عمروعیار کے پیچھے غائب ہو کر میدان میں جانے کے لئے ہاتھ پھیلائے ہی تھے کہ اچانک ایک طرف خاموش کھڑی موم کی گڑیا نے آواز دے کر اسے روک دیا۔

"شہزادی صاحبہ رک جایئے ۔ عمروعیار، باہر میدان میں شہنشاہ افراسیاب کا مقابلہ کرنے گیا ہے۔ شہنشاہ افراسیاب اور عمروعیار ایک دوسرے پر جو طلسمی وار کرنے والے ہیں اگر آپ ان کی زد میں آ گئیں تو آپ ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں ہلاک ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جائیں گی"۔ موم کی گڑیا نے شہزادی ساسان جادو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ، تو میں کیا کروں۔ کیا یہیں پڑی رہ کر اپنے باپ یا عمروعیار کی موت کا انتظار کروں"۔ شہزادی ساسان جادو نے سر جھٹک کر غصیلے لہجے میں کہا۔

" ان دونوں کو کچھ نہیں ہوگا شہزادی صاحبہ"۔ موم کی گڑیا نے کہا۔

" کیا مطلب، کیوں کچھ نہیں ہوگا"۔ شہزادی ساسان جادو نے چونک کر پوچھا۔

" مطلب یہ شہزادی صاحبہ۔ عمروعیار اور شہنشاہ افراسیاب ساری عمر بھی ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے رہیں تب بھی ایک دوسرے کو وہ ہلاک نہیں کر سکتے"۔ موم کی گڑیا نے جواب دیا۔

" یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو"۔ شہزادی ساسان جادو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ عمروعیار کسی بھی طرح شہنشاہ افراسیاب کو نہیں مار سکتا اور شہنشاہ افراسیاب عمروعیار کو ہلاک نہیں کر سکتا"۔ موم کی



گڑیا نے جواب دیا۔

" اوہ، تم یہ سب جانتی ہو تو پھر یقیناً یہ بھی جانتی ہوگی کہ اس سارے مسئلے کا حل کیا نکلے گا۔ میرے باپ نے تو عمروعیار کو مارنے کی قسم کھائی ہوئی ہے۔ اس کا کیا ہوگا"۔ شہزادی ساسان جادو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" اس قسم کو پورا کرنے کے لئے آپ کو قربانی دینا ہوگی شہزادی صاحبہ"۔ موم کی گڑیا نے کہا۔

" قربانی، کیا مطلب۔ کیسی قربانی"۔ شہزادی ساسان جادو نے جلدی سے پوچھا۔ اس کے چہرے پر تفکر کے سائے لہرا رہے تھے۔

" شہزادی صاحبہ۔ شہنشاہ افراسیاب نے سامری جادوگر کی روح سے وعدے اور فریاد کرکے اپنے آپ کو بری طرح پھنسا لیا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ عمروعیار کی موت کسی جادوگر کے ہاتھ سے نہیں ہوگی۔ عمروعیار جب بھی مرے گا ایک حادثاتی موت مرے گا مگر کب، اس کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتی۔ نہ ہی مجھے معلوم ہے۔ اسی طرح شہنشاہ افراسیاب کو بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



عمروعیار ہلاک نہیں کر سکتا۔ بہرحال شہنشاہ افراسیاب نے اس بار ایک بہت بڑی غلطی کی ہے۔ جس کا خمیازہ بہرحال انہیں بھگتنا ہوگا۔ آپ عمروعیار کو بچانے کے لئے آئی تھیں اور آپ نے فیصلہ کیا تھا کہ آپ شہنشاہ افراسیاب سے عمروعیار کو بچا کر اس کے ساتھ مل کر پاتال میں موجود سامری کے معبد میں جائیں گی اور وہاں سے سرخ شیطانی کھوپڑی حاصل کرکے شہنشاہ افراسیاب کو دے دیں گی۔ آپ شاید بھول گئی ہیں کہ شہنشاہ افراسیاب نے عمروعیار کو ہلاک کرنے کی قسم کھائی تھی سرخ شیطانی کھوپڑی حاصل کرنے کے لئے نہیں۔ آپ اگر عمروعیار کو پاتال میں لے جا کر کسی طرح سرخ شیطانی کھوپڑی حاصل کر بھی لیتیں تو شہنشاہ افراسیاب کی قسم پھر بھی پوری نہ ہوتی چاہے وہ ایک لاکھ نقلی عمروعیاروں کو ہلاک کر ڈالتا۔ دوسرے عمروعیار آپ کا ساتھ دینے کے لئے صرف اس کھوپڑی تک پہنچنے کے لئے تیار ہوا تھا کہ وہ سرخ شیطانی کھوپڑی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا کر دے گا۔ شہنشاہ افراسیاب کو عمروعیار اپنا قیدی بنانے کا ارادہ



رکھتا ہے۔ وہ شہنشاہ افراسیاب کو اپنی زنبیل میں قید کرکے آپ کے ساتھ پاتال جانا چاہتا ہے۔ تاکہ سرخ شیطانی کھوپڑی کو فنا کر دے۔ اس سے نہ صرف شہنشاہ افراسیاب کا خاتمہ ہو جائے گا بلکہ آپ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سامری جادوگر کی روح کے عتاب کی زد میں آ جائیں گی"۔ موم کی گڑیا کہتی چلی گئی۔

" اوہ، اوہ، اس کا مطلب ہے کہ عمروعیار کے ارادے انتہائی خطرناک ہیں"۔ شہزادی ساسان جادو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہاں، عمروعیار بے حد چالاک اور کائیاں انسان ہے شہزادی صاحبہ۔ وہ اپنے ساتھ ساتھ سردار امیرحمزہ اور ان کے لشکر کا مفاد سوچتا ہے"۔ موم کی گڑیا نے جواب دیا۔

" ہونہہ، اس کا مطلب ہے میں خواہ مخواہ اس بدبخت کی اس قدر امداد کر رہی تھی جو صرف اور صرف اپنا مفاد سوچتا ہے۔ اس سے تو صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ میں کچھ بھی کر لوں وہ کبھی میرا نہیں بنے گا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور کبھی مجھ سے شادی نہیں کرے گا"۔ شہزادی ساسان جادو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں شہزادی صاحبہ۔ عمروعیار کبھی اور کسی بھی حال میں آپ سے شادی نہیں کر سکتا کیونکہ آپ دونوں کے ستارے مختلف ہیں۔ اگر آپ کی کسی طرح عمروعیار سے شادی ہو بھی جائے تو شادی والے دن یا تو آپ ہلاک ہو جائیں گی یا پھر عمروعیار"۔ موم کی گڑیا نے کہا تو شہزادی ساسان جادو یہ نئی بات سن کر اور زیادہ پریشان ہو گئی۔

" اوہ، اوہ اس کا مطلب ہے میں اتنا عرصہ ایک سائے کے پیچھے بھاگتی رہی ہوں۔ اس عمروعیار کے پیچھے جو میرا نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے میں نے اپنے ماں باپ کو ناراض کیا۔ اپنی نانی اماں کو پریشان کیا اور اب اپنے باپ کے ساتھ غداری پر اتر آئی۔ اوہ، یہ میں نے کیا کر دیا۔ کیوں کر دیا۔ اب کیا ہوگا موم کی گڑیا تم نے یہ سب باتیں بتا کر میرا دل دہلا دیا ہے۔ اب میں کیا کروں"۔ شہزادی ساسان جادو نے خوف اور پریشانی سے تھر تھر کانپتے



ہوئے کہا۔

" اب اس مسئلے کا ایک ہی حل ہے شہزادی صاحبہ"۔ موم کی گڑیا نے کہا۔

" وہ کیا۔ جلدی بتاؤ"۔ شہزادی ساسان جادو نے جلدی سے کہا۔

" قربانی، آپ کو اب اپنے باپ شہنشاہ افراسیاب کو بچانے کے لئے اپنی زندگی کی قربانی دینا ہوگی۔ آپ کی قربانی سے ہی شہنشاہ افراسیاب کی زندگی اور تخت و تاج بچ سکتا ہے"۔ موم کی گڑیا نے جواب دیا۔

" میں اپنے باپ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں موم کی گڑیا۔ مجھے بتاؤ مجھے کیا کرنا ہوگا۔ کیا اپنے ہاتھوں میں اپنا گلا کاٹ لوں"۔ شہزادی ساسان جادو نے جذباتی لہجے میں کہا۔

" نہیں، مرنے کا نام ہی قربانی نہیں ہوتا شہزادی صاحبہ۔ شہنشاہ افراسیاب نے جو قسمیں کھائی ہیں اور سامری جادوگر کو ناراض کیا ہے۔ اس کے لئے اب آپ کو ہمیشہ کے لئے سامری جادوگر کے معبد میں جانا ہوگا اور ہمیشہ وہیں رہنا ہوگا۔ آپ جب تک زندہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہیں گی نہ معبد سے باہر آ سکیں گی اور نہ کبھی اپنے ماں باپ سے مل سکیں گی۔ اگر آپ سامری جادوگر کے معبد میں جا کر سامری جادوگر کے بت کے سامنے یہ اقرار کر لیں تو سامری جادوگر کی روح نہ صرف شہنشاہ افراسیاب کو معاف کر دے گی بلکہ اس کی ساری قسمیں بھی ختم کر دے گی اور اس کا تخت و تاج بھی اسے واپس دے دیا جائے گا"۔ موم کی گڑیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اور عمروعیار۔ اس کا کیا ہوگا"۔ شہزادی ساسان جادو نے ہکلا کر کہا۔ موم کی گڑیا کی باتیں سن کر اس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا اور آنکھوں کی چمک بجھ سی گئی تھی۔

" عمروعیار کو آپ کو بھولنا ہوگا شہزادی صاحبہ۔ اس کا خیال تک آپ کو اپنے دل و دماغ سے نکالنا ہوگا"۔ موم کی گڑیا نے کہا تو شہزادی ساسان جادو کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

" کیا اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے بجھے بجھے لہجے میں پوچھا۔



" نہیں، قطعی نہیں۔ شہنشاہ افراسیاب کو بچانے کے لئے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے"۔ موم کی گڑیا نے کہا۔ تو شہزادی ساسان جادو کا چہرہ تاریک ہو گیا۔

" مگر اس کے لئے میں سامری جادوگر کے معبد تک کیسے جا سکتی ہوں۔ پاتال میں سامری جادوگر کا معبد کہاں ہے اس کا راستہ کہاں سے جاتا ہے اس کے بارے میں، میں کچھ نہیں جانتی"۔ شہزادی ساسان جادو نے لرزتے ہوئے کہا۔

" آپ کے جادو تھیلے میں سیاہ نگینے والی ایک انگوٹھی ہے آپ اسے نکال کر دائیں ہاتھ کی کسی انگلی میں پہن لیں اور آنکھیں بند کرکے اسے حکم دیں کہ وہ آپ کو سامری جادوگر کے معبد میں پہنچا دے۔ آپ اسی وقت وہاں پہنچ جائیں گی"۔ موم کی گڑیا نے ہر قسم کے جذبات سے عاری لہجے میں جواب دیا۔ شہزادی ساسان جادو چند لمحے پریشانی کے عالم میں سوچتی رہی اور ہونٹ کاٹتی رہی پھر اس نے جادو تھیلے میں ہاتھ ڈال کر سیاہ نگینے والی انگوٹھی نکال لی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"جب عمروعیار میرا نہیں ہو سکتا۔ سامری جادوگر کی سرخ شیطانی کھوپڑی حاصل کرکے میں اپنے باپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتی اور کسی اور طریقے سے میرے باپ کی زندگی نہیں بچ سکتی تو پھر میرا کیا فائدہ۔ میرا باپ مجھے غدار کہہ چکا ہے۔ اس نے میری نانی ماں کو سیاہ کنویں میں پھینک دیا ہے اور ساری جادونگری تباہ و برباد کر دی ہے تب میں اکیلی رہ کر کیا کروں گی۔ میری زندگی کا کیا فائدہ۔ ٹھیک ہے موم کی گڑیا میں تمہارے مشورے پر ہی عمل کروں گی۔ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سامری جادوگر کے معبد میں چلی جاؤں گی اور سامری جادوگر کی روح کی کنیز بن کر ہمیشہ وہیں رہوں گی۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے موم کی گڑیا۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔ یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے۔

"آپ کے لئے یہی فیصلہ بہتر ہے شہزادی صاحبہ"۔ موم کی گڑیا نے کہا۔

"عمروعیار نہ میرا ہے اور نہ میرا بن سکتا ہے مگر



اس کے باوجود میں اسے بے حد پسند کرتی ہوں۔ اپنے باپ کو عزت اور مرتبہ دینے کے ساتھ اس کی جان بچانے کے لئے میں ہمیشہ کے لئے سامری جادوگر کے معبد میں جا رہی ہوں اور اب جاتے جاتے میں عمروعیار کو بھی فائدہ پہنچانا چاہتی ہوں موم کی گڑیا۔ میرے جادو تھیلے میں ایک خزانہ ہے وہ خزانہ میں اس غار میں رکھ دوں گی۔ تم میرے جانے کے بعد عمروعیار کو اس خزانے اور میرے بارے میں ساری باتیں بتا دینا"۔ شہزادی ساسان جادو نے بڑے افسردہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے واقعی اپنے جادو تھیلے سے ایک بہت بڑا خزانہ نکال کر وہاں ڈھیر کر دیا۔ شہزادی ساسان جادو نے حسرت بھری نظروں سے خزانے اور غار کو دیکھا اور سیاہ نگینے والی انگوٹھی اپنی ایک انگلی میں پہن کر آنکھیں بند کر لیں۔

"سیاہ نگینے والی انگوٹھی مجھے سامری جادوگر کے معبد میں پہنچا دو"۔ شہزادی ساسان جادو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔ اس نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک اس کا وجود دھویں میں تبدیل ہو گیا۔ دھویں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



نے لکیر کی صورت اختیار کر لی۔ اسی لمحے زمین پھٹی اور اس میں ایک شگاف بن گیا۔ سیاہ دھویں کی لکیر حرکت میں آئی اور اس شگاف میں اترتی چلی گئی۔ جیسے ہی سارا دھواں شگاف میں اترا زمین کا شگاف برابر ہوتا چلا گیا۔ جیسے ہی شہزادی ساسان جادو دھواں بن کر زمین میں سمائی وہاں موجود موم کی گڑیا نے شہزادی ساسان جادو کا روپ دھار لیا۔ یہ وہ روپ تھا جو شہزادی ساسان جادو نے عمروعیار کو دھوکا دینے کے لئے اختیار کیا تھا یعنی پہاڑی شہزادی، تاباشا کا روپ۔



دونوں تلواریں آپس میں ٹکرائیں اور پھر فضا تلواروں کی چھنکار سے گونج اٹھی۔

شہنشاہ افراسیاب انتہائی مہارت سے تلوار چلا رہا تھا اور عمروعیار بھی شمشیرزنی میں مہارت یافتہ تھا وہ نہ صرف شہنشاہ افراسیاب کے حملوں سے خودکو بچا رہا تھا بلکہ پینترے بدل بدل کر اس پر حملے بھی کر رہا تھا

" تم مجھے نہیں مار سکتے عمروعیار۔ کبھی نہیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے مسلسل تلوار چلاتے ہوئے عمروعیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اور تم بھی اس خوش فہمی میں نہ رہنا شہنشاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افراسیاب۔ اگر مجھے تمہارے ہاتھوں مرنا ہوتا تو کب کا مر چکا ہوتا"۔ عمرو نے ہنس کر کہا۔

" مگر آج ایسا نہیں ہوگا۔ آج تمہیں میرے ہاتھوں ہر صورت میں مرنا ہوگا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غرا کر کہا۔

" دیکھا جائے گا"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا اور اور زور سے تلوار چلانے لگا۔ شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھ بھی تیز ہو گئے ۔ شہنشاہ افراسیاب موقع ملتے ہی عمروعیار کے جسم کے کسی نہ کسی حصے پر زخم لگا دیتا تھا۔ وہ شاگون جن کے کہنے کے مطابق عمرو کے جسم پر سو زخم لگانا چاہتا تھا۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ عمرو کو جو زخم لگتا تھا وہ دم والے پانی کی وجہ سے اسی وقت مندمل ہو جاتا تھا ۔

شہنشاہ افراسیاب چونکہ جادوگر تھا اس لئے اس کے دل و دماغ پر شیطان کا غلبہ تھا۔ اس نے عمروعیار سے وعدہ کیا تھا کہ ہتھیاروں کے ساتھ لڑتے ہوئے وہ عمروعیار پر جادوئی حملہ نہیں کرے گا۔ تلوارزنی کرتے ہوئے اس کے ذہن میں اچانک شیطانی



خیال آ گیا تھا اس نے دل ہی دل میں ایک منتر پڑھتے ہوئے عمروعیار پر تلوار سے حملہ کیا اور اسے پرے دھکیل دیا۔ عمروعیار گرتے گرتے جلدی سے سنبھل گیا مگر اسی لمحے شہنشاہ افراسیاب اپنی جگہ سے غائب ہوا اور عین عمروعیار کے پیچھے آ نمودار ہوا۔

" ارے یہ شہنشاہ افراسیاب کہاں غائب ہو گیا"۔ شہنشاہ افراسیاب کو اس طرح اچانک غائب ہوتے دیکھ کر عمروعیار چونک پڑا۔ اسی لمحے شہنشاہ افراسیاب نے پیچھے سے عمروعیار کی گردن دبوچ لی۔ اس سے پہلے کہ عمروعیار کچھ کرتا شہنشاہ افراسیاب نے عمروعیار کی گردن کی ایک خاص رگ زور سے دبا دی۔ عمروعیار کو یکبارگی ایک زوردار جھٹکا لگا اور پھر اس کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑتے چلے گئے ۔ گردن کی خاص رگ دبنے کی وجہ سے وہ اسی لمحے بے ہوش ہو گیا تھا۔ جیسے ہی عمروعیار بے ہوش ہوا اس کے ہاتھ سے تلوار حیدری نیچے گر گئی اور زمین پر گرتے ہی غائب ہو کر واپس اس کی زنبیل میں چلی گئی۔ اس سے پہلے کہ عمروعیار نیچے گرتا شہنشاہ افراسیاب نے جلدی سے اسے سنبھال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



لیا اور نہایت احتیاط سے زمین پر ڈال دیا۔

" میں نے تمہیں اگر شیطانی موت سے ہمکنار کرنے کے لئے شاگون جن کو نہ کہا ہوتا تو اس موقع کا فائدہ اٹھا کر ابھی تمہاری گردن اڑا دیتا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بڑے نفرت زدہ لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار فضا میں اچھال دی۔ روشنی سی چمکی اور تلوار زمین پر گرنے سے پہلے ہی غائب ہو گئی۔

" آقا، میں آ گیا ہوں"۔ اچانک شہنشاہ افراسیاب کو شاگون جن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ شہنشاہ افراسیاب نے چونک کر دیکھا تو شاگون جن طوطے کے روپ میں اڑتا ہوا تیزی سے نیچے آ رہا تھا جس نے پنجوں میں ایک بڑی مگر بے حد پرانے زمانے کی لالٹین پکڑ رکھی تھی۔ لالٹین لوہے کی تھی جو انتہائی پرانی ہونے کی وجہ سے سیاہ ہو رہی تھی اس کا شیشہ البتہ کافی بڑا، نیا اور خاصا چمکدار تھا۔ اسے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی۔ شاگون جن تیزی سے اڑتا ہوا نیچے آ گیا۔ شہنشاہ افراسیاب نے آگے بڑھ کر جلدی سے اس سے لالٹین



پکڑ لی۔

" بہت خوب شاگون جن۔ بہت خوب"۔ شہنشاہ افراسیاب نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور لالٹین جلدی سے بے ہوش پڑے عمروعیار کے سر کے قریب رکھ دی۔

" آقا، کیا آپ نے عمروعیار کے بدن پر سو زخم لگا دیئے ہیں"۔ شاگون جن نے شہنشاہ افراسیاب کے کاندھے پر آ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں، میں نے گن کر اس کے جسم پر سو زخم لگائے ہیں۔ اب عمروعیار کو اس لالٹین میں قید ہونے اور شیطانی موت سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے انتہائی مغرورانہ لہجے میں کہا۔ اس نے منتر پڑھ کر لالٹین کے شیشے پر پھونک ماری اور پھر وہ عمروعیار کے سرہانے آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا دایاں ہاتھ عمروعیار کی پیشانی پر رکھا اور بایاں ہاتھ لالٹین کے شیشے سے لگا دیا اور آنکھیں بند کر کے کوئی منتر پڑھنا شروع ہو گیا۔ شہنشاہ افراسیاب منتر پڑھتا جا رہا تھا عمروعیار کا رنگ سرخ ہوتا جا رہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تھا۔ پھر یکلخت ایک دھماکا سا ہوا اور عمروعیار کا وجود سرخ دھویں میں تبدیل ہو گیا۔ عمروعیار کا جسم جیسے ہی دھواں بنا شاگون جن جلدی سے اوپر اڑ گیا۔ سرخ دھواں ایک لمحے کے لئے غائب ہوا پھر دوسرے ہی لمحے خالی لالٹین میں جیسے وہی سرخ دھواں نظر آنے لگا۔ اسی لمحے شہنشاہ افراسیاب نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں جیسے ہی کھلیں لالٹین میں موجود سرخ دھویں میں تیز روشنی چمکی اور دھویں کی جگہ اچانک لالٹین میں ننھا سا عمروعیار دکھائی دینے لگا۔

عمروعیار لالٹین کے گول شیشے میں یوں پیروں پر کھڑا نظر آ رہا تھا جیسے لالٹین میں عمروعیار کی ہمشکل مورتی ہو۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ شہنشاہ افراسیاب نے عمروعیار کو لالٹین میں قید دیکھا تو اس کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔

" میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے عمروعیار کو سیاہ لالٹین میں قید کر دیا۔ ہا۔ ہا۔ ہا میں کامیاب ہو گیا۔ میں کامیاب ہو گیا ہوں شاگون جن"۔ شہنشاہ افراسیاب نے لالٹین کا کنڈا پکڑ کر لالٹین اٹھاتے



ہوئے خوشی کے مارے چیختے ہوئے کہا۔

" ہاں آقا آپ کامیاب ہو گئے ہیں۔ عمروعیار کو آپ نے سیاہ لالٹین میں قید کر دیا ہے۔ اب زیادہ دیر نہ کریں کالا منتر پڑھ کر جلدی سے زمین پر سیاہ آگ پیدا کریں اور اس لالٹین کو اس آگ میں رکھ دیں تاکہ سیاہ شیطانی بدروحیں اسے لالٹین سے نکال کر سیاہ کنویں میں لے جا کر ہمیشہ کے لئے فنا کر دیں"۔ طوطا بنے شاگون جن نے جلدی سے کہا۔

" یہاں نہیں، میں سیاہ آگ غار میں جا کر جلاؤں گا شہزادی ساسان جادو کے سامنے۔ عمروعیار کو میں ہولناک موت اپنی غدار بیٹی کے سامنے دوں گا۔ آؤ، آؤ میرے ساتھ "۔ شہنشاہ افراسیاب نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔ شاگون جن نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور ایک بار پھر شہنشاہ افراسیاب کے کندھے پر آ کر بیٹھ گیا۔ شہنشاہ افراسیاب نے جلدی سے منتر پڑھا اور وہاں سے غائب ہو کر اس غار میں جا نمودار ہوا جہاں اس نے ہڈیوں والے جادو پنجرے میں شہزادی ساسان جادو کو قید کیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غار میں پراسرار خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ موم کی گڑیا جو پہاڑی شہزادی کا لمبوترا تاج سر پر رکھے ہوئے تھی اپنی جگہ بے حس و حرکت کھڑی تھی۔ جیسے ہی شہنشاہ افراسیاب اس غار میں نمودار ہوا اسی لمحے غار میں ایک لمحے کے لئے تاریکی چھا گئی۔ پھر اچانک غار کی ایک دیوار میں ایک محراب دار کھڑکی نمودار ہوئی اور اس کھڑکی سے دن کی تیز روشنی اندر آنے لگی جس سے غار ایک بار پھر روشن ہو گیا۔

" سیاہ شیطان کی سیاہ بدروحوں کے آنے کا راستہ بن گیا ہے آقا"۔ شاگون جن جو طوطے کے روپ میں



تھا شہنشاہ افراسیاب کے کندھے سے اچک کر اس کے بائیں ہاتھ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے لالٹین میں موجود عمروعیار کی آنکھیں کھل گئیں۔ خود کو ننھا سا اور شیشے کے جار میں قید دیکھ کر وہ بوکھلا اٹھا اور شیشے پر زور زور سے ہاتھ مارنے لگا۔

" جانتا ہوں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور لالٹین اٹھائے شہزادی ساسان کے قریب آ گیا۔

" یہ دیکھو شہزادی ساسان جادو۔ تمہارا عمروعیار۔ اسے میں نے سیاہ شیطان کی سیاہ لالٹین میں قید کر دیا ہے۔ اب میں یہاں سیاہ آگ جلاؤں گا اور لالٹین کو عمروعیار سمیت اس آگ میں ڈال دوں گا۔ سیاہ شیطان کی سیاہ بدروحوں کی آمد کا راستہ بن گیا ہے۔ سیاہ بدروحیں آئیں گی اور عمروعیار کو لالٹین سمیت لے کر سیاہ کنویں میں چلی جائیں گی اور عمروعیار کو سیاہ موت سے ہمکنار کر کے اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا کر دیں گی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے شہزادی ساسان جادو کی آنکھوں کے سامنے لالٹین لہراتے ہوئے کہا اور لالٹین شہزادی ساسان جادو کے سامنے موجود چٹان پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکھ دی۔

" آقا، یہ شہزادی ساسان جادو نہیں ہے"۔ شاگون جن نے جو غور سے بت بنی شہزادی ساسان جادو کو دیکھ رہا تھا نے اچانک بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

" یہ شہزادی ساسان جادو نہیں ہے۔ کیا مطلب، کون ہے یہ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔ اس نے جلدی جلدی ایک منتر پڑھ کر شہزادی ساسان جادو پر پھونک دیا۔ شہزادی ساسان جادو کے گرد ایک لمحے کے لئے دھواں سا چھایا اور ختم ہو گیا۔ اب وہاں شہزادی ساسان جادو کی جگہ موم کی ایک بڑی سی گڑیا دکھائی دے رہی تھی۔

" اوہ، یہ تو موم کی گڑیا ہے۔ موم کی گڑیا شہزادی ساسان جادو کہاں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

" آقا، عمروعیار"۔ اچانک طوطا بنا شاگون جن بری طرح سے چیخ اٹھا دوسرے ہی لمحے وہ شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھ سے اڑ کر زمین پر جا گرا۔ ایک دھماکا ہوا



اور اچانک شاگون جن طوطے سے ایک بار پھر اصلی شکل میں آ گیا۔ اسے اس طرح چیختے اور زمین پر گر کر دوبارہ جن بنتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب بری طرح سے چونک پڑا۔ شاگون جن آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر لالٹین میں قید عمروعیار کو دیکھ رہا تھا جو خود کو شیشے میں قید پا کر بری طرح چیخ چیخ کر شیشے پر ہاتھ مار رہا تھا۔

" شاگون جن۔ تم اصلی حالت میں کیسے آ گئے۔ اور ....." شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

" آقا عمروعیار، عمروعیار"۔ شاگون جن نے انتہائی خوفزدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" کیا عمروعیار۔ عمروعیار بک رہے ہو۔ کیا بات ہے تم اس قدر خوفزدہ کیوں ہو رہے ہو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اس کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" آقا، آپ نے کہا تھا کہ آپ نے عمروعیار کے جسم پر گن کر سو زخم لگائے تھے"۔ شاگون جن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں، کیوں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیران ہو کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پوچھا۔

" عمروعیار کے جسم کے پر ایک معمولی سا بھی زخم موجود نہیں ہے آقا"۔ شاگون جن نے اسی لہجے میں کہا تو شہنشاہ افراسیاب چونک کر اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمروعیار کی جانب دیکھنے لگا۔

" کیا بک رہے ہو شاگون جن۔ میں نے تلوار بازی کا مقابلہ کرتے ہوئے گن کر عمروعیار کے جسم پر پورے سو زخم لگائے تھے اور تم کہہ رہے ہو کہ اس کے جسم پر ایک معمولی سا بھی زخم نہیں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے سخت لہجے میں کہا۔

" آقا، سیاہ لالٹین کا رنگ بدستور سیاہ ہے۔ غار میں سیاہ بدروحوں کی آمد کا محراب دار راستہ بھی بن چکا ہے لیکن اس کے باوجود عمروعیار کا رنگ ویسا ہی ہے جیسا پہلے تھا۔ اگر عمروعیار کے جسم پر زخم ہوتے تو اس کا رنگ بھی انتہائی سیاہ ہو چکا ہوتا"۔ شاگون جن نے کہا۔ اس کی بات سن کر اب تو سچ مچ شہنشاہ افراسیاب کا بھی رنگ اڑ گیا تھا۔

" اوہ، اوہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مم، مگر یہ کیسے



ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے تو خود ....." شہنشاہ افراسیاب نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس کے لہجے میں اب خوف کی لرزش تھی۔

" عمروعیار نے ایک خاص قسم کا پانی پی رکھا ہے آقا۔ آپ نے عمروعیار کے جسم پر جو زخم لگائے تھے وہ اس خاص پانی کی وجہ سے اسی وقت مندمل ہو گئے تھے"۔ اچانک موم کی گڑیا نے کہا۔ اس کی بات شہنشاہ افراسیاب کے لئے کسی دھماکے سے کم نہ تھی وہ بوکھلا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر لالٹین میں موجود عمروعیار کو دیکھنے لگا۔

" یہ کیا غضب ہو گیا۔ اوہ، اوہ اب کیا ہوگا۔ عمروعیار کو میں سیاہ آگ میں نہیں جلا سکوں گا اور عمروعیار سیاہ لالٹین سے آزاد ہو جائے گا۔ اوہ یہ۔ اوہ، اوہ اب میرا کیا ہوگا۔ اس کا مطلب ہے میں عمروعیار سے شکست کھا چکا ہوں۔ نہیں۔ نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ میں عمروعیار سے شکست نہیں کھا سکتا۔ کبھی نہیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لمحے محراب دار کھڑکی تاریک ہو گئی۔ جس کی وجہ سے غار میں پھر اندھیرا چھا گیا تھا۔ پھر اندھیرے میں ایسی آواز سنائی دی جیسے یکلخت شیشہ ٹوٹا ہو۔ ساتھ ہی بھک کی آواز سنائی دی اور اچانک غار میں آگ کی روشنی بھر گئی۔

آگ شاگون جن کے جسم میں لگی ہوئی تھی جو تیزی سے بھڑک رہی تھی اور شاگون جن آگ سے خود کو بچانے کے لئے بری طرح سے چیختا ہوا ناچنا شروع ہو گیا تھا۔ اسے آگ میں جلتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کی آنکھیں پھٹ پڑیں اور جب اس کی نظریں چٹانی پتھر پر پڑیں ہوئی لالٹین کے ٹوٹے ہوئے شیشے پر پڑی تو اس کی آنکھیں اور زیادہ پھیل گئیں جیسے ابھی ابل کر باہر آ گریں گی۔ عمرو عیار لالٹین سے غائب ہو چکا تھا۔ وہ اپنے اصل روپ میں چٹان کے پاس کھڑا حیرت بھری نظروں سے اپنے جسم کو ٹٹول ٹٹول کر دیکھ رہا تھا۔

"آقا، مجھے بچاؤ۔ میں جل رہا ہوں۔ میری مدد کرو آقا"۔ آگ میں جلتے ہوئے شاگون جن نے کربناک



انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"مم، میں۔ میں"۔ شہنشاہ افراسیاب کے حلق سے ہکلاہٹ بھری آواز نکلی۔ اس کا انداز ایسا ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن قطعی طور پر ماؤف ہو گیا ہو اور اسے ذرا بھی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

شاگون جن بری طرح سے چیختا رہا اور اپنے جسم سے آگ بجھانے کی کوشش کرتا رہا مگر کامیاب نہ ہو سکا اور الٹ کر زمین پر گر پڑا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے جل کر راکھ ہو گیا۔

جیسے ہی شاگون جن جل کر راکھ بنا غار ایک بار پھر روشن ہو گیا۔ شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ ساتھ عمرو عیار بھی چونک کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا پھر شہنشاہ افراسیاب کو دیکھ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر اپنے کاندھوں پر ڈال لی اور غائب ہو گیا۔

"یہ، یہ سب کیا ہو گیا۔ یہ سب کیا تھا"۔ شہنشاہ افراسیاب کے حلق سے مردہ سی آواز نکلی۔

"یہ سب آپ کی غلطیوں کا نتیجہ ہے آقا۔ آپ نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سامری جادوگر سے سرخ کھوپڑی حاصل کرنے کے لئے خواہ مخواہ عمروعیار کو ہلاک کرنے کی قسم کھا لی اور پھر آپ نے غرور اور تکبر میں آ کر اپنی بیگم ملکہ حیرت جادو اور پھر بھرے دربار میں سامری جادوگر کی قسم کھائی کہ اس بار آپ عمروعیار کو ہلاک کرکے رہیں گے۔ اگر آپ عمروعیار کو ہلاک کرنے میں ناکام رہے تو نہ صرف آپ ہمیشہ کے لئے طلسم ہوشربا کو چھوڑ دیں گے بلکہ خود اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا بھی خاتمہ کر لیں گے۔ حالانکہ سامری جادوگر کی روح نے آپ کو بتایا بھی تھا۔ عمروعیار کے ستارے بتاتے ہیں کہ عمروعیار کی موت آپ کے ہاتھوں ہونا نہیں لکھی گئی۔ آپ سوچ لیں اور سرخ شیطانی کھوپڑیں کو حاصل کرنے کا خیال دل سے نکال دیں۔ مگر آپ نہ مانے۔ سامری جادوگر اصل میں آپ کو سرخ شیطانی کھوپڑی نہیں دینا چاہتے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اگر سرخ شیطانی کھوپڑی ان کے معبد اور پاتال سے نکل کر انسانی دنیا میں چلی گئی تو ہر طرف موت کے بھیانک سائے پھیل جائیں گے۔ سرخ شیطانی کھوپڑی



کی نحوست سے اس دنیا کے لاکھوں کروڑوں بے گناہ انسان مارے جائیں گے۔ سب سے زیادہ مارے جانے والے جادوگر ہوں گے۔ یہ بھی ممکن تھا کہ سرخ شیطانی کھوپڑی ۔کے پاتال سے باہر آتے ہی سارے طلسم ہوشربا کے جادوگر جل کر ہلاک ہو جاتے۔ سامری جادوگر اتنے جادوگر ایک ساتھ نہیں مرنے دینا چاہتا تھا اس لئے اس نے جان بوجھ کر آپ کے سامنے عمروعیار کو ہلاک کرنے والی شرط رکھی تھی۔

آپ نے عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے سامری جادوگر کی روح سے ایک ہزار جادو اور شیطانوں کے شیطان شاگون جن کو مانگ لیا۔ آپ قسم کھا چکے تھے اس لئے سامری جادوگر کی روح نے آپ کی ہر بات مان لی اور آپ کو آپ کے حال پر چھوڑ دیا۔

ادھر شہزادی ساسان جادو جو عمروعیار کو پسند کرتی تھی اسے جب معلوم ہوا کہ آپ عمروعیار کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس نے آپ سے عمروعیار کو بچانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے اپنی نانی اماں یعنی ملکہ اشماکا جادو کے ساتھ مل کر ایک خاص منصوبہ ترتیب دیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ وہ آپ کے ایک ہزار جادوؤں میں سے کوئی وار خالی نہ جانے دے گی اور وہ اپنے جادو پتلے عمروعیار کی شکل میں آپ کے سامنے لاتی رہے گی۔ شہزادی ساسان جادو عمروعیار کے ساتھ مل کر پاتال میں موجود سامری جادوگر کے معبد میں جانا چاہتی تھی کہ وہ عمروعیار کے ساتھ مل کر سامری جادوگر کے معبد سے آپ کے لئے سرخ شیطانی کھوپڑی حاصل کر لائے گی۔ شہزادی ساسان جادو نادان تھی وہ آپ کو بھی ناکام ہوتے نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور آپ کے ہاتھوں عمروعیار کا بھی خاتمہ نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔ مگر آپ نے اسے سمجھنے کی بجائے الٹا اسے ہڈیوں والے جادو پنجرے میں قید کر دیا۔ شہزادی ساسان جادو کو یہ ابھی نہیں معلوم تھا کہ عمروعیار اس کے ساتھ پاتال میں سامری جادوگر کے معبد میں سرخ شیطانی کھوپڑی کے حصول کے لئے جانے کو تیار تو ہو گیا ہے مگر اس کے دل میں کھوٹ تھا۔ عمروعیار پاتال میں جا کر سرخ شیطانی کھوپڑی اور سامری جادوگر کے بت کو فنا کرنا چاہتا تھا۔ اگر شہزادی ساسان جادو عمروعیار



کے ساتھ مل کر پاتال میں موجود سامری جادوگر کے معبد سے سرخ شیطانی کھوپڑی حاصل کر بھی لیتی اور اسے کسی بھی طرح عمروعیار کے ہاتھوں فنا ہونے سے بچا کر آپ کے پاس لے بھی آتی تو پھر بھی آپ کی قسم مکمل نہیں ہوتی تھی کیونکہ آپ نے قسم عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے کھائی تھی۔ آپ ایک ہزار نقلی عمروعیاروں کو بھی مار لیتے تو آپ کی قسم پوری نہ ہو سکتی تھی۔ جس کے نتیجے میں آپ کو آخرکار اپنے ہاتھوں اپنی جان گنوانا پڑتی۔ شہزادی ساسان جادو بے حد حساس اور نیکدل شہزادی تھی۔ وہ آپ کی شکست اور عمروعیار کی موت کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کر سکتی تھی اس لئے اس نے آپ کی غلطیوں کی تلافی اور آپ کو سامری جادوگر کے عتاب سے بچانے اور آپ کی کھائی ہوئی موت کی قسم کا تاوان بھرنے کا فیصلہ کر لیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاتال میں موجود سامری جادوگر کے معبد میں چلی گئی۔ اب وہ ہمیشہ اس معبد میں رہے گی اور سامری جادوگر کے بت کی پوجا کرتی رہے گی۔ آپ کی غلطیوں کا خمیازہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ کی بیٹی شہزادی ساسان جادو کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ اب نہ وہ کبھی معبد سے باہر آ سکتی ہے اور نہ ہی آپ کبھی اس سے ملنے معبد میں جا سکتے ہیں"۔ موم کی گڑیا نے شہنشاہ افراسیاب کو ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا جسے سن کر شہنشاہ افراسیاب کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے ۔ وہ جیسے پتھر کا بت بن گیا تھا۔ یک ٹک موم کی گڑیا کی جانب دیکھے جا رہا تھا جیسے اسے اس کی باتوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

" کک، کیا میری بیٹی۔ میری ساسان جادو میری خاطر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سامری کے معبد میں چلی گئی ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو موم کی گڑیا۔ مم، میں ....." شہنشاہ افراسیاب نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔

" میں نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل سچ ہے آقا۔ اب آپ کو اپنی قسم پر عمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ طلسم ہوشربا جا کر اپنا تخت و تاج بھی سنبھال سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کی قسم کا بدلہ شہزادی ساسان جادو نے سامری جادوگر کے معبد میں جا کر ادا کر دیا ہے"۔ موم کی گڑیا نے کہا تو شہنشاہ



افراسیاب کی حالت غیر ہو گئی۔

" مم، میری بچی۔ میری لخت جگر۔ اوہ، یہ تو نے کیا کیا بیٹی۔ میں، میں تمہیں غدار شہزادی کہتا رہا اور تم۔ اوہ، اوہ میں پاگل ہو جاؤں گا۔ میں سچ مچ پاگل ہو جاؤں گا موم کی گڑیا۔ کہہ دو کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ میری بیٹی سامری کے معبد میں نہیں گئی ہے وہ یہیں کہیں ہے۔ یہیں کہیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

" وہ سامری جادوگر کے معبد میں چلی گئی ہے آقا اور سامری جادوگر کے معبد کے تمام دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں جو اب تمہارے لئے کبھی نہیں کھلیں گے"۔ موم کی گڑیا نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا اور اپنا سینہ کوبی کرنا شروع ہو گیا۔

" یہ کیا ہو گیا۔ میری بیٹی ہمیشہ کے لئے سامری کے معبد میں چلی گئی۔ میں کیا کروں۔ اب میں ملکہ حیرت جادو کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ کیا جواب دوں گا اسے۔ میری بیٹی شہزادی ساسان جادو، شہزادی

ساسان جادو"۔ شہنشاہ افراسیاب ہذیانی انداز میں چیخ رہا تھا۔ پھر اچانک شہنشاہ افراسیاب کے گرد ایک دھماکا ہوا اور اس کا جسم سیاہ دھویں میں چھپ گیا۔ جیسے ہی دھواں چھٹا اس کے ساتھ ہی شہنشاہ افراسیاب بھی وہاں سے غائب ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"خس کم جہاں پاک"۔ شہنشاہ افراسیاب کو غائب ہوتے دیکھ کر عمروعیار نے اطمینان کی طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کاندھوں سے سلیمانی چادر اتار کر دوبارہ زنبیل میں ڈال لی۔ اس نے بھی موم کی گڑیا کی تمام باتیں سن لی تھیں۔ شہزادی ساسان جادو نے اپنے باپ کو بچانے کے لئے جو قربانی دی تھی وہ اس کا دل سے قائل ہو گیا تھا۔ شہزادی ساسان جادو نے اپنے باپ اور اسے بچانے کے لئے جو کچھ کیا تھا اس کے بارے میں جان کر عمرو کا دل اس کی ہمدردی سے بھر گیا تھا اور اسے شہزادی ساسان جادو کا ہمیشہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے لئے سامری جادوگر کے معبد میں جانے کا سن کر بے حد دکھ ہوا تھا۔

" عمروعیار"۔ اچانک موم کی گڑیا نے عمروعیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا ہے"۔ عمرو نے بے دلی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" شہزادی ساسان جادو سامری جادوگر کے معبد میں جانے سے قبل تمہارے لئے ایک بہت بڑا خزانہ چھوڑ گئی ہے"۔ موم کی گڑیا نے کہا تو عمرو بری طرح چونک پڑا۔

" خزانہ۔ کیا مطلب، کہاں ہے خزانہ"۔ عمرو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جلدی سے کہا کیونکہ اسے وہاں کوئی خزانہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔

" شہنشاہ افراسیاب کی نظروں سے بچانے کے لئے میں نے اسے غائب کر دیا تھا۔ وہ دیکھو وہ رہا خزانہ"۔ موم کی گڑیا نے کہا۔ اسی وقت جھماکا ہوا اور اچانک غار میں ایک بہت بڑا خزانہ آ نمودار ہوا۔ اتنے بڑے خزانے کو دیکھ کر عمروعیار کی آنکھیں حیرت



سے پھیلتی چلی گئیں۔

" یہ میرے لئے ۔ یہ خزانہ میرے لئے شہزادی ساسان جادو چھوڑ گئی ہے"۔ عمرو نے حیرت اور خوشی سے چیختے ہوئے کہا تو موم کی گڑیا نے اسے ساری بات بتا دی جسے سن کر عمروعیار کو ندامت ہونے لگی کہ وہ واقعی شہزادی ساسان جادو کو دھوکا دینے والا تھا اور اس کے ساتھ جا کر سامری کے معبد میں موجود سرخ شیطانی کھوپڑی اور سامری جادوگر کے بت کو تباہ کر دینا چاہتا تھا۔ یہ سب جان کر بھی شہزادی ساسان جادو نے اس سے نفرت کا اظہار نہ کیا تھا اور اپنے جادو تھیلے کا سارا خزانہ اس کے لئے چھوڑ گئی تھی۔ عمرو کی آنکھوں میں بھی اب شہزادی ساسان جادو کے لئے محبت کے جذبات ابھر آئے تھے مگر اب کیا ہو سکتا تھا شہزادی ساسان جادو تو ہمیشہ کے لئے سامری جادوگر کے معبد میں جا چکی تھی جہاں کسی کا پہنچنا ناممکن تھا۔

" موم کی گڑیا۔ کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ شہنشاہ افراسیاب نے مجھے شیشے کے کس مرتبان میں قید کیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تھا۔ پھر وہ مرتبان ٹوٹ کیسے گیا اور وہ جن۔ اس کے جسم میں یکلخت آگ کیسے لگ گئی تھی۔ اس کے علاوہ میں نے غار میں ایک محراب دار کھڑکی بھی دیکھی تھی۔ کافی دیر خاموش رہنے کے بعد عمرو کو جیسے کوئی خیال آیا تو اس نے موم کی گڑیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ موم کی گڑیا نے سیاہ لالٹین کی ساری حقیقت بتا دی اور پھر کہنے لگی۔

- عمرو عیار تم نے ایک بزرگ کا دیا ہوا خاص پانی پیا ہوا تھا جس کی خاصیت سے تمہارے بدن پر لگنے والے زخم خود بخود مندمل ہو جاتے تھے ۔ شہنشاہ افراسیاب تلوار زنی کے دوران جان بوجھ کر تمہیں چھوٹے چھوٹے زخم لگا رہا تھا۔ اس نے گن کر تمہارے جسم پر ایک سو زخم لگائے تھے مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ تمہارے زخم مندمل ہو چکے ہیں۔ سیاہ لالٹین میں قید کرنے کے بعد تمہیں شیطانی موت سے ہمکنار کرنے کے لئے ضروری تھا کہ تمہارے بدن پر سو زخم موجود رہتے ۔ زخم نہ ہونے کی وجہ سے لالٹین میں تمہارا رنگ سیاہ نہیں ہوا تھا جس کی وجہ سے لالٹین



کا شیشہ جسے تم مرتبان سمجھ رہے ہو آپ ہی آپ ٹوٹ گیا اور تم خود ہی اس سے آزاد ہو گئے ۔ شیطانی موت سے ہمکنار کرنے کے لئے شاگون جن اس لالٹین کو سیاہ کنویں سے لایا تھا۔ عمل پورا نہ ہونے کی وجہ سے اس کے جسم میں آگ لگ گئی اور وہ جل کر راکھ ہو گیا۔ موم کی گڑیا نے کہا تو عمرو عیار اثبات میں سر ہلانے لگا جیسے وہ ساری بات سمجھ گیا ہو۔ اس نے واقعی شہنشاہ افراسیاب سے بچنے کے لئے جو انتظامات کئے تھے وہ کام آ گئے تھے ورنہ شہنشاہ افراسیاب نے اسے ہلاک کرنے میں واقعی کوئی کسر باقی نہ رکھ چھوڑی تھی۔

عمرو عیار دل ہی دل میں شہزادی ساسان جادو کی عظمت کو بھی سلام کرنے لگا جس نے نہ صرف اپنے طور پر اس کی بھی جان بچائی تھی اور اپنے باپ کو بھی ہلاک ہونے سے بچا لیا تھا۔

پھر عمرو عیار نے زنبیل سے ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا موتی نکال کر اس خزانے کے ڈھیر پر رکھ دیا۔ جیسے ہی اس نے سرخ موتی کو خزانے کے ڈھیر پر رکھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسی لمحے خزانہ اس کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گیا۔

میں نے تمہارے خزانے پر پردہ ڈال ہے شہزادی ساسان جادو۔ اب اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ جب میں تمہیں شیطان کے معبد سے لے کر واپس آؤں گا تو اس خزانے کو نمودار کرکے میں تمہارے ہاتھوں انعام کے طور پر لوں گا شہزادی ساسان جادو۔ میں آ رہا ہوں۔ میں آ رہا ہوں۔ عمرو بڑبڑاتے ہوئے کہتا چلا گیا اور پھر وہ غار کے دہانے کی طرف بڑھا اور بوجھل قدموں کے ساتھ غار سے باہر نکلتا چلا گیا۔

ختم شد

سامری جادوگر کے طلسمات پر لکھی گئی ایک طویل کہانی

خاص نمبر

# عمرو اور سیاہ معبد

مصنف
ظہیر احمد

**عمرو عیار** جس نے شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے معبد سے واپس لانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

**سامری جادوگر** جس نے اس بار ملکہ حیرت جادو کو عمرو کو ہلاک کرنے کا حکم دے دیا۔

**ملکہ حیرت جادو** جس نے یہ جاننے کے باوجود کہ عمرو اس کی بیٹی کو سامری جادوگر کے معبد سے آزاد کرانے جا رہا ہے اس پر جان لیوا حملہ کر دیا۔

**ملکہ حیرت جادو** جو عمرو کے ساتھ ساتھ خود بھی اپنے جادو کا شکار ہو گئی۔

**سیاہ معبد** جو پاتال کی ساتویں اور آخری تہہ میں تھا۔

**سیاہ معبد** جہاں پہنچنے کے لئے عمرو عیار کو پاتال کی ہر تہہ میں تین تین خوفناک طلسمات سر کرنے تھے۔

**خوفناک طلسمات** جو انتہائی خوفناک اور جان لیوا تھے اور ان میں ہر طرف سے موت کی حکمرانی تھی۔

**دوالحہ** جب ہر طرف سے موت عمرو عیار پر جھپٹ پڑی

**کاش جادوگر** سیاہ معبد کا محافظ۔ جو عمرو عیار کی جان کا دشمن بن گیا۔ مگر ——؟

**دوالحہ** جب عمرو عیار ان خوفناک طلسمات کا شکار ہو گیا اور پھر ——؟

**دوالحہ** جب عمرو عیار ایک دن تنے جادوگر کو اپنی ساری دولت دینے کے لئے تیار ہو گیا۔ کیا واقعی ——؟

**دوالحہ** جب عمرو عیار ٹک کے ارادے میں گرتا چلا گیا۔ کیا عمرو عیار ہلاک ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

**کیا** عمرو عیار پاتال کی آخری تہہ میں موجود ساحری جادوگر کے معبد تک پہنچ سکا یا؟

**کیا** عمرو عیار سیاہ معبد سے شہزادی ساسان جادو کو واپس لانے میں کامیاب ہو گیا۔

خوفناک طلسمات پر لکھی گئی ایک طویل اور لرزا دینے والی خوفناک کہانی جہاں ہر طرف موت کا راج تھا۔ ان طلسمات میں عمرو عیار پر کیا گزری۔ کیا عمرو عیار ان طلسمات کو فتح کر سکا۔ یا خود ان خوفناک طلسمات کا شکار ہو گیا۔

**ایک انوکھی، حیرت انگیز، ناقابل یقین اور انتہائی تحیر خیز کہانی**

**شائع ہو چکی ہے**

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ اور نئی کہانی

# چھن چھنگلو اور گارشام جادوگر

مصنف مظہر کلیم ایم اے

**گارشام جادوگر** جس نے اپنی حفاظت کے لئے کئی حصار قائم کر رکھے تھے۔

**گارشام جادوگر** جس نے چار ایسے طلسم قائم کر رکھے تھے جنہیں کوئی فتح نہ کر سکتا تھا۔

**چار طلسم** جنہیں ختم کرنا ناممکن تھا لیکن چھن چھنگلو بے دریغ موت کے منہ میں کود پڑا۔ کیا طلسم ختم ہو گئے۔ ——؟

**دوالجہ** جب گارشام جادوگر ہلاک ہونے کے باوجود ہلاک نہ ہو سکا کیوں ——؟

**کیا** چھن چھنگلو اور چنگلو بندر خصوصاً گارشام جادوگر کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو سکے یا خود موت کے گھاٹ اتر گئے ——؟

**انتہائی دلچسپ، منفرد اور نئے انداز کی کہانی**

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہادر ٹارزن کی ایک دلچسپ کہانی

# ٹارزن کے شکاری

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- ٹارزن کو گرفتار کرنے کے لئے دنیا کے پانچ مشہور شکاری ٹارزن کے جنگل میں پہنچ گئے۔
- ٹارزن کا شکار کرنے کے لیے منکو کو بے ہوش کر دیا گیا۔ کیسے ــــــ؟
- ایک بار تو ٹارزن ان کے پنجے میں پھنس گیا مگر بعد میں ٹارزن نے ان پانچوں شکاریوں سے خوفناک انتقام لیا۔
- کیا ٹارزن نے ان پانچوں شکاریوں کو ہلاک کر دیا ــــــ؟
- فورڈ کمپنی جس نے ٹارزن پر فلم بنانے کا اعلان کر دیا۔
- کیا ٹارزن فلمی ہیرو بن گیا ــــــ؟

منکو کے دلچسپ کارناموں سے بھرپور کہانی

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے حاصل کریں

شائع ہو گئی ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کا نیا کارنامہ

# چھن چھنگلو اور ملکہ چڑیل

مصنف مظہر کلیم ایم اے

**ملکہ چڑیل** چڑیلوں کی ملکہ جو بے حد ظالم اور سفاک تھی۔

**ملکہ چڑیل** جس کے خاتمے کے لئے چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کو کئی بار موت کے منہ میں کودنا پڑا۔ پھر ــــــ؟

**شکلا** چڑیل لڑکا جس نے ایک بوڑھی عورت کی بیٹی کو اغوا کر لیا لیکن چھن چھنگلو نے اسے چھڑا لیا۔ کیوں ــــــ؟

**مونا ڈیو** چھن چھنگلو کا دوست جو چھن چھنگلو کے لئے ملکہ چڑیل کی خوراک بننے پر آمادہ ہو گیا۔ پھر کیا ہوا ــــــ؟

**کیا** چھن چھنگلو اور پنگلو بندر ملکہ چڑیل اور چڑیل لڑکے کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکے یا نہیں ــــــ؟

انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

شائع ہو چکی ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان